صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي

نمازِ پنجگانہ

احادیث صحیحہ کی روشنی میں

مؤلف

محمد احمد رضا سیالوی

القائم اکیڈمی کراچی

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي

نماز پنجگانہ

احادیث صحیحہ کی روشنی میں

مؤلف

محمد احمد رضا اسیالوی

القائم اکیڈمی کراچی

نام کتاب : نمازِ پنجگانہ احادیث صحیحہ کی روشنی میں

اشاعت اول : رجب ۱۴۲۵ھ ستمبر 2004ء

قیمت : =/70 روپے

کمپوزنگ : مولانا ناصر خان چشتی (ایڈیٹر ماہنامہ النعیم)، مولانا منظور احمد کارساز

شائع کردہ : القائم اکیڈمی کراچی 0300-2723319

طباعت : فیئر فین پریس، اُردو بازار، کراچی۔ 2625369

﴿ادارہ کی مطبوعات مندرجہ ذیل پتوں سے مل سکتی ہیں﴾

۱﴾ مکتبہ غوثیہ پرانی سبزی منڈی، کراچی۔
۲﴾ ضیاء القرآن پبلیکیشنز انفال سینٹر اردو بازار، کراچی۔
۳﴾ دارالعلوم زینت الاسلام سعید آباد، کراچی۔
۴﴾ جامع ربانیہ غوثیہ اصحابی ٹاؤن، نزد فریال اسکول ماڈل کالونی، کراچی۔
۵﴾ جامع مسجد مدینہ، سیکٹر-E بھٹائی کالونی، کورنگی کراسنگ، کراچی۔
۶﴾ جامع مسجد مدینہ مین بازار عظیم پورہ، کراچی۔

انتساب

میں اپنی اس کاوش کو اس ذاتِ گرامی سے منسوب کرتے ہوئے فخر محسوس کرتا ہوں
جنہوں نے مجھے ہاتھ تھام کر زندگی کے نشیب و فراز پر چلنا سکھایا
جو جو میری آئیڈیل شخصیت ہیں
جن کی جہدِ مسلسل مجھے یہاں تک لے آئی
جو اس تحریر کے اصل محرک بنے
جنہوں نے ہر مشکل وقت میں میری دستگیری فرمائی

جو

خود حافظِ قرآن ہیں اور حافظ گر بھی
شمس القراء ہیں اور قراء گر بھی
رجلِ عظیم ہیں اور رجال گر بھی
عظیم مدرس ہیں اور مدرس گر بھی

یعنی

اپنے مشفق و مہربان عظیم والد گرامی کے نام

سوئے دریا تحفہ آوردم صدف — گر قبول افتد زہے عز و شرف

یکے از کفش بردار

ابو المتین محمد احمد رضا سیالوی

اھداء

میں اپنی اس کاوش کو اپنے محسن استاد جناب فخر المتکلمین، عمدۃ المحققین شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد رضا المصطفیٰ صاحب متعنا اللہ بطول حیاتہٖ
''شیخ الحدیث جامعہ رضویہ ضیاالقرآن ڈنگہ ضلع گجرات''
کی خدمت اقدس میں بطور ہدیہ پیش کرتا ہوں

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را

نیاز کیش
محمد احمد رضا سیالوی

فہرست عنوانات

پیش لفظ

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد وعلیٰ آلہٖ واصحابہ اجمعین

تمام تعریفات اور حمد اقسام حمد خداوند قدوس کیلئے جس نے انسان کو بیان سکھایا اور اسے عقل وخرد کی دولت سے نوازا۔ اور مجھ ہیچمدان کو چند صرف افادۂ عام کیلئے رقم کرنے کی جرأت بخشی۔

اس کتاب کو تالیف کرنے کا نہ تو بندے کا کوئی منصوبہ تھا اور نہ ہی خیال مگر ایک محسن ومربی کے حسب خواہش قلمبر داشتہ لکھنے کا عزم کرلیا۔

ابتدائی طور پر اس کی جمع وترتیب کا ہدف اسکولوں کے بعض مخصوص درجوں کے طلباء و طالبات تھے جبکہ بعد ازاں اس مقصد کو وسیع کر کے باقاعدہ ایک درمیانے کے درجے کی مگر جامع نماز کی کتاب کا ہدف مقرر کیا گیا۔لیکن اسے مطالعے میں لانے سے پہلے کچھ ضروری باتیں بطور تمہید عرض کی جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ذہنی اور فکری طور پر انسانوں کو متنوع بنایا اور یوں کائنات ارضی کو رنگین کیا۔ گویا کہ رنگینیٔ کائنات فکر انسانی کے تنوع ہی کی مرہون منت ہے۔ چنانچہ یہی انسانی فطرت ہے کہ وہ فکری طور پر کسی دوسرے سیکلی طور پر ہم آہنگ نہیں اور یہی خصوصیت بھی ہے، اور حدیث نبوی کہ ''میری امت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی'' اسی فطرتِ انسانی کی طرف اشارہ ہے، ہمارے روزمرہ کے مشاہدات بھی اس پر شاہی ہیں کہ کسی کپڑے کا ایک رنگ کسی کیلئے سخت راحت کا باعث اور کسی دوسرے کیلئے مرغوب اور پسندیدہ تر! کوئی کھانے کی چیز کسی کو بہت پسند اور کسی کیلئے غیر پسندیدہ الغرض کائنات کا یہ ''چلن'' فکری تنوع ہی کا مرہون منت ہے۔

کسی سے مطلقاً ذہنی، علمی وعملی اختلاف ہرگز نامناسب نہیں اور نہ ہی یہ اختلاف منساءِ ربانی کے خلاف ہے، تاوقتیکہ اس میں تعصب اور ہٹ دھرمی کی آمیزش نہ ہو جائے۔ اور اگر یہ اختلاف قصداً حق سے انحراف کی بنیاد پر ہے تو اس کے برا ہونے میں کوئی شک نہیں۔ چنانچہ

اسی اصولفطرت کی بنیاد پر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم میں بھی متعدد مسائل میں اختلاف رونما ہوا جیسا کہ معراج جسمانی، خون کا ناقص وضو ہونا، سماع موتی، ایام حیض کی مدت، قطع ید کی حد میں مال، مسروقہ کی مقدار، سرکار کی تدفین کا مسئلہ، بدر کے قیدیوں سے سلوک کا مسئلہ وغیر ہائے شمار ایسے مسائل ہیں جن میں صحابہ کرام کا اختلاف ثابت ہے۔

کسی عمل پر حدیث مبارکہ پیش کرنے پر محض یہ کہہ کر حدیث کو رد کر دینا کہ ''یہ حدیث ضعیف ہے'' قطعی طور پر نا درست ہے کیونکہ حدیث مبارکہ جو کہ فی الواقع ضعیف ہے درجے میں ہو بعض اوقات کسی دوسری وجہ سے قوی ہو ''صحیح'' کے درجے میں آ جاتی ہے۔ مثلاً:

۱) کئی سندوں سے روایت ہو جائے۔
۲) کوئی مسلمہ مجتہد اسے بطور دلیل استعمال کر لے۔
۳) عام مسلمانوں کا اس پر عمل ہو۔
۴) اس حدیث مبارکہ کو کسی ولی اللہ کے کشف کی تائید حاصل ہو۔
۵) اہل علم حضرات اس پر عمل شروع کر دیں۔
۶) فضائل اعمال ضعیف بھی صحیح ہے۔ علماء نے تقریباً ۱۵ وجوہ ذکر کی ہیں کہ جن میں حدیث ضعیف بھی قوت پا جاتی ہے۔

یاد رکھیئے کہ حدیث کا صحیح ہونا یا حدیث صحیح صرف صحاح ستہ میں منحصر نہیں اور نہ ہی ایسا ہے کہ صحاح ستہ میں صرف صحیح احادیث ہی ہوں ضعیف نہ ہوں بلکہ قدرت کے ہر طبقۂ کتب میں صحیح اور غیر صحیح دونوں طرح کی احادیث میں فرق صرف اتناہے صحاح ستہ میں احادیث صحیحہ کی تعداد نسبتاً زیادہ ہے یا یوں کہ لیجئے کہ صحاح ستہ کی تدوین میں صرف صحیح احادیث جمع کرنے کا ہدف رکھا گیا لیکن ان کتب میں کچھ ضعیف احادیث بھی شامل ہو گئیں جس سے ان عظیم المرتبت کتب کی شان میں کوئی فرق نہیں آتا۔

جب یہ کہا جاتا ہے کہ ''فلاں حدیث صحیح نہیں'' تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوتا ہے کہ معاذ اللہ یہ حدیث پاک غلط ہے۔ بلکہ علماء کبار نے حدیث پاک کے جو متعدد درجے مقرر کئے ہیں ان میں سے ایک خاص درجۂ حدیث کا نام ''صحیح'' ہے چنانچہ اگر کوئی حدیث مبارک صحیح نہیں تو وہ کسی اور درجۂ حدیث سے تعلق رکھتی ہوگی جیسا کہ حدیث حسن، متواتر، مشہور، عزیز، غریب،

مرسل، معضل، مدلس، مغعن، مدرج، مرفوع، موقوف وغیرہا ۱۰۰ سے زائد قسمیں ہیں۔

میں اپنے تمام ان کرم فرماؤں کا مشکور ہوں جنہوں نے کسی بھی طور پر اس کتاب کی تدوین میں میرے ساتھ اخلاقی معاونت کی۔

اس کی تدوین کیلئے میں نے سب سے زیادہ استفادہ دارالعلوم نعیمیہ کی لائبریری سے کیا اس کے بعد مجلس علمی جمشید روڈ کی لائبریری سے نیز اصل مآخذ تک رسائی کیلئے شرح صحیح مسلم سے بھی استفادہ کیا اللہ کریم ان کو جزائے جزیل عطا فرمائیں اور اس کتاب کو میرے لئے اور میرے والدین، میرے جملہ اساتذہ و مشائخ کیلئے صدقہ جاریہ فرمائے۔

محمد احمد رضا سیالوی

طہارت و پاکیزگی قرآن و سنت کی نظر میں

صفائی کی اسلام میں کیا اہمیت ہے۔اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ نظافت و پاکیزگی کو نصف ایمان قرار دیا گیا ہے۔اور دل و نگاہ کی پاکیزگی، فکر و خیال، قلب و قالب اور اردگرد کے ماحول کی ظاہری و باطنی صوری و معنوی پاکیزگی کا ہر مسلمان سے بحیثیت مسلم مطالبہ کیا گیا۔ چنانچہ حدیث مبارکہ میں ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ:

۱ – عَنْ اَبِیْ مَالِکٍ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ

حضرت مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی ﷺ نے فرمایا کہ: ''طہارت (اور پاکیزگی حاصل کرنا) نصف ایمان ہے''۔

(صحیح مسلم: جلد اصفحہ ۱۱۸)

شریعتِ مطہرہ میں جسم کی ظاہری پاکیزگی کے لئے وضو اور غسل جب کہ باطنی پاکیزگی کے لئے خود احتسابی، تزکیۂ نفس، جہاد بالنفس اور دیگر معاشرتی معاملات کے بارے میں مفصل راہنمائی فراہم کی گئی ہے۔

نیز مدینۂ منورہ کے قریب بستیِ قبا کے رہنے والوں کی قرآن کریم میں تعریف و توصیف صرف اس لئے کی گئی ہے کہ وہ قوم نفاست پسند تھی۔

فِیْہِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَھَّرُوْا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّھِّرِیْنَ ○

اس (مسجد قبا) میں ایسے لوگ ہیں جو پاکیزگی و نظافت کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نظافت پسندوں کو محبوب رکھتا ہے۔ (سورۃ التوبہ:۱۰۸)

اللہ تبارک و تعالیٰ نے محبوب کبریا ﷺ کی آل پاک کے فضائل کا بیان فرمایا تو بھی ان کی طہارت و پاکیزگی کا ذکر نمایاں فرمایا۔

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْراً

بلاشبہ! اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم (اہل بیت) سے ہر قسم کی ناپاکی کو دور کر دے اور

تمہیں خوب ستھرا کردے۔ (سورۂ احزاب:۳۳)

اس کے علاوہ بھی قرآن حکیم میں جگہ جگہ طہارت کی اہمیت اور اس کے پسندیدہ ہونے کے بارے میں ارشاداتِ ربانی وارد ہوئے ہیں۔

اِنَّ اللہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ

بے شک اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے بہت زیادہ توبہ کرنے والوں اور بہت زیادہ صاف ستھرا رہنے والوں کو۔ (سورۃ البقرہ:۲۲۲)

وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُباً فَاطَّهَّرُوْا

''اور اگر تم جنبی ہو تو خوب (اچھے طریقے سے) پاکیزگی حاصل کرو'' (سورۃ المائدہ:۶)

اسی طرح قرآن حکیم کو ہاتھ لگانے کے لئے بھی طہارت و پاکیزگی کو ضروری قرار دیا گیا ہے تاکہ باطنی صفائی کے لئے ظاہری صفائی تمہید بن جائے۔

لَایَمَسُّهُ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ٥

''نہ چھوئے (مس کرے) کوئی شخص (اس قرآن عظیم کو) مگر پاکیزگی (اور طہارت) کی حالت میں''۔ (سورۃ الواقعہ:۷۹)

نظافت و طہارتِ ظاہری کے لئے شریعتِ مطہرہ کا امر ایک نہایت اچھوتا اور دلفریب عمل ''وضو'' ہے، جس کے فضائل احادیث مقدسہ میں یوں تو بہت ذکر ہوئے ہیں، لیکن یہاں من جملہ ان فضائل میں سے چند ایک ذکر کئے جاتے ہیں:۔

۲۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِالْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتْ مِنْ وَّجْهِهٖ کُلُّ خَطِیْئَۃٍ نَظَرَ اِلَیْهَا بِعَیْنِهٖ مَعَ الْمَاءِ اَوْمَعَ اٰخِرِ قَطْرَۃِ الْمَاءِ نَحْوُ هٰذَا وَاِذَا غَسَلَ یَدَیْهِ خَرَجَتْ مِنْ یَدَیْهِ کُلُّ خَطِیْئَۃٍ بَطَشَتْهَا یَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْمَعَ اٰخِرِ قَطْرَۃِ الْمَاءِ حَتّٰی یَخْرُجَ نَقِیاً مِنَ الذُّنُوْبِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی مسلمان وضو کرتا ہے تو اس کے منہ کے دھونے سے پانی کے ساتھ ہر وہ گناہ بھی

جھڑ جاتا ہے، جس کی طرف اس نے صرف اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوتا ہے اور جب (کہنیوں سمیت) ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ ہاتھوں سے کیا ہوا ہر وہ گناہ جھڑ جاتا ہے جو اس نے ہاتھوں سے کیا ہوتا ہے (یہ جامع ترمذی کی روایت ہے، مشکوٰۃ شریف اور صحیح مسلم کے حوالے سے یہ بھی ہے کہ) اور جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ ہر وہ گناہ جھڑ جاتا ہے جس کی طرف پاؤں چل کر گئے ہوتے ہیں، حتیٰ کہ وہ گناہوں سے بالکل پاک وصاف ہو جاتا ہے۔

(جامع ترمذی: صفحہ۲، مشکوٰۃ صفحہ ۳۸، مسلم صفحہ ۱۱۲)

۳- عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّأَفَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''جس شخص نے نہایت بہتر طریقے سے وضو کیا، اس کے تمام جسم کے گناہ جھڑ جاتے ہیں حتیٰ کہ ناخنوں کے نیچے کے گناہ بھی''۔ (متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح: صفحہ ۳۸)

۴- عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَامِنْ اِمْرَءٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهٗ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً فَيُحْسِنُ وُضُوْءَ هَاوَخُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَالَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر وہ مسلمان جس کو فرض نماز پڑھنا نصیب ہوئی، پس اس نے اچھے طریقے سے وضو کیا خدا خوفی سے نماز ادا کی اور درست طریقے سے رکوع کیا تو یہ عمل اس کے تمام سابقہ گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا، جب تک کہ وہ کوئی کبیرہ گناہ نہ کرے۔

(مشکوٰۃ: صفحہ ۳۸، صحیح مسلم: صفحہ ۱۲۱)

طہارت کے بغیر نماز نہیں

۵- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

''جس شخص کا وضو نہیں، اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی، یہاں تک کہ وہ وضو کرلے (اور پھر وہ نماز پڑھے)۔ (صحیح مسلم: جلد ا صفحہ ۱۱۹، صحیح بخاری: جلد ا صفحہ ۲۵، مشکوۃ المصابیح: صفحہ ۴۰)

۶- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَّلَا صَدَقَةٌ مِّنْ غُلُوْلٍ-

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب لولاک ﷺ نے فرمایا کہ: ''بغیر وضو کے نماز اور حرام مال سے صدقہ (اور دیگر خیرات وغیرہ) قبول نہیں کئے جاتے۔ (صحیح مسلم: جلد ا صفحہ ۱۱۹، مشکوۃ المصابیح: صفحہ ۴۰)

۷- عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ-

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا طہارت نماز کی کنجی ہے۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۳)

غسل جنابت کا سنت طریقہ

۸- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ بِغَسْلِ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَهُمَا الْاِنَاءَ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ وَيَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُشْرِبُ شَعْرَهُ الْمَاءُ فَحُثِىْ عَلٰى رَاسِهٖ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ-

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ جب غسل جنابت کا ارادہ فرماتے تو برتن میں ہاتھ داخل کرنے سے پہلے دونوں ہاتھ دھوتے، بدن کے مخصوص حصے کو دھوتے۔ پھر نماز کی طرح کا وضو فرماتے۔ پھر بالوں کو پانی سے تر فرماتے اور سر اقدس پر تین چلو پانی ڈالتے''۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۱۵، صحیح مسلم: صفحہ ۱۴۷) (۲۱)

۹- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ اَصَابِعَهُ فِى الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا اُصُوْلَ الشَّعْرِ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَاسِهٖ ثَلٰثَ غُرَفٍ بِيَدِهٖ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَاءَ عَلٰى جِلْدِهٖ كُلِّهٖ وَفِى الْمُسْلِمِ بِلَفْظِهٖ-

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ جب غسلِ جنابت شروع فرماتے تو پہلے ہاتھ مبارک پانی میں ڈال کر بالوں کی جڑوں کو تر فرماتے۔ پھر تین چلو پانی سرِ اقدس پر ڈالتے، پھر تمام جسمِ اطہر پر پانی بہاتے۔"

(صحیح بخاری: صفحہ ۳۹، صحیح مسلم: صفحہ ۱۴۷)

وضو کا صحیح اور سنت طریقہ

۱۰ - یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَی الْكَعْبَیْنِ-

اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہونے کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں کو اور (دونوں) ہاتھ کہنیوں سمیت دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت دھولیا کرو۔

(سورۃ المائدہ: آیت ۶)

۱۱ - اِنَّ حُمْرَانَ مَوْلٰی عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَخْبَرَهُ اِنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذَالِكَ ثُمَّ بِرَاسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذَالِكَ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا.....

امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام حمران بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کے لئے پانی منگوایا اور پھر وضو کیا، پس انہوں نے تین مرتبہ اپنے ہاتھوں کو دھویا، پھر کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا (اور ناک صاف کیا) پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر دائیں ہاتھ کو کہنیوں سمیت تین مرتبہ دھویا، پھر بائیں ہاتھ کو اسی طرح تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر دائیں پاؤں کو ٹخنوں سمیت تین مرتبہ دھویا، پھر بائیں کو بھی اسی طرح تین مرتبہ دھویا پھر (یہ عمل پورا کرنے کے بعد) فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی

طرح وضو فرماتے ہوئے دیکھا، جیسے میں نے وضو کیا ہے۔

(صحیح بخاری: صفحہ ۲۶، صحیح مسلم: صفحہ ۱۹)

مسواک کرنے کے فضائل

○ ۱۲ — عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوةٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ تعالیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا تو میں تمہیں ہر نماز کے لئے مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۵، سنن نسائی: صفحہ ۶)

۲۹

○ ۱۳ — عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ یُصَلِّیْ بِاللَّیْلِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یَنْصَرِفُ فَیَسْتَاکُ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ تعالیٰ ﷺ رات کے وقت دو دو رکعت کر کے نماز ادا فرماتے پھر جب واپس لوٹتے تو مسواک فرماتے۔ (ابن ماجہ: صفحہ ۲۵)

○ ۱۴ — عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: تَسَوَّکُوْا فَاِنَّ السِّوَاکَ مُطَهِّرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ مَاجَاءَ نِیْ جِبْرَائِیْلُ اِلَّا اَوْصَانِیْ بِالسِّوَاکِ حَتّٰی لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ یُفْرَضَ عَلَیَّ وَعَلٰی اُمَّتِیْ، وَلَوْلَا اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَفَرَضْتُهُ لَهُمْ۔

احسیار نی لشریعہ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسواک کیا کرو، کیونکہ مسواک منہ کو پاکیزہ بنانے والی ہے اور رب تعالیٰ کی رضا اور خوشی کا باعث ہے، جبرائیل علیہ السلام جب بھی میرے پاس آئے مجھے ہمیشہ مسواک کرنے کی نصیحت کرتے رہے، حتی کہ مجھے اپنے اور اپنی امت پر مسواک کے فرض کئے جانے کا اندیشہ ہوا اور اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا (کہ وہ یہ عمل ہیشگی کے ساتھ نہ کر سکیں گے) تو میں مسواک کرنے کو ان کے لئے فرض قرار دے دیتا۔ (ابوداؤد: صفحہ ۸، سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۵)

تین بار کلی کرنا اور تین بار ناک میں پانی چڑھانا

۱۵- عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدٍ فَعَلَ ذَالِكَ ثَلاَثاً.

۱۶- وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَلْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدٍ يَجْزِءُ وَيُفَرِّقُهُمَا اَحَبُّ اِلَيْنَا-

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو دیکھا (آپ وضو فرمارہے تھے) آپ ﷺ نے کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا ایک ہاتھ سے اور یہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ کیا۔ بعض محقق علمائے کرام نے فرمایا کہ کلی اور ناک میں پانی چڑھانا ایک ہی چلو سے کافی تو ہے لیکن الگ الگ چلو سے یہ عمل کرنا زیادہ پسندیدہ ہے۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۲۵)

۱۷- عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ! اَخْبِرْنِىْ عَنِ الْوُضُوْءِ؟ قَالَ: اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَبَالِغْ فِى الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِماً-

حضرت عاصم بن لقیط رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! مجھے وضو کے بارے میں کچھ بتائیے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کامل طور پر وضو کرو اور کلی اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرو (یعنی خوب زیادتی کرو) مگر روزے کی صورت میں مبالغہ نہ کرو۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۳۴)

۱۸- عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَّنَامِهٖ فَتَوَضَّاً فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيْشُوْمِهٖ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وضو کرے اور تین مرتبہ ناک صاف کرے کیونکہ شیطان ناک کے ایک مخصوص حصے (خیشوم) میں رات گزارتا ہے۔

(سنن سنن نسائی: صفحہ ۲۷)

۱۹ -عَنْ عَلِيٍّ اِنَّهُ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرىٰ فَفَعَلَ هٰذَا ثَلٰثاً ثُمَّ قَالَ هٰذَا طُهُوْرُ نَبِيِّ اللهِ ﷺ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کیلئے پانی منگوایا، کلی فرمائی اور ناک میں پانی چڑھایا اور ناک کو بائیں ہاتھ سے جھاڑا، یہ عمل آپ نے تین مرتبہ کیا اور پھر فرمایا کہ حضور رحمت عالم ﷺ کے وضوء کا یہی طریقہ ہے۔ (سنن نسائی: صفحہ ۲۷)

حکمت

۱) وضو کیلئے جو پانی درکار ہوتا ہے، اس کو تین حالتوں سے پرکھنا ضروری ہے کہ اس کا رنگ، بُو اور ذائقہ کیسا ہے۔ ہاتھ دھونے سے پانی کا رنگ...... کلی کرنے سے پانی کا ذائقہ اور ناک میں پانی چڑھانے سے پانی کی بو کا تعین ہو جاتا ہے۔

۲) کلی کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ میں نے منہ یا زبان سے جو گناہ، گالی دے کر، چغلی کرکے، غیبت کرکے یا زبان سے کسی کو دکھ دے کر کیے ہیں، ان تمام سے میں توبہ کرتا ہوں اور ناک میں پانی چڑھا کر صاف کرنے سے گویا کہ غرور و تکبر اور خود پسندی سے خود کو پاک کرنے اور پاک رکھنے کا پختہ ارادہ کیا جاتا ہے۔

اعضائے وضو تین بار دھونا

۲۰ -عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ ثَلاَ ثاً ثَلاَ ثاً۔

حضرت عائشہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وضو فرماتے (تو اعضائے وضو کو) تین تین بار دُھوتے۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۵)

۲۱ -عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ اَوْفٰى قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ ثَلاَ ثاً ثَلاَ ثاً وَمَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً۔

حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا آپ نے اعضائے وضو کو تین تین مرتبہ دھویا اور ایک بار سر کا مسح کیا۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۵)

۲۲ - عَنْ اُبَیِّ بِنِ کَعْبٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً فَقَالَ هٰذَا وَظِيْفَةُ الْوُضُوْءِ اَوْ قَالَ وُضُوْءٌ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّاْهُ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةً ثُمَّ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوْءٌ مَنْ تَوَضَّاهُ اَعْطَاهُ اللّٰهُ كِفْلَيْنِ مِنَ الْاَجْرِ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا فَقَالَ هٰذَا وُضُوْئِیْ وَوُضُوْءِ الْمُرْسَلِيْنَ قَبْلِیْ-

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے وضو کیلئے پانی منگوایا اور اعضائے وضو کو ایک ایک مرتبہ دھویا اور فرمایا یہ وہ وضو ہے جس کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں فرماتا۔ پھر وضو فرمایا اور اعضائے وضو کو دو، دو مرتبہ دھویا اور فرمایا کہ جس شخص نے یہ وضو کیا اللہ تعالیٰ اس کو دو پیمانے ثواب کے بھر کے عطا فرمائے گا۔ پھر آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور اعضائے وضو کو تین تین مرتبہ دھویا پھر فرمایا یہ میرا اور مجھ سے پہلے والے تمام رسولوں کا وضوء ہے۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۳۴)

حکمت

وضوء جیسے ظاہری طہارت ہے، ویسے ہی یہ باطنی طہارت کا باعث بھی ہے کہ اس سے تمام اعضا سے کئے گئے گناہ پانی کے ساتھ بہہ جاتے ہیں اور ہر عضو کا تین مرتبہ دھونا دراصل اسی باطنی پاکیزگی کی طرف اشارہ ہے کہ توبہ کے تین ارکان ہیں:

۱) گناہ کی موجودہ کیفیت سے نکلنا۔
۲) سابقہ گناہوں پر ندامت کا اظہار۔
۳) آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرنا۔

گویا کہ تین بار ہر عضو کو دھونا تین ارکانِ توبہ کی طرف اشارہ ہے کہ جس طرح میں ظاہری نجاستوں سے اپنے جسم کو پاک کر رہا ہوں، اسی طرح باطنی نجاستوں سے بھی اپنے آپ کو پاک کرتا ہوں۔

دائیں طرف کے عضو کو پہلے دھونا

۲۳ - عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَهُنَّ فِیْ غُسْلِ اِبْنَتِهٖ اَبْدَأْ بِمَيَامِنِهَا

وَمَوَاضِعَ الْوُضُوْءِ مِنْهَا۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان عورتوں کو (جو آپ کی صاحبزادی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غسل میت دے رہی تھیں) فرمایا کہ غسل دائیں جانب سے اور وضو کے اعضاء سے شروع کریں۔ (صحیح بخاری: صفحہ ۲۹)

۲۴۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ كَانَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي الطُّهُوْرِ اِذَا تَطَهَّرَ وَفِيْ تَرَجُّلِهٖ اِذَا تَرَجَّلَ وَفِيْ اِنْتِعَالِهٖ اِذَا تَنَعَّلَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ دائیں طرف سے پہل کو پسند فرماتے۔ وضو غسل میں کنگھا کرنے اور جوتا پہننے میں جب جوتا پہنتے۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۳۲)

۲۵۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَءُوْا بِيَامِنِكُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ تعالیٰ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم وضو کرو تو دائیں (طرف کے اعضاء) سے ابتدا کرو۔ (سنن بن ماجہ: ۳۳)

ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا

۲۶۔ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ۔

حضرت عاصم بن لقیط رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم وضو کرو تو مکمل وضو کرو اور اپنی انگلیوں (ہاتھ اور پاؤں دونوں کی انگلیوں) کے درمیان خلال کرو۔ (سنن نسائی: صفحہ ۳۰)

۲۷۔ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادِ الْفِهْرِيِّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ اِذَا تَوَضَّاَ دَلَكَ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهٖ۔

حضرت مستور بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ نے وضو فرمایا تو ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے ذریعے پاؤں مبارک کی انگلیوں کے درمیان خلال کیا۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۳۵)

حکمت

عام طور پر انگلیوں کے درمیان کا حصہ تہہ بہ تہہ ہوتا ہے، جس کو اہتمام سے نہ دھونے پر خشک رہ جانے کا احتمال ہوتا ہے اور بالخصوص عمر رسیدہ افراد کی جلد کے جھری دار ہونے کی وجہ سے خصوصاً سردیوں میں یہ احتمال اور بھی بڑھ جاتا ہے، اس لئے خلال کا حکم فرمایا گیا، تا کہ کسی ادنیٰ حصہ کے خشک رہ جانے کی وجہ سے آدمی کی تمام محنت جو اس وضو کیلئے یا وضو کے بعد عبادت کی صورت میں عمل میں لائی گئی، رائیگاں نہ ہو جائے۔

داڑھی کا خلال کرنا

۲۸-عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ کَانَ اِذَا تَوَضَّاَ اَخَذَ کَفًا مِّنْ مَّاءٍ فَاَدْخَلَہٗ تَحْتَ حَنَکِہٖ فَخَلَّلَ بِہٖ لِحْیَتَہٗ وَقَالَ ھٰکَذَا اَمَرَنِیْ رَبِّیْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو فرماتے وقت ایک چلو پانی لیا اور اسے اپنی ٹھوڑی شریف کے نیچے لے گئے، پھر اس چلو سے اپنی داڑھی مبارک کا خلال فرمایا اور فرمایا اسی طرح کرنے کا مجھے میرے رب نے حکم فرمایا ہے۔ (سنن ابوداؤد: صفحہ ۲۱)

۲۹-عَنْ حَسَّانِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ رَاَیْتُ عَمَّارَ بْنَ یَاسِرٍ تَوَضَّاَ فَخَلَّلَ لِحْیَتَہٗ فَقِیْلَ لَہٗ اَوْقَالَ فَقُلْتُ لَہٗ اَتَخَلَّلُ لِحْیَتَکَ قَالَ وَمَایَمْنَعُنِیْ وَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ یُخَلِّلُ لِحْیَتَہٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَۃَ وَاُمِّ سَلْمَۃَ وَاَنَسٍ وَابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی وَاَبِیْ اَیُّوْبَ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُخَلِّلُ لِحْیَتَہٗ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت حسان بن بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا اور پھر اپنی داڑھی کا خلال کیا، میں نے سوال کیا کہ کیا آپ ﷺ نے داڑھی کا خلال فرمایا؟ (یعنی کیا یہ عمل مسنون ہے) آپ نے فرمایا بھلا! مجھے اس عمل سے کون سی شئے روک سکتی ہے، حالانکہ میں نے خود رحمت دوعالم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنی داڑھی مبارک کا خلال فرمایا، یہی حدیث مبارک حضرت عائشہ، حضرت ام سلمہ، حضرت انس، حضرت ابن ابی

اوفیٰ اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی مروی ہے اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم ﷺ اپنی داڑھی مبارک میں خلال فرمایا کرتے تھے۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۶)

چوتھائی سر کا مسح فرض ہے

۳۰-عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ قِطْرِيَّةٌ فَادْخَلَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْعِمَامَةِ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَاسِهِ فَلَمْ يَنْقُضِ الْعِمَامَةَ-

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں محبوب کریم ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا جب کہ آپ نے سرخ رنگ کا منقش قطری عمامہ باندھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے عمامہ شریف کے نیچے (تر) ہاتھ داخل فرمایا اور سر کے اگلے حصے کا مسح فرمایا اور عمامہ شریف نہیں کھولا''۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۱)

۳۱-قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ الْمُرْغِيْنَانِيُّ فِيْ كِتَابِهِ رَوَى الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ وَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى نَاصِيَتِهِ وَخُفَّيْهِ

حضرت علی بن ابی بکر المرغینانی علیہ الرحمتہ نے اپنی کتاب (ھدایہ) میں لکھا ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قوم کی روڑی (یعنی کوڑا ڈالنے کی جگہ) پر تشریف لائے اور پیشاب کیا پھر وضو فرمایا اور سر کے اگلے حصے پر مسح فرمایا اور موزوں پر مسح فرمایا''۔ (الہدایہ: صفحہ ۳)

نوٹ: ۱ فقہائے احناف کا موقف یہ ہے کہ آیتِ قرآنی وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ مجمل ہے، اور یہ احادیث مبارکہ اس اجمال کی تفسیر ہیں، یعنی حکمِ الٰہی ہے کہ ''وضو میں سروں پر مسح کرو''۔ تو سوال یہ تھا کہ سر کے کتنے حصے پر مسح کریں۔ چنانچہ حدیث پاک میں حضور نبی کریم ﷺ کا عمل بیان ہوا کہ آپ ﷺ نے ایک ہاتھ کی مقدار (یعنی چوتھائی سر) پر مسح فرما کر اس آیت مبارکہ کی تشریح فرمائی۔ جب کہ پورے سر کا مسح کرنا سنت ہے۔

نوٹ: ۲ جن احادیثِ مبارکہ میں سر کے اگلے حصے اور عمامے پر مسح کا ذکر ہے وہ بھی چوتھائی

مسح سر پر دلیل ہیں کیونکہ عمامہ صحیح نہیں بالکل ایسے ہی جیسے تیمم میں منہ پر کپڑا ڈال کر اوپر مسح کرنا جائز نہیں ان احادیث کو امام مسلم اور امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔
(مسلم صفحہ ۱۳۴ جلد اول، ابوداؤد صفحہ ۲۲، نسائی صفحہ ۱۳۰)

کانوں کا مسح سنت ہے

۳۲–عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَسَحَ اُذُنَيْهِ دَاخِلَهُمَا بِالسَّبَابَتَيْنِ وَخَالَفَ اِبْهَامَيْهِ اِلٰى ظَاهِرِ اُذُنَيْهِ فَمَسَحَ ظَاهِرَهَا وَبَاطِنَهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ اپنی شہادت کی دونوں انگلیوں سے کانوں کے اندرونی حصے کا اور دونوں مبارک انگوٹھوں سے کانوں کے بیرونی حصوں کا مسح فرمایا۔ پس آپ ﷺ نے کانوں کے ظاہر اور باطن دونوں کا مسح فرمایا۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۳۵، سنن نسائی: صفحہ ۲۹)

۳۳–عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِرَاسِهٖ وَاُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا

حضرت مقدار بن معدیکرب فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے وضو فرمایا، تو اپنے سر مبارک کا اور اپنے کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصوں کا مسح فرمایا۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۳۵)

وضو میں گردن کا مسح سنت ہے

۳۴–اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عُنُقَهٗ لَمْ يُغَلْ بِالْاَغْلَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
(تلخیص الحبیر صفحہ ۳۰)

سید الکونین ﷺ نے فرمایا جس نے وضو کیا اور اپنی گردن کا مسح کیا، اسے قیامت کے روز (کسی جرم کی پاداش میں) طوق نہیں پہنایا جائے گا۔

۳۵–مَنْ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ يَدَيْهِ عَلٰى عُنُقِهٖ اَمِنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْغِلِّ–

محبوب کائنات ﷺ نے فرمایا جس نے وضو کیا اور (وضو میں) اپنے دونوں ہاتھوں (کی پشت) سے گردن کا مسح کیا وہ قیامت کے روز (ہر قسم کے) طوق سے

محفوظ رہے گا۔ (فردوس الاخبار مع تسدید القوس جلد چہارم صفحہ ۴۰)

گردن کے مسح کا طریقہ

۳۶۔عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ...... وَمَسَحَ رَقَبَتَهُ وَبَاطِنَ لِحْيَتِهِ بِفَضْلِ مَاءِ الرَّأْسِ

حضور سید عالم ﷺ نے اپنی گردن مبارک کا مسح فرمایا اور اپنی ریش نورانی کے اندرونی حصے سے خلال فرمایا (نئے پانی سے نہیں بلکہ) سر کے مسح سے بچی ہوئی تری سے۔ (معجم طبرانی کبیر جلد ۲۲ صفحہ ۵۰)

تشریح

گردن کا مسح سر کے بچے ہوئے پانی سے کرنے کی صورت یہ ہے کہ جب سر کا مسح کیا جائے تو تین انگلیاں اور ہتھیلیاں استعمال کیجائیں اور شہادت کی انگلی سے کانوں کا اندرونی حصہ اور انگوٹھوں سے کانوں کا بیرونی حصے کے مسح کیا جائے اور چونکہ ہاتھوں کی پشت اب تک غیر مستعمل ہے اس لئے بغیر نیا پانی لئے دونوں ہاتھوں کی پشت سے گردن کا مسح کیا جائے۔

سر کے مسح کا صحیح طریقہ

۳۷۔عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَسَحَ رَاسَهُ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِىْ بَدَاَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ، قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ زَيْدٍ اَصَحُّ۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے اپنے سرِ انور کا دونوں ہاتھوں سے مسح فرمایا۔ اس طرح کہ دونوں ہاتھوں کو سر کے اگلے حصے میں رکھ کر گدی تک لے گئے اور پھر واپس ابتدائی مقام تک لے آئے، پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں پاؤں مبارک دھوئے۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۷، سنن نسائی: صفحہ ۲۸)

۳۸۔عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَسَحَ رَاْسَهُ مَرَّةً۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنے سر اقدس کا ایک مرتبہ مسح فرمایا۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۳۴)

حکمت

۱) سر سے بذات عموماً کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا بلکہ آنکھ، ناک، منہ اور زبان وغیرہ سے گناہ ہوتے ہیں، جو سر کے ساتھ متعلق ہیں، اس لئے سر کا صرف مسح ہی رکھا، دھونا مشروع نہیں فرمایا۔

۲) سر اور کانوں کے دھونے میں بڑا حرج تھا کہ سخت ٹھنڈے علاقوں میں دن میں پانچ مرتبہ سر کا دھونا بڑی تکلیف کا باعث تھا، حالانکہ وہاں سر اور کانوں کی سردی سے بڑی حفاظت کی جاتی ہے۔لہٰذا سر اور کانوں کا مسح جائز رکھا گیا، دھونے کا حکم نہیں دیا۔

وضو میں ایڑیوں کو خاص احتیاط سے دھونا

۳۹–عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ رَایٰ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَوْماً یَتَوَضَّئُوْنَ وَاَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ فَقَالَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَصْبِغُوا الْوُضُوْءَ–

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کچھ لوگوں کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ ان کی ایڑیاں خشک ہیں، تو فرمایا: ہلاکت ہے آگ کی، ایڑیوں کیلئے، وضو کامل طریقے سے کرو۔ (جامع ترمذی: صفحہ۸، سنن ابوداؤد: صفحہ۱۴)

۴۰–عَنْ اَبِیْ صَالِحِ الْاَشْعَرِیِّ حَدَّثَنِیْ اَبُوْعَبْدِاللهِ الْاَشْعَرِیّ عَنْ خَالِدِبْنِ الْوَلِیْدِ وَیَزِیْدِبْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ وَشُرَحْبِیْلِ بْنِ حُسَنَةَ وَعَمْرِوبْنِ الْعَاصِ کُلُّ هٰؤُلَاءِ سَمِعُوْا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ اَتِمُّوا الْوُضُوْءَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ–

حضرت ابوصالح اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے بیان فرمایا عبداللہ اشعری نے اور ان کو بتایا خالد بن ولید، یزید بن ابی سفیان اور شرحبیل بن حسنہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہ ان سب نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وضو کو مکمل (صحیح طریقے سے) کرو (کیونکہ اکثر خشک رہ جانے کی وجہ سے) ایڑیوں کیلئے آگ کا عذاب ہے۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ۳۵)

صحیح اور مکمل وضو کرنے کے فضائل

۴۱-عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَتَمَّ الْوُضُوْءَ كَمَا اَمَرَ اللهُ فَالصَّلٰوتُ الْمَكْتُوْبَةُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ-

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے کامل طور پر وضو کیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو (اس شخص کیلئے) فرض نمازیں (اس کے گناہوں کا) کفارہ ہو جاتی ہیں جو گناہ اس نے ان نمازوں کے درمیان کئے تھے۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۳۶)

۴۲-عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا اُمِرَ صَلّٰى كَمَا اُمِرَ غُفِرَ لَهُ مَاقَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ-

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے وضو کیا جیسا کہ (وضو کرنے کا) حکم دیا گیا ہے اور نماز پڑھی جیسی نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، تو اس کے تمام سابقہ (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (سنن نسائی: صفحہ ۳۴)

۴۳-عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ اُمَّتِیْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُطِيْلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت قیامت کے روز اس حالت میں بلائی جائے گی کہ ان کے اعضاءِ وضو چمکتے ہوں گے، پس جو چاہتا ہو کہ اس کے اعضاءِ وضو کی چمک زیادہ ہو تو وہ اس عمل میں زیادہ کوشش کرے۔ (صحیح بخاری: صفحہ ۲۵)

۴۴-عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ يَاْتِیْ بَعْدَكَ مِنْ اُمَّتِكَ قَالَ: اَرَئَيْتَ لَوْكَانَ لِرَجُلٍ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ فِیْ خَيْلٍ بُهْمٍ دُهْمٍ اَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ قَالُوْا بَلٰى ، قَالَ فَاِنَّهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ

اَلْوُضُوْءِ وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے بعد میں آنے والے لوگوں کو آپ قیامت کے دن کیسے پہچانیں گے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ''تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر کسی شخص کے سفید پیشانی والے گھوڑے، مکمل سیاہ اور مکمل سفید گھوڑوں میں مل جائیں تو وہ اپنے گھوڑوں کو پہچان لے گا یا نہیں؟ صحابہ نے کہا کیوں نہیں، فرمایا میری امت بھی قیامت کے دن اعضاءِ وضو کی چمک سے پہچانی جائے گی اور میں ان کے لئے پہلے سے حوض کوثر پر جا کر بندوبست کرنے والا ہوں۔ (سنن نسائی: صفحہ ۳۶)

۴۵-عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيْ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''جس نے بہترین طریقے سے وضو کیا پھر دو رکعتیں خلوص نیت کے ساتھ ادا کیں تو اس شخص کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (سنن نسائی: صفحہ ۳۶)

حکمت

روزِ اوّل سے ہی رحمانی اور شیطانی قوتیں باہم برسرِ پیکار ہیں اور ہر انسان کے اندر بھی ان دونوں کا حصہ موجود ہے۔ انسان جسے چاہے غالب کرلے اور جسے چاہے مغلوب کرلے۔ نیکی کرتا رہے تو جسم میں موجود رحمانی طاقت، قوی سے قوی تر ہوتی چلی جاتی ہے، جب کہ گناہ سے شیطانی قوت......وضو کرنے سے جسم کے گرد نورکار رحمانی قوتوں کا حامل ایک حصار قائم ہو جاتا ہے، جس کی موجودگی میں شیطانی قوتوں کا عمل دخل بہت کم ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ عبادات کے لئے وضو مقرر کیا گیا تاکہ عبادات میں شیطانی عمل دخل کم سے کم ہو سکے اور اسی لئے وضو قربِ خداوندی کا بہترین ذریعہ بھی ہے۔

وضو سے فارغ ہوکر پڑھے

۴۶-عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ

فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فُتِحَتْ لَهٗ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے بہترین وضو کیا پھر پڑھا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں) اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جس دروازے سے چاہے، داخل ہو جائے۔ (سنن نسائی: صفحہ ۳۵، سنن ابوداؤد: صفحہ ۲۵، صحیح مسلم: صفحہ ۱۲۲)

۴۷۔عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ فُتِحَتْ لَهٗ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَاشَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے بہترین وضو کیا پھر پڑھا ﴿اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾ اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جس دروازے سے چاہے۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۹)

حکمت

جیسا کہ ہم نے پہلے بھی ذکر کیا ہے کہ وضو ظاہری طہارت و پاکیزگی کا سبب ہونے کے ساتھ ساتھ باطنی رذائل (برائیوں) سے نجات کا سبب بھی ہے، گویا کہ جب آدمی نے اللہ تعالیٰ کی بندگی اور عبادت کی نیت سے ہاتھ دھوئے تو ظاہری طور پر ہاتھوں سے میل کچیل کو دور کیا اور

باطنی طور پر ہاتھوں سے کئے گئے گناہوں سے توبہ کی اور ہاتھوں کو آئندہ خدائے بزرگ وبرتر کی نافرمانی میں استعمال نہ کرنے کا عہد کیا۔اسی طریقے پر جب مکمل وضو کیا تو چونکہ وضو میں سات اعضاء کو دھویا،اس لئے بدلے میں جنت کے سات دروازوں سے گزرنے کی بشارت دی گئی اور خداوند قدوس نے احسان فرماتے ہوئے ایک مزید دروازے سے گزرنے کی اجازت بطور انعام عطا فرمائی، یوں سات اعضاء کے دھونے پر جنت کے آٹھوں دروازے بندے پر کھولے جانے کا مژدہ جانفزا سنایا گیا ہے۔

رحمت حق بہانہ می جوید بہا نمی جوید

کے مصداق اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی بخشش ومغفرت کے لئے طرح طرح کے اعمال،قسم قسم کی عبادات اور بے شمار پڑھنے کے الفاظ اور مختلف النوع مواقع مہیا فرمائے،تاکہ انسان اپنے رب کی بے پناہ رحمتوں کا کسی نہ کسی طرح حق دار قرار پاسکے۔اور انتہائی آسان اور باسہولت اعمال وافعال کے نتیجے میں رب العزت کی لازوال اور دائمی نعمتوں سے متمتع ہوسکے۔

ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھنا

۴۸-عَنْ سُلَيْمٰنِ بْنِ بُرَيْدَةٍ عَنْ اَبِيْهِ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الصَّلَوٰاتَ يَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْاً لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهٗ قَالَ عَمَداً صَنَعْتُهٗ يَا عُمَرُ-

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن ایک ہی وضو سے کئی نمازیں ادا فرمائیں اور موزوں پر فرماتے رہے۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آج آپ نے وہ کام کیا جو عام طور پر آپ نہیں کرتے،فرمایا کہ میں نے ایسا جان بوجھ کر کیا ہے۔ (صحیح مسلم:صفحہ ۱۳۵،سنن ابن ماجہ:صفحہ ۳۸)

تشریح

حضور سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ ﷺ ہر نماز کے لئے تازہ وضو فرماتے،لیکن کبھی کبھی اپنی امت پر شفقت فرماتے ہوئے ایک وضو سے کئی نمازیں بھی ادا

فرمائیں تاکہ یہ بھی امت کے لئے سنت قرار پا جائے۔

بوس و کنار سے وضو نہیں ٹوٹتا

۴۹-عَنْ عَائِشَةَ اِنَّ النَّبِیَّ کَانَ یُقَبِّلُ بَعْضَ اَزْوَاجِہٖ ثُمَّ یُصَلِّیْ وَلَا یَتَوَضَّأُ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ (بعض اوقات) اپنی کسی زوجہ محترمہ کا بوسہ لیتے پھر نماز ادا فرماتے اور وضو تازہ نہیں فرماتے تھے۔

(سنن نسائی: صفحہ ۳۹)

۵۰-عَنْ عُرْوَةَ بْنِ زُبَیْرٍ عَنْ عَائِشَةَ اِنَّ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِہٖ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوةِ وَلَمْ یَتَوَضَّأْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے اپنی کسی زوجہ محترمہ کا بوسہ لیا پھر نماز ادا کرنے کے لئے (گھر سے) نکلے اور نیا وضو نہیں فرمایا۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۳۸)

تشریح

اس سے معلوم ہوا کہ زوجہ کا بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح کسی عورت کو چھو لینے سے بھی وضو ختم نہیں ہوتا۔ نبی کریم ﷺ کا یہ عمل معاذ اللہ کسی نفسانی خواہش کے زیر اثر نہیں، کیوں کہ آپ کی ذات بابرکات اس سے بہت بلند ہے، بلکہ یہ بتانے اور بطور نمونہ پیش کرنے کے لئے ہے کہ زوجہ کا بوسہ ناقض وضو (وضو توڑنے والا) نہیں ہے، اس کے علاوہ بھی اس عمل سے متعدد مسائل مستنبط ہونے کے علاوہ بے شمار حکمتیں ہیں جو ہماری چشمان ظاہر بین سے پوشیدہ ہیں۔

بول و براز اور خروج ریح سے وضو ہے

۵۱- قَالَ صَفْوَانُ بْنُ عَسَّالٍ کُنَّا اِذَا کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللہِ ﷺ فِیْ سَفَرٍ اَمَرَنَا اَنْ لَّا نَنْزِعَهٗ ثَلٰثًا اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰکِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ۔

صفوان بن عسال کہتے ہیں کہ جب ہم رسول اکرم ﷺ کیساتھ سفر میں ہوتے تو آپ ہمیں تین دن تک موزے نہ اتارنے کا حکم فرماتے خواہ بول و براز کریں یا

سوئیں مگر جنابت سے غسل کرنے کیلئے موزے اتارنے پڑتے تھے۔

(سنن نسائی صفحہ ۳۷)

۵۲-عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلَقٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا فَسَاءَ اَحَدُكُمْ فِيْ الصَّلٰوةِ فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدِ الصَّلٰوةَ۔

حضرت علی بن طلق کہتے ہیں کہ رسول مکرم ﷺ نے فرمایا جب کسی کا تم میں سے نماز میں وضوٹوٹ جائے تو الٹے پاؤں پھر جاؤ (اور خاموشی سے جاکر) وجوکر اور واپس آکر نماز کو لوٹا دو۔ (ابوداؤد شریف صفحہ ۳۱)

۵۳-عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ شَكَىٰ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ الرَّجُلُ يَجِدُ الشَّيْئَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ لَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَجِدَ رِيْحًا اَوْ يَسْمَعَ صَوْتًا۔

حضرت عبداللہ بن زید کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے نماز کے دوران ہوا خارج ہونے کا شک پڑنے کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا نماز نہ چھوڑو یہاں تک کہ کوئی بُو پائے یا آواز سنے۔ (ابوداؤد شریف صفحہ ۳۱)

تشریح

پہلی حدیث مبارک میں ''خواہ بول و براز کریں'' کے الفاظ محل استدلال ہیں کہ موزے کا سفر میں اصول یہ ہے کہ جنابت کے علاوہ کسی طریقے سے بھی وضوٹوٹے موزے نہیں اتارے جاتے بلکہ وضو کر کے موزوں پر مسح کر لیا جاتا ہے ۔اس حدیث مبارکہ میں ''بول و براز (پیشاب، پاخانہ) کو بھی وضوٹوٹنے کا ایک سبب گردانا گیا ہے۔ جب کہ دوسری دونوں حدیثوں میں ہوا (ریح) کے خارج ہونے کو وضوٹوٹنے کا سبب بتایا گیا ہے، اور اگر کوئی ایسا شخص ہو کہ اسے بار بار وضوٹوٹ جانے کا وہم ہوتا ہو تو اس کے لئے حکم یہ ہے کہ اسے جب تک بدبو یا آواز محسوس نہ ہو تب تک وہ نماز نہ توڑے بلکہ اپنے باوضو ہونے پر ہی یقین رکھے۔

نواقضِ وضو

قے (اُلٹی) منہ بھر کر ہو تو ناقضِ وضو ہے

۵۴-عَنْ اَبِیْ دَرْدَاءٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَاءَ فَتَوَضَّأَ

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے قے کی تو پھر وضو فرمایا۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۱۳) ۳۹

تشریح

منہ بھر کر قے (الٹی) آنے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے اور جسم کے کسی بیرونی حصے سے خون ظاہر ہو کر بہے تو بھی وضو نہیں رہے گا کیونکہ بہنے والے خون کی حرمت اور ناپاکی کو قرآن کریم نے بھی جگہ جگہ بیان فرمایا ہے۔ اگر خون نکل کر بہے نہیں تو وہ ناقض وضو نہیں، یہی حکم پیپ، زرد پانی وغیرہ کا بھی ہے۔

مذی سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

۵۵-عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ اَنَّ عَلِیًّا اَمَرَ عَمَّارَ بْنَ یَاسِرٍ اَنْ یَسْاَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَنِ الْمَذِیِّ، فَقَالَ ﷺ: یَغْسِلُ مَذَاکِیْرَہٗ وَیَتَوَضَّأُ-

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم ﷺ سے مذی کے بارے میں پوچھنے کا کہا تو (ان کے پوچھنے پر) آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اپنے آلات کو دھو لو اور وضو کر لو۔ (سنن نسائی: صفحہ ۳۷)

۵۶-عَنْ سَھْلِ بْنِ حُنَیْفٍ قَالَ کُنْتُ اَلْقِیَ مِنَ الْمَذِیِّ شِدَّۃً وَکُنْتُ اُکْثِرُ مِنْہُ الْاِغْتِسَالَ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَالِکَ، فَقَالَ اِنَّمَا یُجْزِئُکَ مِنْ ذَالِکَ الْوُضُوْءُ-

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے مذی کی وجہ سے بہت

زیادہ نہانا پڑتا تھا، میں نے نبی کریم ﷺ سے اس بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ (مذی سے نہانے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ) وضو کافی ہے۔

(ابوداؤ: صفحہ ۳۱)

نوٹ: مذی دراصل وہ مادہ ہے جو آگۂ پیشاب سے بوقتِ شہوت خارج ہوتا ہے اور اس سے غسل لازم نہیں ہوتا، صرف وضو ٹوٹتا ہے۔

لیٹ کر یا ٹیک لگا کر سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

۵۷- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ ﷺ نَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ حَتّٰى غَطَّ اَوْنَفَخَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اِنَّكَ قَدْ نِمْتَ قَالَ اَنَّ الْوُضُوْءَ لَا يَجِبُ اِلَّا عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعاً فَاِنَّهُ اِذَا اضْطَجَعَ اِسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ، وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ سجدہ کرتے ہوئے سو گئے اور خراٹے لینے لگے پھر کھڑے ہوئے اور بقیہ نماز پڑھی (راوی کہتے ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ تو سو گئے تھے (پھر نماز کو بھی جاری رکھا) فرمایا جب کوئی لیٹ کر سو جائے تب وضو ٹوٹتا ہے، کیونکہ اس وقت اعضاء ڈھیلے پڑ جاتے ہیں (یعنی لیٹ کر سونے سے)۔اسی حدیث کو حضرت عائشہ، حضرت عبداللہ بن مسعود اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی روایت کیا۔

(جامع ترمذی: صفحہ ۱۲) ۳۷

تشریح

اس حدیث مبارک میں سرکار دو عالم ﷺ کا ایک عمل ہے اور دوسرا فرمان۔ سرکار ﷺ کی یہ خصوصیت ہے کہ آپ ﷺ کا وضو نیند سے بھی نہیں ٹوٹتا، کیونکہ وضو ٹوٹتا ہے بے خبر اور بے توجہ لیٹ کر گہری نیند سونے سے۔ جب کہ نبی کریم ﷺ کی سوتے میں صرف آنکھیں سوتی تھیں اور دل جاگتا تھا جب کہ عام انسان بے خبر ہو کر سوتے ہیں، جس کی وجہ سے تمام اعضاء ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ اس صورت میں ریح (ہوا) کے خارج ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں یقینی طور پر کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا۔ یہی سبب ہے کہ ٹیک لگا کر یا لیٹ کر سونے پر وضو ٹوٹنے کا حکم لگایا گیا ہے۔

جب بیت الخلاء جانا چاہے تو کیا پڑھے

۵۸-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْخَلاءَ قَالَ: "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ"

حضرت مسدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبدالوارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ پڑھتے: "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ" (میں شریر جنوں اور جنیوں کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں)۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۶، سنن ابوداؤد: صفحہ ۲)

۵۹-عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَادَخَلَ الْخَلاءَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ-

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو پڑھتے: "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِث" اے اللہ! میں شریر جنوں کے شر سے (محفوظ رہنے کیلئے) تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(سنن ابوداؤد: صفحہ ۳، سنن نسائی: صفحہ ۲۶، جامع ترمذی: صفحہ ۳، صحیح بخاری: صفحہ ۲۶)

۶۰-عَنْ زَیْدِبْنِ اَرْقَمِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِنَّ ھٰذِہِ الْحُشُوْش مُحْتَضِرَۃٌ فَاِذَا اَتٰی اَحَدُکُمُ الْخَلاءَ فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ-

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ (بیت الخلاء وغیرہ) شیاطین کے حاضر ہونے کی جگہیں ہیں پس جب تم بیت الخلاء کی طرف آؤ تو کہو" اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ" میں شریر جنات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۶، سنن ابوداؤد: صفحہ ۳)

۶۱-عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَادَخَلَ الْخَلاءَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ-

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء میں

داخل ہوتے تو پڑھتے'' اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ '' اے اللہ تعالیٰ! میں خبیث جنوں اور جنیوں کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۶)

''جیسے چاہو جیو''...... کے اصول پر زندگی بسر کرنا فرزندانِ اسلام کا طریقہ نہیں ہے، کیونکہ جب اسلام کو دل وجان سے قبول کرلیا تو پھر اپنے مال اور جان کو جنت کے بدلے میں خدا تعالیٰ کے ہاتھ بیچ دیا۔ لہٰذا جب جسم اور جسم کے اعضاء، خیالات وخواہشات اپنی نہیں رہیں تو اپنی چاہت اور پسند وناپسند کا کیا معنیٰ۔ اور پھر اللہ تعالیٰ ہمیں ہمارے ہی فائدے کے لئے دنیا اور آخرت میں کامیابی کے اصول سکھاتا ہے اور ہر چھوٹے سے چھوٹے عمل کے بارے میں مکمل راہنمائی فراہم کرتا ہے، حتی کہ اس بارے میں بھی کہ جب پیشاب کرو تو کس طرح بیٹھو، کس طرح پیشاب کرو، نگاہیں کدھر رکھو، استنجاء کیسے کرو، پانی کتنا استعمال کرو، کیا پڑھ کر داخل ہو وغیرہ وغیرہ...... اور دلچسپ بات یہ کہ ہر ہر بتائے گئے عمل میں طبی اور سائنسی فوائد بھی بے شمار ہیں۔ اس پر تمام کائنات کے خالق ومالک کا جس قدر شکر ادا کیا جائے، کم ہے۔

بیٹھ کر پیشاب کرنا سنت ہے

۶۲ - عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ رَاٰنِیْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَاَنَا اَبُوْلُ قَائِماً، فَقَالَ: یَاعُمَرُ! لَا تَبُلْ قَائِماً فَمَا بُلْتُ قَائِماً بَعْدُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد (حضرت عمر) سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اے عمر! کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو، پس اس کے بعد میں نے کبھی بھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۶)

۶۳ - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَکُمْ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَبُوْلُ قَائِماً فَلَا تُصَدِّقُوْہُ مَا کَانَ یَبُوْلُ اِلَّا قَاعِداً۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جو تمہیں یہ بتائے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر پیشاب کیا کرتے تھے تو تم اس کی تصدیق نہ کرو بلکہ آپ (نبی

کریم ﷺ) بیٹھ کر پیشاب کیا کرتے تھے۔

(جامع ترمذی: صفحہ۴، سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۶، سنن نسائی: صفحہ ۱۱)

۶۴- عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ یَبُوْلَ قَائِماً

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۶، جامع ترمذی: صفحہ۴)

بیت الخلاء میں چہرہ و پشت کس طرف ہونا چاہیئے

۶۵- عَنْ جَابِرٍ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَاسَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیَّ یَقُوْلُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ نَھٰی اَنْ اَشْرَبَ قَائِماً وَاَنْ یَّبُوْلَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ-

حضرت جابر نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے کھڑے ہوکر پانی پینے اور قبلہ رخ (ہوکر) پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابن ماجہ: صفحہ ۲۷)

۶۶- عَنْ اَبِیْ اَیُوْبٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَا تَسْتَقْبِلُوْا الْقِبْلَۃَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْاھَا لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ-

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پیشاب وغیرہ کے لئے نہ تو قبلہ رخ ہوکر بیٹھو اور نہ ہی قبلہ کی جانب پشت کرو۔ (سنن نسائی: صفحہ ۱۰)

۶۷- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّمَا اَنَالَکُمْ بِمَنْزِلَۃِ الْوَالِدَ اُعَلِّمُکُمْ فَاِذَا اَتٰی اَحَدُکُمُ الْغَائِطَ فَلَا یَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَۃَ وَلَا یَسْتَدْبِرُوْھَا-

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کے لئے باپ کے درجے میں ہوں (اور زندگی گزارنے کے آداب) تمہیں سکھاتا ہوں، پس جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لئے جائے تو قبلہ رخ ہوکر اور قبلہ کی طرف پشت کرکے نہ بیٹھے۔ (سنن ابوداؤد: صفحہ۳)

تشریح

کعبۃ اللہ، اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات کا مرکز ہے، اس کی تعظیم کیلئے یہ حکم فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ پیشاب وغیرہ کے علاوہ بھی تعظیماً کعبۃ اللہ کی طرف پاؤں پھیلانے، پشت کرنے اور تھوک پھینکنے سے بچنا چاہئے، کیونکہ یہی ادب کا تقاضا ہے۔

مقدس اشیاء کا ناپاک جگہوں پر لے جانا

۶۸ –عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ وَضَعَ خَاتِمَهٗ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء جانے کا ارادہ فرماتے تو اپنی انگوٹھی اتار دیتے تھے۔ (سنن ابوداؤد: صفحہ۴، سنن ابن ماجہ: صفحہ۲۶)

تنبیہ

۱) مطلقاً انگوٹھی اتارنا ضروری نہیں بلکہ وہ انگوٹھی یا کوئی ایسی چیز جس پر کوئی مقدس عبارت کندہ ہو، اس کا الگ کرنا ضروری ہے۔ حدیث مذکورہ بالا میں جس مقدس انگوٹھی کا ذکر ہے، اس پر عبارت "**محمد رسول الله**" کندہ تھی جو حکمرانوں سے مراسلت میں بطورِ "سرکاری مہر" استعمال ہوتی تھی۔

۲) ایسے میں وہ حضرات جو بازو وغیرہ پر نام لکھواتے ہیں اور اسی نام کی تحریر کے ساتھ وہ بیت الخلاء وغیرہ میں بھی جاتے ہیں اور یوں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے نام کی بے ادبی کرتے ہیں، انہیں اس مکروہ فعل سے بچنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ فرمائے۔

۳) معلوم ہوا کہ مقدس اشیاء کا ان کے احترام کے باعث ناپاک جگہوں خصوصاً بیت الخلاء وغیرہ میں لے جانا سخت منع ہے۔ ہاں اگر تعویذ وغیرہ موم جامہ کر کے محفوظ کر لیا گیا ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، لیکن احتیاط پھر بھی بہتر ہے۔

شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے چھونا مکروہ ہے

۶۹ –حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ اِنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا بَالَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَمَسُّ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَلَا يَسْتَنْجِ بِيَمِيْنِهٖ

حضرت عبداللہ بن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت (پیشاب) کرے تو اپنے آلۂ پیشاب کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ ہی دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے۔

(ابن ماجہ: صفحہ ۲۷، سنن نسائی: صفحہ ۱۱)

۷۰-عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ نَبِیُّ اللہِ ﷺ: اِذَا بَالَ اَحَدُکُمْ فَلاَ یَمَسُّ ذَکَرَہُ بِیَمِیْنِہٖ وَاِذَا اَتٰی الْخَلاَءَ فَلاَ یَسْتَنْجِ بِیَمِیْنِہٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلاَ یَشْرَبْ نَفَساً وَاحِداً-

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو آلۂ پیشاب کو دایاں ہاتھ نہ لگائے اور جب بیت الخلاء میں جائے تو دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرے اور جب کوئی چیز پیئے تو ایک ہی سانس میں نہ پی جائے۔ (ابوداؤد: صفحہ ۶)

۷۱-عَنْ عَبْدِاللہِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: اِذَا شَرِبَ اَحَدُکُمْ فَلاَ یَتَنَفَّسُ فِی الْاِنَاءِ وَاِذَا اَتَی الْخَلاَءَ فَلاَ یَمَسُّ ذَکَرَہُ بِیَمِیْنِہٖ وَلاَ یَتَمَسَّحْ بِیَمِیْنِہٖ-

حضرت عبداللہ ابن ابی قتادہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کوئی چیز پیئے تو برتن کے اندر سانس نہ لے اور جب بیت الخلاء جائے تو آلۂ پیشاب کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ ہی دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے۔ (صحیح بخاری: صفحہ ۲۷)

پانی سے استنجاء کرنے کی فضیلت

۷۲-عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: نَزَلَتْ فِیْ اَھْلِ قُبَاءَ فِیْہِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَھَّرُوْا وَاللہُ یُحِبُّ الْمُطَّھِّرِیْنَ، قَالَ کَانُوْا یَسْتَنْجُوْنَ بِالْمَاءِ فَنَزَلَتْ فِیْھِمْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ-

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

یہ آیت اہل قباء کی شان میں نازل ہوئی: ''اس بستی میں ایسے افراد ہیں جو صفائی ستھرائی کو بہت زیادہ پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ صاف ستھرا رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ پھر فرمایا کہ قباء والے پانی کے ساتھ استنجاء کرتے تھے، تب یہ آیت نازل ہوئی۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۳۰)

۴۳۔عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ نَزَلَتْ ''فِیْہِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَھَّرُوْا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّھِّرِیْنَ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: یَامَعْشَرِ الْاَنْصَارِ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَثْنٰی عَلَیْکُمْ فِی الطُّھُوْرِ، فَمَا طُھُوْرُکُمْ؟ قَالُوْا: نَتَوَضَّاءُ لِلصَّلٰوۃِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَۃِ وَنَسْتَنْجِیْ بِالْمَاءِ، قَالَ: فَذَالِکَ فَعَلَیْکُمُوْہُ۔

حضرت ابوایوب انصاری، حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اس بستی میں ایسے افراد ہیں جو پاکیزگی کا بہت خیال رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاکیزہ رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے گروہ انصار! اللہ تعالیٰ تمہاری تعریف فرماتا ہے، تمہاری نفاست پسندی کی وجہ سے، تمہاری صفائی و پاکیزگی کا طریقہ کار کیا ہے؟۔ تمام انصار نے جواب دیا ہم نماز کے لئے وضو کرتے ہیں جنابت سے غسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجاء کرتے ہیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس عمل کو لازم پکڑو۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۳۰)

تشریح

اس زمانے میں پانی کمیاب تھا اور عام دستیاب نہیں ہوتا تھا، جیسا آج ہے۔ ایسے میں اسلام نے پاکیزگی و نظافت کا اس قدر اہتمام فرمانا۔ اسے اسلام کی نفاست پسندی اور انسانوں کی بھلائی پر حریص ہونے کے سوا بھلا اور کیا نام دیا جا سکتا ہے۔ صحت وصفائی کی آج کے دور میں جو اہمیت واضح ہو چکی ہے، وہ سب پر اچھی طرح عیاں ہے۔ اور دنیا کے ہر معاشرہ میں اس کی اہمیت مسلمہ ہے، جب کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو پاکیزگی کا سبق اس وقت دیا جب اس کی موجودہ اہمیت کسی کے خواب وخیال میں بھی نہ تھی۔

۷۴-عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ الْخَلاَءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوْءً قَالَ: مَنْ وَضَعَ هٰذَا فَأُخْبِرَ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ-

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ بیت الخلاء تشریف لے گئے تو میں نے آپ کے لئے پانی رکھا (فراغت کے بعد) آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کس نے رکھا ہے، پس میں نے آپ کو خبر دی (کہ یہ پانی میں نے رکھا ہے) تو آپ ﷺ نے (اس بات سے خوش ہوکر فرمایا) اے اللہ! اس کو دین کی سمجھ عطا فرما۔

تشریح

یہ حدیث مبارک جہاں اس عنوان پر دلالت کرتی ہے، وہیں اس سے شاگرد کا استاذ کی، مرید کا اپنے شیخ کی اور چھوٹوں کا بڑوں کی خدمت کرنا بھی ثابت ہو رہا ہے۔ اور اسی دعا ہی کی برکت تھی کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بڑھ کر صحابہ کرام میں کوئی قرآن کا عالم نہ تھا اور عالم اسلام کی سب سے پہلی تفسیر ''تفسیر ابن عباس'' آپ ہی کا کارنامہ ہے۔

بیت الخلاء میں (برہنہ حالت میں) گفتگو، سلام اور جواب کی ممانعت

۷۵-عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ یَقُوْلُ: لاَ یَخْرُجُ الرَّجُلاَنِ یَضْرِبَانِ الْغَائِطَ کَاشِفَیْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا یَتَحَدَّثَانِ فَاِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ یَمْقُتُ عَلٰی ذَالِکَ-

حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نہ پائے جائیں کوئی دو شخص اس حالت میں کہ وہ برہنہ ہوکر پیشاب کررہے ہوں اور آپس میں گفتگو بھی کررہے ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس عمل پر سخت ناراض ہوتا ہے۔

(سنن ابوداؤد: صفحہ ۴)

۷۶-عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ وَهُوَ یَبُوْلُ فَسَلَّمَ وَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ فَلَمَّا فَرَغَ ضَرَبَ بِکَفَّیْهِ الْاَرْضَ فَتَیَمَّمَ وَرَدَّ عَلَیْهِ السَّلاَمَ-

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا جب کہ آپ ﷺ پیشاب کررہے تھے (تو اس وقت) آپ نے سلام کا

جواب نہیں دیا پس جب آپ فارغ ہوئے تو آپ نے زمین پر اپنی ہاتھوں کو مارا اور تیمم فرمایا اور پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۹، سنن نسائی: صفحہ ۱۶)

۷۷-عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ اَنَّ رَجُلاً مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُوْلُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا رَاَيْتَنِيْ عَلٰى مِثْلِ هٰذِهٖ اِلٰى لَهُ فَلَا تُسَلِّمُ عَلَيَّ فَاِنَّكَ اِنْ فَعَلْتَ ذَالِكَ لَمْ اَرُدَّ عَلَيْكَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرتے ہوئے آپ کو سلام کیا حالانکہ اس وقت آپ پیشاب کر رہے تھے، فراغت کے بعد آپ نے اس شخص سے فرمایا جب تم مجھے اس حالت میں پاؤ تو سلام نہ کرو، کیونکہ اگر تم اس حالت میں مجھے سلام کرو گے تو میں سلام کا جواب نہیں دے سکوں گا۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۹)

جب بیت الخلاء سے نکلے تو پڑھے

۷۸-عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ: "غُفْرَانَكَ"

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا کرتے: ''اے اللہ! (میں تجھ سے) تیری بخشش کا طلب گار ہوں۔ (سنن ابوداؤد: صفحہ ۶، جامع ترمذی: صفحہ ۳، سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۶)

۷۹-عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّيَ الْاَذٰى وَعَافَانِيْ"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو یہ پڑھتے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّيَ الْاَذٰى وَعَافَانِيْ﴾ تمام تعریفیں اس ذات کی جس نے مجھ سے تکلیف کو دور کیا اور مجھے عافیت بخشی۔ (ابن ماجہ: صفحہ ۲۶)

اذان کی ابتدا کیسے ہوئی

۸۰-عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ فَأَرٰی عَبْدُاللهِ بْنِ زَیْدٍ فِی الْمَنَامِ قَالَ رَأَیْتُ رَجُلاً عَلَیْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ یَحْمِلُ النَّاقُوْساً فَقُلْتُ لَهٗ یَا عَبْدَاللهِ تَبِیْعُ النَّاقُوْسَ قَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهٖ قُلْتُ اُنَادِیْ بِهٖ اِلَی الصَّلٰوةِ قَالَ اَفَلاَ اَدُلُّکَ عَلٰی خَیْرٍ مِنْ ذَالِکَ قُلْتُ وَمَاهُوَ؟ قَالَ تَقُوْلُ "اَللهُ اَکْبَرُ اَللهُ اَکْبَرُ اَللهُ اَکْبَرُ اَللهُ اَکْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَااِلٰهَ اِلَّا اللهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَااِلٰهَ اِلَّا اللهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، اَللهُ اَکْبَرُ، اَللهُ اَکْبَرُ، لَااِلٰهَ اِلَّا اللهُ.......قَالَ فَخَرَجَ عَبْدُاللهِ بْنِ زَیْدٍ حَتّٰی اَتٰی رَسُوْلَ اللهِ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا رَاٰی قَالَ یَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَاَیْتُ رَجُلاً عَلَیْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ یَحْمِلُ نَاقُوْساً فَقَصَّ عَلَیْهِ الْخَبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ صَاحِبَکُمْ قَدْ رَاٰی رُؤْیاً فَاخْرُجْ مَعَ بِلَالٍ اِلَی الْمَسْجِدِ فَالْقِهَا عَلَیْهِ وَلْیُنَادِیْ بِلَالٌ فَاِنَّهٗ اَنْدٰی صَوْتاً مِنْکَ قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَ بِلَالٍ اِلَی الْمَسْجِدِ فَجَعَلْتُ اُلْقِهَا عَلَیْهِ وَهُوَ یُنَادِیْ بِهَا قَالَ فَسَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالصَّوْتِ فَخَرَجَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَاللهِ لَقَدْ رَاَیْتُ مِثْلَ الَّذِیْ رَاٰی وَفِی التِّرْمِذِیْ بِلَفْظِهٖ-

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب دیکھا، کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دو سبز کپڑے اوڑھے ہوئے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے ناقوس اٹھا رکھا تھا میں نے اس سے کہا اے اللہ کے بندے کیا یہ ناقوس فروخت کرو گے، کہنے لگا کہ تم اس (ناقوس) کا کیا کرو گے، میں نے کہا: ''اس سے میں نماز کا اعلان کیا کروں گا۔ کہنے لگا: ''میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں، جو اس سے بہتر ہو۔ میں نے پوچھا: ''وہ کیا؟۔ تب اس نے کہا:

اَللهُ اَکْبَرُ اَللهُ اَکْبَرُ اَللهُ اَکْبَرُ اَللهُ اَکْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَااِلٰهَ اِلَّا اللهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَااِلٰهَ

اِلَّا اللّٰہُ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہِ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ.......

پھر عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر سے نکلے اور حضور سید عالم ﷺ کی بارگاہ میں پہنچے اور تمام واقعہ کی خبر دی کہ میں نے سبز کپڑوں میں ملبوس ایک شخص کو دیکھا اس نے ایک ناقوس اٹھا رکھا تھا (ناقوس وہ آلہ ہے جس سے عیسائی، لوگوں کو اپنی عبادت کیلئے جمع کرتے ہیں یہ ایک چھوٹی لکڑی ہوتی ہے جس سے ایک بڑی لکڑی پر چوٹ لگائی جاتی ہے۔) پھر میں نے وہ تمام واقعہ بیان کر دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ کرامؓ سے) فرمایا تمہارے ساتھی نے خواب دیکھا ہے پھر مجھے حکم دیا کہ میں یہ کلمات حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سکھاؤں اور وہ اذان کہیں کیونکہ ان کی آواز بلند تھی پس میں بلال کے ساتھ مسجد گیا اور میں نے کلمات اذان ان کو سکھائے اور انہوں نے اذان کہی جب یہ الفاظ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کانوں میں پڑے تو وہ حضور سید عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے بھی بعینہٖ وہی خواب دیکھا ہے جو عبداللہ بن زید نے دیکھا ہے۔

(جامع ترمذی: صفحہ ۲۶، سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۱)

فضائل اذان

۸۱- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَللّٰھُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّۃَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِیْنَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ امام (تمہاری نمازوں کا) کفیل ہے اور مؤذن (تمہاری نمازوں کے اوقات کا) محافظ وامین ہے۔ (پھر آپ ﷺ نے دعا فرمائی کہ) اے اللہ! اماموں کو ہدایت کے راستے پر چلا اور موذنین کی بخشش ومغفرت فرما۔

(جامع ترمذی: صفحہ ۲۹، سنن ابوداؤد: صفحہ ۸۴)

۸۲- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ اَذَّنَ مُحْتَسِبًا سَبْعَ سِنِیْنَ

كُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے خالص ثواب کی نیت سے سات سال تک اذان پڑھی، اس کے لئے جہنم سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۲۹، سنن ابن ماجہ: ۵۳)

۸۳- عَنِ ابْنِ عُمَرَانَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَذَّنَ اِثْنَتَیْ عَشَرَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةَ وَكُتِبَ لَهُ بِتَاذِيْنِهٖ فِیْ كُلِّ يَوْمٍ سِتُّوْنَ حَسَنَةً وَلِكُلِّ اِقَامَةٍ ثَلٰثُوْنَ حَسَنَةً۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے بارہ (۱۲) سال اذان پڑھی، اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور اس کی ہر دی ہوئی اذان کے بدلے ۷۰ (ستر) نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہر اقامت کے بدلے میں تیس (۳۰) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۳)

۸۴- عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَسْمَعُهُ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَجَرٌ وَّلَا حَجَرٌ اِلَّا شَهِدَلَهُ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہر وہ جن اور انسان نباتات و جمادات جو مؤذن کی آواز کو سنتے ہیں قیامت کے روز اس کے حق میں گواہی دیں گے۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۳)

۸۵- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدٰی صَوْتِهٖ وَيَشْهَدُ لَهٗ كُلُّ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ وَشَاهِدُ الصَّلٰوةِ يُكْتَبُ لَهٗ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ صَلٰوةً وَيُكَفِّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا وَفِی النَّسَائِیْ بِلَفْظِهٖ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ موذن کی بلند آواز اسے بخشوا دے گی اور (قیامت کے روز) ہر خشک و تر چیز اور نماز میں حاضر ہونے والے، موذن کے حق میں گواہی دیں گے، موذن کے لئے (ایک نماز کی جگہ) پچیس نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے اور اس کی اذان دو نمازوں

کے درمیان سرزد ہونے والے اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔ اوران ہی الفاظ کے ساتھ نسائی میں بھی ہے۔ (سنن ابوداؤد: صفحہ ۸۳، سنن نسائی: صفحہ ۱۰۶)

۸۶-اَنَّ اَبَا سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیَّ قَالَ لَهٗ اِنِّیْ اَرَاکَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِیَةَ فَاِذَا کُنْتَ فِیْ غَنَمِکَ اَوْبَادِیَتِکَ فَاَذَّنْتَ لِلصَّلٰوۃِ فَارْفَعْ صَوْتَکَ بِالنِّدَاءِ فَاِنَّهٗ لَایَسْمَعُ مَدٰی صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَااِنْسٌ وَلَا شَیْئٌ اِلَّاشَهِدَلَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ اَبُوْسَعِیْدٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک صحابی کو کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تو بکریوں کو بیابانوں میں چراتا ہے، لہٰذا جب تو کسی ایسی جگہ پر ہو اور نماز کیلئے اذان دے تو نہایت بلند آواز سے اذان دے اس لئے کہ اس آواز کو جنوں، انسانوں اور دوسری چیزوں میں سے جو بھی سنے گا وہ قیامت کے روز تیرے حق میں گواہی دے گا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ بات میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ (صحیح بخاری: صفحہ ۸۶)

اذان کے بعد درود پاک پڑھنا

۸۷-عَنْ عَمْرِ بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَایَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ بِهَا عَشْرًا۔

حضرت عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم موذن کو اذان کہتے ہوئے سنو تو وہی الفاظ دہراؤ جو وہ کہہ رہا ہے اس کے بعد مجھ پر درود پڑھو، پس جس شخص نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

(سنن ابوداؤد: صفحہ ۸۴)

اذان کے بعد کی دعاء

۸۸-عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ

وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ اِلَّاحِلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اذان سن کر یہ دعا پڑھی:

"اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ"

تو اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہوگئی۔

(صحیح بخاری: صفحہ ۸۶، جامع ترمذی: صفحہ ۲۹، سنن ابوداؤد: صفحہ ۸۵، سنن نسائی: صفحہ ۱۱۰)

اذان کے بعد پڑھی جانے والی معروف دعا کے آخر میں وارزقنا شفاعتہ یوم القیامۃ کے الفاظ گو کہ صحاح ستہ میں نہیں لیکن ایک اور روایت جو دیگر متعدد کتب میں منقول ہے، اس میں اس قسم کے الفاظ ہیں، اس روایت کو ایک معتبر سند سے ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔

۸۹-عَنْ اَبِیْ دَرْدَاءِ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَاسَمِعَ النِّدَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَاجْعَلْنَا فِیْ شَفَاعَتِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ هٰذَا عِنْدَالنِّدَاءِ حَلَّهُ اللّٰهُ فِیْ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ-

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب اذان سنتے تو فرماتے:

"اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ صَلِّی عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَاجْعَلْنَا فِیْ شَفَاعَتِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ"

"اے اس دعوت کامل کے رب اور قائم ہونے والی نماز کے رب رحمتیں نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر جو تیرے خاص بندے اور رسول ہیں اور ہمیں قیامت کے روز ان کی شفاعت سے بہرور فرما۔"

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اذان کے بعد یہ پڑھا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے لئے میری شفاعت حلال فرمادے گا۔

(المعجم الاوسط: صفحہ ۳۹۷ مکتبۂ معارف، ریاض، سعودی عرب)

نوٹ: ان دونوں روایات میں کسی قسم کا کوئی تضاد نہیں، لہٰذا دونوں کے الفاظ کو ترتیب دے کر پڑھنا دونوں کا ثواب حاصل کر لینے کا موجب ہے۔ اسی وجہ سے عرف میں ان دونوں دعاؤں کو جمع کر کے پڑھا جاتا ہے، کیونکہ حضور اکرم ﷺ کا خود اپنی شفاعت کے لئے دعا فرمانا یقیناً تعلیم امت کے لئے ہے لیکن جہاں تک جواز کا تعلق ہے تو کوئی سی بھی دعا پڑھی جا سکتی ہے۔

اذان کا جواب دینا

۹۰ ـ عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَحَدُكُمُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَاِذَا قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ،قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَر اَللّٰهُ اَكْبَر قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَر اَللّٰهُ اَكْبَر ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ......

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب موذن ﴿اللہ اکبر اللہ اکبر ﴾ کہے تو تم بھی کہو ﴿اللہ اکبر اللہ اکبر ﴾ جب کہے ﴿اشھد ان لاالٰہ الا اللہ ﴾ تو تم بھی کہو ﴿اشھد ان لاالٰہ الا اللہ ﴾ اور جب وہ کہے ﴿اشھد ان محمد رسول اللہ ﴾ تو تم بھی کہو ﴿اشھد ان محمد رسول اللہ ﴾ جب کہے ﴿حی علی الصلوٰۃ ﴾ تو کہو ﴿لاحول ولا قوۃ الا باللہ ﴾ جب موذن کہے ﴿حی علی الفلاح ﴾ تو کہو ﴿لاحول ولا قوۃ الا باللہ ﴾ پھر جب کہے ﴿اللہ اکبر اللہ اکبر ﴾ تو کہو ﴿ اللہ اکبر اللہ اکبر ﴾ جب کہے ﴿لاالٰہ الا اللہ ﴾ تو کہو ﴿لاالٰہ الا اللہ ﴾ جو شخص (یہ کلمات) دل سے کہے گا، وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ (سنن ابوداؤد: صفحہ ۸۵)

اذان اور اقامت کے درمیانی وقفے میں دعا قبول ہوتی ہے

۹۱ ـ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا رد (نامقبول) نہیں کی جاتی۔

(ابوداؤد: صفحہ ۸، جامع ترمذی: صفحہ ۲۹)

تشریح

اللہ تعالیٰ کی رحمت ہمارے تخیل اور تصور سے بھی بہت زیادہ وسیع ہے، وہ ایک پیاسے کتے کو پانی پلانے پر پوری زندگی کے گناہ آن واحد میں معاف کردینے والی ذات اپنے بندوں پر بے پناہ شفیق ہے، لیکن کوئی بندہ بھی تو اس کی طرف آئے۔ یونہی اس رحیم وکریم ذات نے توبہ اور بخشش کے دروازے ہمیشہ کے لئے کھول رکھے ہیں کہ جس وقت بھی کسی کا دل ہماری طرف آنے کو چاہے تو وہ ہماری آغوش رحمت میں فی الفور چلا آئے۔ لیکن بعض اوقات ایسے بھی ہیں جن میں وہ خصوصی مہربانی فرماتے ہوئے دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ ان اوقات میں سے ایک اذان اور اقامت کے درمیان کا وقت بھی ہے۔ اس کے علاوہ:

۱) رات کا آخری پہر
۲) کعبۃ اللہ پر پہلی نظر پڑتے ہی
۳) میدان عرفات میں وقوف کے وقت
۴) افطار کے وقت
۵) جمعہ کے دو خطبوں کے درمیان کا وقت
۶) نماز جمعہ کے بعد
۷) جمعہ کے دن عصر سے مغرب کا وقت
۸) ختم القرآن کے وقت
۹) ختم بخاری کے وقت
۱۰) بڑی راتوں میں
۱۱) چاندرات میں
۱۲) تین مرتبہ ہاتھ دعا کیلئے اٹھانے پر
۱۳) مصیبت کے وقت

۱۴) حالت سفر وغیرہ میں بھی دعا کی جلد قبولیت کے لئے اہم ہیں۔

کیا نابینا اذان دے سکتا ہے؟

۹۲ –عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ ابْنَ اُمِّ مَكْتُوْمٍ كَانَ مُؤَذِّنًا لِرَسُوْلِ اللهِ وَهُوَ اَعْمٰى. وفي البخاری و المسلم بلفظه

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موذن تھے اور وہ نابینا تھے۔

(سنن ابوداؤد: صفحہ ۸۶، صحیح بخاری: صفحہ ۸۶، صحیح مسلم: صفحہ ۱۶۵)

وقت سے پہلے دی جانے والی اذان کا حکم

۹۳ –عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ بِلَالاً اَذَّنَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَاَمَرَهُ النَّبِيَّ ﷺ اَنْ يَّرْجِعَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (بھولے سے ایک دن) فجر کا وقت شروع ہونے سے پہلے ہی اذان دے دی تو نبی کریم ﷺ نے (وقت ہو جانے پر) انہیں دوبارہ اذان دینے کا حکم فرمایا۔ (سنن ابی داؤد: صفحہ ۸۶)

تشریح

وقت سے پہلے اگر بھول کر اذان دے دی جائے تو وقت ہونے پر دوبارہ دی جائے کیونکہ پہلی دفعہ اس وقت اذان دی گئی جب اس کا وقت ہوا ہی نہیں تھا، اذان، نماز کے علاوہ بھی کئی مواقع پر دینا جائز ہے، مثلاً کسی اہم چیز کی گمشدگی کے وقت، علاقے پر دشمن کے حملے کے وقت۔ سخت مصیبت و پریشانی کے وقت، بچے کی پیدائش کے وقت، مسلمان کو دفناتے وقت وغیرہ اذان دینا جائز ہے۔ دیگر تفصیل کتب فقہ میں دیکھی جا سکتی ہے۔

اذان کے بعد مسجد سے نکلنا

۹۴ –عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ اَدْرَكَهُ الْاَذَانَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَمْ يَخْرُجْ لِحَاجَةٍ وَهُوَ لَا يُرِيْدُ الرَّجْعَةَ فَهُوَ مُنَافِقٌ۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس

شخص نے مسجد میں اذان سنی اور پھر وہ مسجد سے بغیر کسی ضروری حاجت کے نکلا جب کہ اس کا ارادہ واپس مسجد میں لوٹنے کا نہیں تو (سمجھ لو کہ) وہ منافق ہے۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۳)

تشریح

حدیث پاک میں مذکورہ وعید اس شخص کے لئے ہے، جو اذان کے بعد مسجد سے نماز سے بھاگنے کے لئے نکلے تو وہ منافق ہے اور جو کوئی شخص کسی شرعی عذر کی بناء پر مثلاً وضو وغیرہ بنانے کے لئے مسجد سے نکلے تو وہ اس وعید میں داخل نہیں ہے۔

اقامت کا بھی جواب دینا چاہیئے

۹۵-عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّ بَلالاً اَخَذَفِی الْاِقَامَةِ فَلَمَّا اَنْ قَالَ قَدْقَامَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَقَامَهَا اللهُ وَاَدَامَهَا اللهُ وَقَالَ فِیْ سَائِرِ الْاِقَامَةِ كَنَحْوِ حَدِیْثِ عُمَرَ فِی الْاَذَانِ-

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعض اصحاب نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اقامت پڑھی جب انہوں نے ﴿قَدْقَامَتِ الصَّلٰوةُ﴾ کہا تو نبی کریم ﷺ نے جواباً فرمایا ﴿اَقَامَهَا اللهُ وَاَدَامَهَا اللهُ﴾ (اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ قائم و دائم رکھے) اور بقیہ ساری اقامت کا جواب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث کے مطابق دیا۔ (ابوداؤد: صفحہ ۸۵)

اقامت کے الفاظ اذان کی طرح دو، دو مرتبہ ہیں

۹۶- عن عبد الله بن زید قال کان اذان رسول الله ﷺ شفعًا شفعًا فی الاذان و الاقامة -

حضرت عبداللہ بن زید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی اذان جفت ہوتی (یعنی ایک ایک کلمہ دو، دو بار) اذان میں اور اقامت دونوں میں۔ (جامع ترمذی صفحہ ۴۷)

خالص اللہ کیلئے مسجد بنانے کا ثواب

۹۷-عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ بَنٰی لِلّٰهِ

مَسْجِداً یُذْکَرُ فِیْهِ اسْمُ اللّٰهِ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتاً فِی الْجَنَّةِ۔

۹۸-وَفِی النَّسَائِیْ عَنْ عُمَرَبْنِ عَنْبَسَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مِثْلَهٗ.عَنْ عَلِی ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ مِثْلَهٗ،وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَیْضاً۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے (اس نیت سے) مسجد بنائی کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ سنن نسائی میں اسی طرح کی ایک حدیث حضرت عمر بن عنبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اور اسی طرح حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

(سنن نسائی: صفحہ۱۱۲، سنن ابن ماجہ: صفحہ۵۳، صحیح مسلم: صفحہ۲۰۱)

تنبیہ

مسجد کی تعمیر گو نہایت اجر و ثواب کا کام ہے، لیکن یہ خیال رہے کہ مغصوبہ (ظلماً چھینی ہوئی جگہ پر) مسجد بنا کر عذاب کا خود کو مستحق نہیں بنانا چاہئے۔

نماز کیلئے مسجد میں حاضر ہونے کی فضیلت

۹۹- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَاتَوَضَّأَ اَحَدُکُمْ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی الْمَسْجِدَ لَایَنْهَزُ اِلَّاالصَّلٰوةَ لَا یُرِیْدُ اِلَّاالصَّلٰوةَ ثُمَّ یَخْطُ خَطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةً حَتّٰی یَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَادَخَلَ الْمَسْجِدَ کَانَ فِیْ صَلٰوةٍ مَاکَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ.وَفِی الْمُسْلِمِ بِلَفْظِهٖ وَزَادَ اَیْضاً وَفِیْ اَبِیْ دَاوٗدَ بِلَفْظِهٖ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اچھے طریقے سے وضو کر کے مسجد آتا ہے اور مسجد کی طرف اس کا آنا صرف اور صرف نماز ہی کے لئے ہو تو ہر ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند فرماتا ہے اور اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے حتیٰ کہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے اور جب وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے تو جب تک مسجد میں رہتا ہے، تمام کا تمام وقت

نماز ہی میں شمار کیا جاتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۶، صحیح مسلم: صفحہ ۲۳۴، سنن ابی داود: صفحہ ۸۹)

مسجد میں داخل ہونے کا سنت طریقہ

۱۰۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَااسْتَطَاعَ فِیْ شَانِ كُلِّهٖ فِیْ طُهُوْرِهٖ وَ تَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ-

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ ہر ذیشان کام میں دائیں طرف سے ابتدا کو پسند فرماتے، طہارت (وضو یا غسل) میں کنگھی کرنے میں اور جوتا پہننے میں۔ (صحیح بخاری صفحہ: ۶۱)

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

۱۰۱-عَنْ اَبِیْ حُمَيْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ يَقُلْ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَ فِی النِّسَائِیْ وَاَبِیْ دَاوٗدَ اَيْضاً ۔

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حبیب خدا ﷺ نے فرمایا جب تم مسجد میں داخل ہو تو نبی کریم ﷺ پر درود پڑھو پھر کہو اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ (اے اللہ تو میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے) اور جب مسجد سے نکلو تو کہو اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ (اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں)۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۶)

۱۰۲-عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُوْلُ بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ ۔

حضرت خاتون جنت جگر گوشہ رسول ﷺ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو پڑھتے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ

اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور سلامتی ہو اس رسول کریم ﷺ پر اے اللہ تعالیٰ میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

مسجد سے نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ

اللہ تعالیٰ کے نام سے اور سلامتی ہو رسول اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ واصحابہ وسلم پر اے اللہ تعالیٰ میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

(سنن نسائی صفحہ ۱۱۹، سنن ابی داؤد صفحہ ۷۳)

نماز کی طرف اطمینان اور وقار سے آنا

۱۰۳۔عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَ اْتُوْهَا تَمْشُوْنَ وَ عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب جماعت کھڑی ہو جائے تو بھاگ کر نماز کی طرف نہ آؤ بلکہ نہایت باوقار انداز میں چلتے ہوئے آؤ۔ پس جس قدر تم نماز پالو وہ (جماعت سے) پڑھ لو اور جو باقی رہ گئی ہو، اسے (امام کے سلام کے بعد) پورا کرلو۔

(ابن ماجہ صفحہ ۵٦، ابوداؤد صفحہ ۹۱، صحیح البخاری صفحہ ۸۸)

۱۰۴۔عَنْ سَعِيْدِابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ فَامْشُوْا اِلَی الصَّلٰوةِ وَ عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ وَالْوَقَارُ وَلَا تَسْرَعُوْا فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا۔

حضرت سعید بن المسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی

کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ''جب تم اقامت سنو تو نماز کی طرف چلو اور نہایت باوقار انداز میں چلتے ہوئے آؤ اور بھاگ کر نہ آؤ، پس جس قدر تم نماز پالو وہ جماعت سے پڑھ لو اور جو باقی رہ گئی ہو، اسے (امام کے سلام کے بعد) پورا کرلو۔

(صحیح بخاری: صفحہ ۸۸)

تشریح

مطلب یہ ہے کہ مسجد میں دوڑنا بھاگنا جیسا عام طور پر رواج ہے کہ رکوع میں ملنے کے لئے لوگ مسجد میں دوڑتے اور بھاگتے ہیں یہ غلط ہے کیونکہ یہ آدابِ مسجد اور متانت وسنجیدگی دونوں کے خلاف ہے۔

مسجد کی صفائی کرنے کے فضائل

۱۰۵- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ اَخْرَجَ اِذًی مِنَ الْمَسْجِدِ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتاً فِی الْجَنَّةِ.

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مسجد میں سے کسی تکلیف دہ چیز کو نکالا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔

مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنا

۱۰۶- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِیْ صَلٰوةٍ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ وَالْمَلٰئِكَةُ یُصَلُّوْنَ عَلٰی اَحَدِكُمْ مَادَامَ فِیْ مَجْلِسِهِ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْهِ یَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَیْهِ مَالَمْ یَحْدِثْ فِیْهِ مَالَمْ یُؤْذِ فِیْهِ. وَ فِی الْمُسْلِمِ وَاَبِیْ دَاوٗدَ اَیْضاً۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص جب مسجد میں داخل ہوتا ہے تو جب تک وہ اس نماز والی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے لئے دعا مغفرت کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

اے اللہ اس شخص کو بخش دے۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما لے۔ فرشتے یہ دعا اس وقت تک کرتے رہتے ہیں، جب تک کہ وہ وضو ختم نہ کر لے یا جب تک وہ کسی کو تکلیف یا اذیت نہ دے۔

(ابن ماجہ، صفحہ ۵۸، صحیح مسلم صفحہ ۲۳۴، سنن ابی داؤد صفحہ ۸۹)

۱۰۷-عَنْ سَهْلِ بْنِ السَّاعِدِيِّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ۔

حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو شخص مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرتا ہے وہ دراصل نماز میں ہی ہوتا ہے۔ (جامع الترمذی صفحہ ۴۴)

جس جگہ پر نماز پڑھنا درست نہیں

۱۰۸-عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَامُ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "تمام روئے زمین مسجد ہے (یعنی جس پاک جگہ چاہو نماز پڑھو) سوائے قبرستان اور غسل خانہ کے۔ (سنن ابن ماجہ صفحہ ۵۴، سنن ابی داؤد صفحہ ۷۷)

۱۰۹-عَنْ اَبِيْ عُمَرَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُصَلِّيَ فِيْ سَبْعِ مَوَاطِنَ فِي الْمَزْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَالْحَمَامِ وَمَعَاطِنِ الْاِبِلِ وَفَوْقِ الْكَعْبَةِ۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے منع فرمایا سات جگہوں پر نماز پڑھنے سے:

۱- نجاست والی جگہ پر
۲- مذبح خانہ
۳- قبرستان

۴- شارع عام
۵- حمام (غسل خانہ)
۶- اونٹوں کے باندھنے کی جگہ
۷- کعبۃ اللہ کی چھت پر۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۴)

تشریح

کوئی بھی ایسی جگہ جہاں نماز پڑھنے سے لوگوں کو تکلیف ہو یا وہ جگہ نماز کے لائق نہ ہو (یعنی صاف ستھری یا پاک نہ ہو) یا غیر اللہ کی عبادت کا شائبہ ہوسکتا ہو، جیسے قبر کے سامنے تو ایسی جگہوں پر نماز پڑھنا ممنوع ہے۔

وہ کام جن کا مسجد میں کرنا مکروہ ہے

۱۱۰- عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ جَنِّبُوْا مَسَاجِدَکُمْ صِبْیَانَکُمْ وَمَجَانِیْنَکُمْ وَشِرَاءَ کُمْ وَ بَیْعَکُمْ وَخُصُوْمَاتِکُمْ وَرَفْعَ اَصْوَاتِکُمْ وَاِقَامَۃَ حُدُوْدِکُمْ وَسَلَّ سُیُوْفِکُمْ وَاتَّخِذُوْا عَلٰی اَبْوَابِهَا الْمُطَاهِرَ وَجَمِّرُوْهَا فِی الْجُمَعِ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنی مسجدوں کو بچائے رکھواپنے (ناسمجھ) بچوں سے، پاگلوں سے، خرید وفروخت سے، اپنے جھگڑوں سے اور بلند آوازوں (چیخ وپکار) سے، اپنی حدود کے نافذ کرنے سے، تلواروں کے سونتنے سے، اور مسجد کے دروازوں پر پاکی کی جگہیں بناؤ اور خوشبو لگاؤ۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۴)

بدبو والی چیزیں کھا کر مسجد میں جانا

۱۱۱- عَنِ ابْنِ عُمَرَ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ فِیْ غَزْوَۃِ خَیْبَرَ مَنْ اَکَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَۃِ یَعْنِی الثُّوْمَ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اقدس ﷺ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر فرمایا جس شخص نے اس پودے (لہسن) سے کچھ کھایا وہ بغیر

منہ کی ''بو'' کوختم کیے ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔ (بخاری:صفحہ۱۱۸)

۱۱۲- عَنِ ابْنِ عِمْرَانَّ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ قَالَ مَنْ اَکَلَ مِنْ ھٰذِہِ الْبَقْلَۃِ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا حَتّٰی یَذْھَبَ رِیْحُھَا یَعْنِی الثَّوْمَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں محبوب کریم ﷺ نے فرمایا جولہسن کھالے تو اس کی ''بدبو'' دور کیے بغیر وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

(صحیح مسلم صفحہ۲۰۹)

۱۱۳-عَنِ ابْنِ صُھَیْبٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنِ الثَّوْمِ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ مَنْ اَکَلَ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃَ فَلَا یَقْرِبَنَا وَلَا یُصَلِّیْ مَعَنَا۔

حضرت ابن صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لہسن کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ نے بتایا کہ سرور دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ جولہسن کھالے وہ نہ ہماری مسجد کے قریب آئے اور نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔

(صحیح مسلم:صفحہ۲۰۹)

مطلب

یعنی مسجد میں داخل ہوتے وقت ہر اس چیز کا خیال رکھے جوفرشتوں اور دیگر نمازیوں کے لئے کراہت یا پریشانی کا باعث بن سکتی ہو۔ فرشتوں کے لئے جیسے کہ سگریٹ، نسوار اور دیگر نشہ آور اشیاء اور نمازیوں کے لئے جیسے کہ منہ سے پیاز لہسن، سگریٹ یا برش نہ کرنے کے باعث سڑاند کی بدبو آنا چھوٹے بچوں کا مسجد میں لانا کہ وہ دوسروں کی نماز میں خلل کا باعث بنیں اور دیگر ایسی تمام اشیاء، کیفیات یا حالتوں کے ساتھ مسجد میں حاضر ہونا جو ناپسندیدگی کا باعث بن سکتی ہوں۔ (صحیح البخاری ص۱۱، صحیح المسلم ص۲۰۹)

مشکل حالات میں نماز کیلئے مسجد میں حاضر ہونا

۱۱۴- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: اَلْمَشَّاؤُوْنَ اِلَی الْمَسَاجِدِ فِی الظُّلَمِ اُولٰئِکَ الْخَوَّاضُوْنَ فِیْ رَحْمَۃِ اللہِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ تعالیٰ ﷺ نے فرمایا

نہایت اندھیری رات میں مسجد میں آنے والے اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ڈوبے ہوئے ہوتے ہیں۔

۱۱۵- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُبَشِّرُ الْمَشَّائُوْنَ فِي الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِنُوْرٍ تَامٍّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

حضرت سھل بن سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا کہ نہایت اندھیری رات میں مسجد میں آکر باجماعت نماز پڑھنے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور میں ہونے کی خوشخبری دے دو۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۶)

۱۱۶- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَنْ اَبِيْ بُرَيْدَةَ فِيْ سُنَنِ اَبِيْ دَاوُدَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہفر ماتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا کہ اندھیری راتوں (یعنی مشکل حالات) میں مسجدوں میں نماز کے لئے آنے والوں کو خوشخبری دے دو کہ قیامت میں وہ پورے کے پورے نور میں ہوں گے۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۶، سنن ابی داؤد: صفحہ ۹۰)

یہی حدیث ابوداؤد شریف میں حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔

تشریح

قیامت کے روز جبکہ فاسق وفاجر اور کافر لوگ سخت قسم کے اندھیرے میں ہوں گے ایسے میں دائیں بائیں آگے پیچھے نور ہی نور ایسے ہی لوگوں کے لئے ہوگا۔ جنھیں عیش میں یاد خدا بھی رہی اور طیش میں خوف خدا بھی رہا۔

نماز کی فرضیت قرآن حکیم سے

۱- وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ۔ (البقرہ: ۴۳)

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور (خدا کے سامنے) جھکنے والوں کے ساتھ جھکو۔

۲- وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ۔ (البقرہ: ۸۳)

اور لوگوں سے اچھی گفتگو کرو اور نماز قائم کرو۔

۳- حَافِظُوْا عَلَى الصَّلٰوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى۔ (البقرہ:۲۳۸)

حفاظت کرو اپنی نمازوں کی اور (خصوصاً) درمیانی نماز (یعنی نماز عصر) کی۔

۴- اِنَّ الصَّلٰوةَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا۔ (البقرہ:۱۰۳)

بلاشبہ نماز ایمان والوں پر فرض ہے مقررہ وقت میں۔

نماز کی فرضیت احادیثِ مبارکہ سے

۱۱۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ راوی ہیں کہ میں نے جناب رسالتمآب ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مردمومن اور کافر ومشرک کے مابین فرق ترک نماز ہے۔

(صحیح مسلم صفحہ ۶۱)

نماز کی اہمیت قرآن حکیم سے

۱- قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَذَكَرَ سْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى۔ (اعلیٰ: ۱۴،۱۵)

بے شک اس نے فلاح پائی جس نے اپنے آپ کو پاک کیا اور اپنے رب کے نام کو یاد کرتا اور نماز پڑھتا رہا۔

۲- اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرْ۔ (العنکبوت:۴۵)

بلاشبہ نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔

۳- قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ۔ (المؤمنون: ۱،۲)

بے شک دونوں جہاں میں ایمان والے بامراد ہو گئے وہ ایمان والے جو اپنی نماز میں عجز ونیاز کرتے ہیں۔

۴- وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ يُحٰفِظُوْنَ۔ (المؤمنون:۹)

اور وہ جو اپنی نمازوں کی اچھی طرح حفاظت کرتے ہیں۔

۵- وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخَاشِعِيْنَ۔ (البقرہ:۴۵)

اور مدد لو صبر اور نماز سے اور بلا شبہ نماز ضرور بھاری ہے مگر (خدا تعالیٰ سے) ڈرنے والوں پر (بھاری نہیں ہے۔)

نماز کی اہمیت احادیث مقدسہ سے

۱۱۸ –عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ:
"قَالَ اَلصَّلٰوۃُ لِوَقْتِھَا۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے محبوب کبریا ﷺ سے پوچھا کہ اللہ کے ہاں سب سے پسندیدہ عمل کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا نماز کو اسکے وقت پر ادا کرنا۔
(بخاری شریف، صفحہ ۷۶)

۱۱۹- عَنْ اَنَسٍ ......قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا صَلّٰی یُنَاجِیْ رَبَّہٗ۔

حضرت انس سے مروی ہے کہ سید الانبیاء ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھتا ہے تو (گویا) وہ اپنے رب کریم سے سرگوشی کرتا ہے۔
(صحیح بخاری، صفحہ ۷۶)

فرض نمازوں کی تعداد قرآن کریم سے

فَسُبْحٰنَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ○ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْھِرُوْنَ○ (الروم:۱۷-۱۸)

پس اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرو: (۱) شام کے وقت (۲) صبح کے وقت (۳) تمام تعریفیں اسی کے لائق ہیں آسمانوں اور زمینوں میں کچھ حصہ دن رہ جانے پر (۴) دوپہر کے وقت۔

تشریح

یہاں شام کے وقت یعنی (۱) سے نمازِ مغرب، (۲) سے نمازِ فجر، (۳) سے نمازِ عصر اور (۴) سے ظہر کی نماز مراد ہے۔

حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ○

نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور خصوصاً درمیانی والی (عصر) کی اور بارگاہِ خداوندی

میں ادب واحترام سے کھڑے رہو"۔ (سورۃ البقرۃ:۲۳۸)

تشریح

اس آیت مقدسہ میں دیگر نمازوں کے ساتھ ساتھ نمازِ عصر کی خصوصی تاکید کی گئی ہے، کیونکہ اس کا وقت ایسا ہے کہ اس وقت کراماً کاتبین کی ڈیوٹی بدلتی ہے اور مقصد اس تاکید کا یہ ہے کہ پہلے فرشتے جب جائیں تو ہم نماز میں ہوں اور نئے فرشتے جب آئیں تو سب سے پہلا عمل نماز کا لکھیں۔

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ

نماز قائم کرو سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک۔ (سورۂ بنی اسرائیل:۷۸)

تشریح

اس آیت مبارکہ میں چار نمازوں کا ذکر ہے، یعنی نصف النہار کے بعد جب سورج ڈھلتا ہے تو ظہر، غروب سے پہلے عصر، غروب کے بعد مغرب اور اندھیرا ہو جانے پر عشاء۔

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا وَمِنْ اٰنَاۤئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ۔ (طٰہٰ:۱۳۰)

اور اپنے رب کی پاکی بیان کرو طلوع آفتاب سے (۱) پہلے اور غروبِ آفتاب سے پہلے (۲) اور رات کی ساعتوں میں (رب العزت کی) پاکی بولو (۳) اور دن کے کناروں پر (۴)۔

تشریح

مذکورہ بالا آیت میں (۱) سے مراد نمازِ فجر، (۲) سے مراد "عصر"، (۳) سے مراد "عشاء" اور (۴) سے مراد فجر اور مغرب ہے۔ یوں مختلف مقامات پر مختلف نمازوں کا ذکر فرمایا۔ کہیں کسی نماز کا بالعموم اور کسی کا بالخصوص ذکر ہے۔

نماز کی رکعات

۱۲۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ ثَابَرَ عَلٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً

مَنَ السُّنَّةِ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَالْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ بِنْتِ اَبِيْ سُفْيَانَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَابْنَ عُمَرَ۔

"حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے بارہ رکعت نماز، نماز سنت پر مداومت (ہمیشگی) اختیار کی، اس کے لئے جنت میں گھر بنادیا جاتا ہے (۱۲ رکعات یہ ہیں) چار رکعت ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو رکعت مغرب کے بعد اور دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت فجر سے پہلے۔ اس حدیث کو حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان اور حضرت ابو ہریرہ حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی روایت فرمایا ہے"۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۸۰، جامع ترمذی: صفحہ ۵۵)

تنبیہ

ان رکعات کے علاوہ جو رکعات زائد عام طور پر پڑھی جاتی ہیں وہ نفل ہیں اور نفل پڑھنے کے بے شمار فوائد ہیں:

۱۔ نفل سنتوں کے محافظ اور سنتیں، فرائض کی محافظ ہیں اگر کسی بھی محافظ کو ان میں سے چھوڑا جائے تو آہستہ آہستہ دوسری نماز یعنی سنتیں اور پھر فرض چھوڑنے کی عادت ہو جاتی ہے لیکن اگر کوئی شخص نوافل کی پابندی کرے تو اس کے فرض کبھی نہیں چھوٹیں گے۔

۲۔ نماز میں کسی بھی قسم کی جو کوتاہی ہو جاتی ہے اس کمی کو قیامت کے روز نفلوں سے پورا کیا جائے گا، اگر نوافل ہر نماز کے ساتھ پڑھتے ہیں تو امید ہے کہ تمام نمازیں کامل ہو ہی جائیں گی۔

۳۔ اول درجہ فرائض و واجبات کا، دوسرا سنتوں کا اور تیسرا نوافل کا ہے اور نوافل تقرب الی اللہ کا بہترین ذریعہ ہیں، جیسا کہ حدیث مبارک میں ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کا قرب نوافل پڑھ پڑھ کر حاصل کرتا ہے، حتیٰ کہ اسے اس قدر قرب حاصل ہو جاتا ہے کہ زبان، آنکھ، ہاتھ، پاؤں اور کان سب اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرتوں کا شاہکار بن جاتے ہیں اور ان میں

خدائی قدرت کام کرنے لگتی ہے۔

نماز فجر کا وقت

۱۲۱- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِیْنَ یَطْلُعُ الْفَجْرُ وَاِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِیْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ۔

ابو ہریرہ بیان فرماتے ہیں کہ محبوب دو جہاں ﷺ نے فرمایا کہ نماز فجر کا ابتدائی وقت صبح صادق کے طلوع ہونے پر ہے اور فجر کا آخر وقت سورج کے طلوع ہونے تک ہے۔

(جامع ترمذی صفحہ۲۲) مسند امام احمد

نماز فجر کا مستحب وقت

۱۲۲- عَنْ رَافِعِ بْنِ خدیج قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ۔

رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ صبح کی نماز سفیدۂ سحر ہو جانے پر ادا کرو کہ اس میں زیادہ اجر ہے۔

(ترمذی صفحہ۲۲، مشکوٰۃ صفحہ۱۶، ابوداؤد صفحہ۶۷، مسند دارمی، نسائی صفحہ۹۴، بلفظہٖ)

۱۲۳- قَالَ اِبْرَاهِیْمُ النَّخْعِیُّ...... مَا اَجْمَعَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ علیه السلام عَلٰی شَیْءٍ مَا اَجْمَعُوْا عَلَی التَّنْوِیْرِ بِالْفَجْرِ۔

صحابہ کرام علیہم الرحمۃ والرضوان نے جس قدر صبح کے اسفار پر (یعنی خوب روشن کر کے نماز ادا کرنے پر) اجماع (اتفاق) فرمایا ہے۔ اس قدر اجماع کسی اور چیز پر نہیں کیا۔ (مصنف ابن ابی) صفحہ۳۲۲، بخاوی شریف صفحہ۱۳۶)

سنت فجر

۱۲۴- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا تَوَضَّاَ صَلّٰی رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوةِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ (صبح کے وقت) جب وضو فرماتے تو (گھر میں) دو رکعت پڑھ کر مسجد میں نماز فجر کے لئے تشریف لے

جاتے۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۸۰)

۱۲۵- عَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ عِنْدَ الْاِقَامَةِ -

''حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اقامت سے پہلے (فجر کے وقت) دو رکعت ادا فرماتے۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۸۰، قدیمی کتب خانہ کراچی)

سنت فجر قضا ہو جائیں تو پھر کیا کرے

۱۲۶- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ لَّمْ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیُصَلِّهَا بَعْدَ مَا تَطْلُعِ الشَّمْسَ۔

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ:'' جس شخص نے فجر کی دو رکعت (سنت) نہیں پڑھی، تو اسے چاہئے کہ وہ سورج نکلنے کے بعد قضاء شدہ سنتیں ادا کرے۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۵۷)

فجر کے کل وقت میں اور عصر کے بعد نوافل پڑھنا

۱۲۷- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ-

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور فجر کے بعد سے طلوع شمس تک کوئی (نفلی) نماز (جائز) نہیں۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۸۸، صحیح بخاری: ص: ۸۲)

۱۲۸- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهٰی عَنْ صَلٰوتَیْنِ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

''حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے دو نمازوں، فجر کے بعد سے طلوع شمس اور عصر کے بعد سے غروب شمس تک منع فرمایا۔

(ابن ماجہ: صفحہ ۸۸، سنن نسائی: ص ۹۶)

تشریح

ان مذکورہ بالا اوقات میں کوئی بھی نفل نماز جائز نہیں جبکہ قضاء فرض نمازیں پڑھ سکتے ہیں

اور تین اوقات میں یعنی سورج کے طلوع ہونے کے کچھ دیر پہلے سے طلوع کے کچھ دیر بعد تک اور اسی طرح غروب آفتاب اور عین دوپہر کو زوال کے وقت جو تقریباً پون گھنٹے کا وقت ہوتا ہے، ان میں بھی کسی قسم کی نماز حتیٰ کہ سجدہ تلاوت بھی جائز نہیں ہے، البتہ قران کریم کی تلاوت اور دیگر وظائف وغیرہ ان اوقات میں جائز ہیں۔

نماز فجر اور عشاء کی خصوصی فضیلت

۱۲۹- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَاَنَّ كَقِيَامِ نِصْفِ اللَّيْلَةِ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَاَنَّ كَقِيَامِ اللَّيْلَةِ-

''حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گویا کہ اس نے آدھی رات عبادت میں گزاری اور عشاء اور فجر دونوں جماعت کے ساتھ ادا کیں تو گویا اس نے تمام رات قیام (کھڑے رہنے) کی حالت میں عبادت کی۔ (جامع ترمذی ص ۳۰)

تشریح

فجر اور عشاء دونوں باجماعت ادا کرنا اس طرح کہ عشاء کی نماز پڑھ کر اس نیت سے سوئے کہ فجر کی نماز تازہ دم ہوکر باجماعت ادا کروں گا۔ پوری رات عبادت میں گزارنے کے مترادف ہے، البتہ جو احباب عشاء پڑھ کر محافل میں اور جلسوں میں بیٹھتے ہیں یا ساری رات نوافل پڑھتے ہیں اور صبح کے قریب سو جاتے ہیں حتیٰ کہ نماز فجر بالکل جاتی رہتی ہے وہ بہت بڑی خطا پر ہیں۔ اس سے یہ بہتر ہے کہ آپ سوتے رہیں اور نماز فجر باجماعت ادا کریں۔

نماز ظہر کا وقت

۱۳۰- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم اِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الظُّهْرِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَآخِرِ وَقْتِهَا حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ۔

حضرت ابوہریرہ راوی ہیں کہ: ناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز ظہر کے وقت کی ابتداء سورج ڈھلنے سے ہے اور اسکی انتہا عصر کا وقت ہوجانے تک

ہے۔(ترمذی صفحہ۲۲،مسند امام احمد)

۱۳۱- عن ابی ھریرۃ.....صَلِّ الظُّھرَ اِذَا کَانَ ظِلُّکَ مِثْلَکَ وَالْعَصْرِ اِذَا کَانَ ظِلُّکَ مِثْلَیْکَ۔

حضرت ابو ہریرہ سے نماز کے وقت سے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا ظہر کی نماز پڑھ جب تیرا سایہ تیرے مساوی ہو اور عصر کی نماز پڑھ جب تیرا سایہ دوگنا ہو جائے۔

(مؤطا امام مالک صفحہ۵)

۱۳۲-عَنْ اَبِیْ ذَرٍ قَالَ کُنَّا فِیْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فَاَرَادَالْمُؤَذِّنُ اَنْ یُوْذِنَ فَقَالَ لَہٗ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یُوْذِنَ فَقَالَ لَہٗ اَبْرِدْ حَتّٰی سَاوٰی الظِّلُّ التُّلُوْلَ۔

حضرت ابوذر فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم محبوب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمرکاب تھے(دوپہر کے وقت)موذن نے اذان پڑھنے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا ٹھنڈا کرو(دیر کرو) کچھ دیر بعد پھر موذن نے اذان پڑھنے کا ارادہ کیا تو آپ نے پھر فرمایا تاخیر کرو کچھ دیر بعد پھر موذن نے اذان کہنے کا ارادہ کیا تو آپ نے تیسری بار بھی فرمایا مزید تاخیر کرو یہاں تک کہ سایہ ریت کے ٹیلوں کے مساوی ہو گیا(تب اذان دی گئی)۔(صحیح البخاری صفحہ۸۷)

نمازظہر کا مستحب وقت

۱۳۳-عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اِذَا کَانَ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوۃِ وَاِذَا کَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ۔

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ محبوب رب العلمین صلی اللہ علیہ وسلم گرمیوں میں ظہر کی نماز دیر سے پڑھتے(یعنی آخر وقت کے قریب قریب)اور جب سردیاں ہوتیں تو جلدی(یعنی اول وقت)میں ادا فرماتے۔ (نسائی صفحہ۸۷،مشکوٰۃ صفحہ۶۲)

۱۳۴-عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّہٗ قَالَ اِنَّ رُسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِ دُوَا بِالصَّلٰوۃِ فَاِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ۔

حضرت ابو ہریرہ راوی ہیں کہ باعث تکوین عالم ﷺ نے فرمایا کہ جب گرمی شدید ہو تو نماز ظہر کو تاخیر سے ادا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے۔

(بخاری صفحہ ۷۶، مسلم صفحہ ۲۲۴، نسائی صفحہ ۸۷)

ظہر سے پہلے چار رکعت سنت

۱۳۵-عَنْ قَابُوْسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَرْسَلَ اَبِيْ اِلٰى عَائِشَةَ اَيُّ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اَحَبُّ اِلَيْهِ اَنْ يُّوَاظِبَ عَلَيْهَا قَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ اَرْبَعاً قَبْلَ الظُّهْرِ يُطِيْلُ فِيْهِنَّ الْقِيَامَ وَيُحْسِنُ فِيْهِنَّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ۔

حضرت قابوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ نبی کریم ﷺ کو فرائض کے بعد کون سی نماز زیادہ پسند تھی اور آپ ﷺ اس پر ہمیشگی فرماتے تھے؟۔تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آپ چار رکعت ظہر سے پہلے ادا فرماتے، جس میں آپ قیام، رکوع اور سجود نہایت طویل ادا فرماتے۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۸۰)

۱۳۶-عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعاً وَبَعْدَ هَا رَكْعَتَيْنِ.

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعت اور ظہر کے چار فرائض کے بعد دو رکعت سنت ادا فرمایا کرتے۔

(ابن ماجہ: صفحہ ۸۰، جامع ترمذی: ص ۵۷)

اگر ظہر سے پہلے کی چار سنت رہ جائیں تو کیا کرے

۱۳۷-عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا فَاتَتْهُ الْاَرْبَعُ قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهَا بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ کی جب کبھی ظہر کی پہلی چار سنت رہ جاتیں تو آپ ﷺ نماز ظہر کے بعد پہلے دو رکعت سنت ادا فرماتے اور پھر وہ چار رکعت ادا فرماتے (جو نماز سے پہلے رہ گئی ہوتیں)۔

(ابن ماجہ: ص ۸۰، جامع ترمذی: ص ۵۷)

عصر سے پہلے چار رکعت سنت

۱۳۸-عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ اَمْرَءً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعاً.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ محبوب پاک ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ رحمت فرمائے اس شخص پر جو عصر سے پہلے چار رکعت سنت ادا کرتا ہے۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۵۸)

نماز عصر کا وقت

۱۳۹-عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِ وبْنِ الْعَاصِ ...... قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰه عليه وسلم...... وَقْتُ صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَالَمْ تَصْفَرْ وَيَسْقُطْ قَرْنُهَا الْاَوَّلُ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص راوی ہیں کہ فخر موجودات صاحب لولاک ﷺ نے نماز اوقات بیان کرتے ہوئے فرمایا عصر کا وقت (ظہر کا وقت ختم ہونے کے بعد سے شروع ہوکر) اس وقت تک ہے جب تک سورج زرد نہ ہوجائے اور سورج کا پہلا کنارہ غروب ہونے لگے۔ (صحیح المسلم صفحہ ۲۲۳)

نماز عصر کا مستحب وقت

۱۴۰- عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بِنِ عَمَّارَةٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللّٰه عليه وسلم لَنْ يَلِجَ النَّارُ اَحَدًا صَلّٰیْ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا يَعْنِیْ اَلْفَجْرَ وَالْعَصْرَ۔

حضرت عمارہ کہتے ہیں کہ میں نے سرور کائنات ﷺ سے سنا کہ فجر کو طلوع شمس اور عصر کو غروب شمس سے پہلے پہلے (پابندی سے) ادا کرنے والا ہرگز جہنم میں داخل نہ ہوگا۔ (مسلم صفحہ ۲۲۸، نسائی ۸۲، مسند امام احمد)

۱۴۱- عَنْ هَشَّامِ بْنِ عَرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اِنَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كَتَبَ اِلٰى اَبِیْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ صَلِّ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ قَبْلَ اَنْ تَدْخُلَهَا صُفْرَةٌ۔

ہشام اپنے والد عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری کو خط لکھا کہ نماز عصر سورج میں زردی آنے سے پہلے اس وقت ادا کرو جبکہ سورج سفید ہو۔ (مؤطا امام مالک صفحہ۵)

نماز مغرب کا وقت

۱۴۲- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم...... اِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَاِنَّ اٰخِرِ وَقْتِهَا حِيْنَ يَغِيْبَ الْاُفُقُ۔

حضرت ابو ہریرہ راوی ہیں کہ حضور سید الانبیاء ﷺ نے فرمایا...... مغرب کا اول وقت غروب شمس (کے بعد سے) اور اسکا آخری وقت، افق (شفق) کے غائب ہونے تک ہے۔ (ترمذی صفحہ۲۲ مسند امام احمد)

۱۴۳- عَنْ جَابِرٍ ...... ثُمَّ اَذَّنَ لِلْعِشَاءِ حِيْنَ ذَهَبَ بَيَاضُ النَّهَارَ وَهُوَ الشَّفَقُ

حضرت جابر راوی ہیں کہ...... حضرت بلال نے عشاء کی اذان پڑھی جبکہ دن کی سفیدی (یعنی وہ سفیدی جو غروب آفتاب کے بعد آتی ہے) ختم ہوگئی اور وہی شفق ہے۔

نماز مغرب کا مستحب وقت

۱۴۴- عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم لَا يَزَالُ اُمَّتِیْ بِخَيْرٍ او قَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ مَالَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ .عند الحاكم هذا الحديث على شرط المسلم۔

حضرت ابو ایوب راوی ہیں کہ سرور ہر دوسرا ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت اس وقت تک بھلائی اور فطرت وسنت پر قائم رہے گی جب تک مغرب میں تاخیر نہیں کرے گی۔ (ابوداؤد صفحہ۶۶، مشکوٰۃ صفحہ۶۱)

نماز مغرب کے بعد دو رکعت سنت

۱۴۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يُصَلِّی الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى بَيْتِیْ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز مغرب

(فرض) پڑھ کر گھر تشریف لاتے اور دو رکعت نماز ادا کرتے۔ (سنن ابن ماجہ: ص ۸۱)

۱۴۶- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ مَا اُحْصِي مَاسَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بِقُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ -

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے بے شمار مرتبہ حضور سید عالم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ مغرب کے بعد کی دو رکعت سنتوں اور فجر سے پہلے کی دو سنتوں میں قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ تلاوت فرماتے۔

(جامع ترمذی: ص ۵۸)

نماز	فرض	نفل	سنت مؤکدہ	سنت غیر مؤکدہ	وتر	صحیح ترتیب	مجموعی رکعات
فجر	۲	......	۲	......	......	پہلے دو سنت پھر دو فرض	۴
ظہر	۴	۲	۴+۲	......	......	۴ سنت، ۴ فرض	۱۲
عصر	۴	......	......	۴	......	۴ سنت، ۴ فرض	۸
مغرب	۳	۲	۲	......	......	۳ فرض، ۲ سنت، ۲ نفل	۷
عشاء	۴	۲+۲	۲+۲	۴	۳	۴ سنت، ۴ فرض، ۲ سنت، ۲ نفل، ۳ وتر، ۲ نفل	۱۷
جمعہ	۲	۲	۴+۴+۲	......	......	۴ سنت، ۲ فرض، ۴ سنت، ۲ سنت، ۲ نفل	۱۴

نماز عشاء کا وقت

۱۴۷- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ...... قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ حِيْنَ يَغِيْبُ الْاُفُقُ۔

حضرت ابو ہریرہ راوی ہیں کہ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا نماز عشاء کا وقت اس وقت

شروع ہوتا ہے جب (سفیدہ) شفق غائب ہو جائے۔

(ترمذی صفحہ ۲۲، مسند امام احمد)

۱۴۸- عَنْ اَبَا مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم یَقُوْلُ...... وَیُصَلِّی الْعِشَاءَ حِیْنَ یَسْوِدُ الشَّفَقُ۔

حضرت ابومسعود انصاری کہتے ہیں کہ...... جان کائنات ﷺ نماز عشاء اس وقت ادا فرماتے جب افق (یعنی آسمان کا مغربی کنارہ) سیاہ ہو جاتا۔ (ابوداؤد صفحہ ۶۳)

۱۴۹- عَنْ اَنَسٍ ...... اَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الْعِشَاءَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ۔

حضرت انس بن مالک راوی ہیں کہ شفیع عاصیاں ﷺ نے ایک رات نماز عشاء کو نصف شب تک مؤخر فرمایا (اور آدھی رات کے بعد نماز پڑھائی)۔

(مسلم صفحہ ۲۲۹)

۱۵۰- عَنْ عَائِشَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قَالَتْ...... اَعْتَمَّ النَّبِیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ذَاتَ لَیْلَۃٍ حَتّٰی ذَھَبَ عَامَۃُ اللَّیْلِ وَحَتّٰی نَامَ اَھْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰی۔

ام المومنین حضرت عائشۃ الصدیقہ عفیفہ زوجۂ رسول اللہ ﷺ فرماتی ہیں کہ نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ نے ایک رات نماز عشا میں اس قدر تاخیر فرمائی کہ رات کا اکثر حصہ گزر گیا اور مسجد والے سو گئے، پھر آپ (مسجد) تشریف لائے اور (سب نے) نماز پڑھی۔ (مسلم صفحہ ۲۲۹، سنن نسائی صفحہ ۹۳)

نماز عشاء کا مستحب وقت

۱۵۱- عَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ...... وَکَانَ یَسْتَحِبُّ اَنْ یُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ وَفِیْ رِوَایَۃِ الْمُسْلِمِ وَلَا یُبَالِیْ بِتَاْخِیْرِ الْعِشَاءِ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ۔

حضرت ابو برزہ راوی ہیں کہ...... فخر آدم بنی آدم ﷺ نماز عشاء کے تاخیر سے ادا کرنے کو پسند فرماتے اور مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ اس بات کی پرواہ نہیں فرماتے کہ عشاء آدھی رات تک مؤخر ہو جائے۔ (صحیح البخاری صفحہ ۷۸، صحیح المسلم صفحہ ۲۳۰، مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۶۰)

١٥٢-عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ یُؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ اَوْ نِصْفِهٖ.هٰذَا الْحَدِیْثُ عِنْدَ التِّرْمَذِیِّ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت ابو ہریرہ راوی ہیں کہ جناب رحمت عالم شفیع معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں حکم دیتا کہ وہ نماز عشاء کو نصف شب تک تاخیر کر کے ادا کریں۔

(جامع الترمذی صفحہ ٢٣، مشکوٰۃ صفحہ ٦١، سنن ابن ماجہ صفحہ ٥٠، مسند احمد)

پانچ نمازوں کے فضائل

١٥٣-عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَرَأَیْتَكُمْ لَوْ اَنَّ نَهْراً بِبَابِ اَحَدِكُمْ یَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ یَبْقٰی مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ قَالُوْا لَا یَبْقٰی مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ ، قَالَ فَكَذَالِکَ مِثْلُ الصَّلٰوةِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَایَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول مکرم ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر کسی کے گھر کے دراز ے پر نہر جاری ہواور وہ دن میں پانچ مرتبہ اس میں غسل کرے تو کیا (اس کے جسم پر) کوئی میل باقی رہے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی بالکل نہیں تو فرمایا کہ پانچ نمازوں کی مثال بھی اسی طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ ان نمازوں کی وجہ سے (ان کے پڑھنے والوں کی) خطائیں مٹادیتا ہے۔ (سنن نسائی: صفحہ ٨١، صحیح بخاری: صفحہ ٧٦)

نماز باجماعت کا ثواب

١٥٤-عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلٰی الصَّلٰوةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ بِسَبْعٍ وَّ عِشْرِیْنَ دَرَجَةً وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِکٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آقائے دوجہاں ﷺ نے فرمایا

باجماعت نماز انفرادی نماز پر ۲۷ درجے زیادہ فضیلت کی حامل ہے اس حدیث کو حضرت عبداللہ بن مسعود، ابی بن کعب، معاذ بن جبل، ابوسعید خدری، ابوھریرہ اور انس بن مالک رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بھی روایت کیا ہے۔

(جامع الترمذی: ص ۳۰)

۱۵۵-عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَةٍ تَزِیْدُ عَلٰی صَلٰوةٍ فِیْ بَیْتِہٖ خَمْسًاوَّعِشْرِیْنَ دَرَجَةً وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَسَعِیْدِبْنِ الْمُسَیَّبِ وَ ابْنِ عُمَرَ وَاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَغَیْرِهِمْ رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا کسی شخص کا جماعت سے نماز ادا کرنا، گھر میں اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ فضیلت والا ہے، اسی مفہوم کی حدیثیں حضرت ابو ہریرہ، سعید بن مسیّب، عبداللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہیں۔ (ابن ماجہ صفحہ ۵۷)

۱۵۶-عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ اَثْقَلَ الصَّلٰوةِ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةِ الْفَجْرِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِیْهِمَا لَاَ تَوْاهُمَاوَلَوْحَبْواً۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب خدا ﷺ نے فرمایا منافقین پر سب سے بھاری نماز عشاء اور فجر ہیں اور اگر وہ جان لیں کہ ان نمازوں میں کیا ثواب ہے تو (ان نمازوں کو کبھی نہ چھوڑیں) اور وہ ان نمازوں کے لئے ضرور آئیں، اگرچہ انھیں ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل ہی کیوں نہ آنا پڑے۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۸)

۱۵۷-عَنْ عُمَرَابْنِ الْخَطَّابَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی فِیْ مَسْجِدٍ جَمَاعَةٍ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً لَا تَفُوْتُهُ الرَّکْعَةَ الْاُوْلٰی مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ کَتَبَ اللهُ لَهَابِهَا عِتْقاًمِّنَ النَّارِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا جس نے (۴۰) چالیس دن تک متواتر جماعت کے ساتھ نماز پڑھی،

اس طرح کہ اس دوران اس کی پہلی رکعت عشاء کی فوت نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم سے آزادی لکھ دیتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۸)

۱۵۸- عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ عَلٰی صَلٰوۃِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا باجماعت نماز کا ادا کرنا اکیلے نماز ادا کرنے سے ستائیس (۲۷) درجے زیادہ فضیلت والا ہے۔ (سنن نسائی: صفحہ ۱۳۴، جامع ترمذی: صفحہ ۳۰، صحیح بخاری: صفحہ ۸۹)

۱۵۹- عَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ یَزِیْدُ عَلٰی صَلٰوۃِ الْفَذِّ خَمْساً وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی دوجہاں ﷺ نے فرمایا باجماعت نماز، انفرادی نماز سے پچیس (۲۵) درجے افضل ہے۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۸)

جماعت ضروری ہے اسے لازم پکڑو

۱۶۰- عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ مَا مِنْ ثَلَاثَۃٍ فِیْ قَرْیَۃٍ وَلَا بُدٍّ وَلَا تُقَامُ فِیْھِمُ الصَّلٰوۃُ اِلَّاقَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَیْھِمُ الشَّیْطَانُ فَعَلَیْکَ بِالْجَمَاعَۃِ فَاِنَّمَا یَاْکُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِیَۃَ ۔

حضرت ابودرداء کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ فرمایا کوئی تین اشخاص ایسے ہیں کہ وہ نماز کیلئے ابھی کھڑے نہیں ہوتے کہ ان پر (ان میں سے کسی ایک دو پر) شیطان غالب آجاتا ہے، لہٰذا تم پر (ایسی صورت میں) جماعت (کرانا) لازم ہے کیونکہ بھیڑیا اس بکری کو پھاڑ کھاتا ہے جو بقیہ ریوڑ سے الگ ہو جاتی ہے۔ (جامع ترمذی صفحہ ۳۸)

جب نماز کیلئے گھر سے نکلے تو پڑھے

۱۶۱- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ اِلَی

الصَّلٰوۃِ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تُعِیْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ اَنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَقْبَلَ اللّٰہُ عَلَیْہِ بِوَجْھِہٖ وَاسْتَغْفَرَلَہٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جو شخص اپنے گھر سے نماز کے لئے نکلے اور پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تُعِیْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ اَنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

(اے اللہ! میں تجھ سے جہنم کی آگ سے پناہ کا سوال کرتا ہوں اور تو میرے گناہ معاف فرمادے، کیونکہ کوئی (ذات) گناہ معاف نہیں کرتی مگر تو ہی) اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت سے اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا مغفرت کرتے ہیں۔ (ابن ماجہ: صفحہ ۵۶)

نماز کے وقت کھانے کا سامنے حاضر ہو جانا

۱۶۲- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَابْدَاُوْا بِالْعَشَاءِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کھانا لگا دیا جائے اور بھوک بھی ہو اور جماعت کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھا لو۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۶۶)

۱۶۳- عَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ: اِذَا وُضِعَ الْعَشَاءَ وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَاطْعَمُوْا بِالْعَشَاءِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب کھانا تمہارے سامنے رکھ دیا جائے اور بھوک بھی لگی ہو اور جماعت کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھاؤ۔ (صحیح البخاری اوّل، ص: ۹۲)

تشریح

حکم یہی ہے کہ جماعت کھڑی ہو اور بھوک بھی لگی ہو تو ایسے میں کھانا سامنے لایا جائے تو کھانا چھوڑ کر نماز نہ پڑھے تا کہ نماز کے دوران کھانے کے خیالات سے وہ کیفیت نہ ہو کہ نہ نماز ہوئی نہ کھانا کھایا۔ لیکن اگر پہلے کھانا کھالے اور پھر اطمینان سے نماز پڑھے اور کھانے کے دوران نماز کی فکر لگی رہے۔ یہ کھانا اس نماز سے بہر حال بہتر ہوگا۔ مگر یاد رہے یہ تب ہے جب نماز کا کافی وقت ہو اگر وقت نہ ہو تو پھر پہلے نماز ہی پڑھے۔

صفیں سیدھی کرنے کی اہمیت

۱۶۴۔ عَنْ سِمَاکٍ سَمِعْتُ النَّعْمَانَ بْنِ الْبَشِیْرِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُسَوِّیْ یَعْنِیْ صُفُوْفَنَا اِذَا قُمْنَا لِلصَّلٰوۃِ فَاِذَا اسْتَوَیْنَا کَبَّرَ

حضرت سماک نے نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو خود سیدھا فرماتے جب ہم نماز کے لئے کھڑے ہوتے اور جب صفیں سیدھی ہو جاتیں تب آپ ﷺ تکبیر تحریمہ کہتے۔ (ابوداؤد صفحہ ۱۰۴)

۱۶۵۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلاَ تَصُفُّوْنَ الْمَلاَ ئِکَۃَ عِنْدَ رَبِّھِمْ قُلْنَا وَکَیْفَ تَصُفُّ الْمَلاَ ئِکَۃُ عِنْدَ رَبِّھِمْ قَالَ یِتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْمُقَدَّمَۃَ وَ یَتَرَاصُّوْنَ فِی الصَّفِّ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سنو! فرشتے اپنے رب کے سامنے صفیں بنا کر کھڑے ہوتے ہیں ہم نے عرض کیا وہ کیسے صفیں بناتے ہیں فرمایا وہ پہلے پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور مضبوطی سے پاؤں جما کر کھڑے ہوتے ہیں۔ (ابوداؤد صفحہ ۱۰۴)

۱۶۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ خِیَارُکُمْ اَلْیَنُکُمْ مَنَاکِبَ فِی الصَّلٰوۃِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (نمازیوں میں) سب سے بہتر وہ ہے جس کے کندھے سب سے نرم ہوں (یعنی وہ

دوسروں کیلئے تکلیف دہ نہ ہوں)۔ (سنن ابی داؤد صفحہ ۱۰۵)

۱۶۷-عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَتِمُّوا الصُّفُوْفَ فَاِنِّیْ اَرٰیکُمْ خَلْفَ ظَھْرِیْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سید عالم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ اپنی صفوں کو مکمل کرو، بلاشبہ میں تمھیں پیٹھ پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔
(صحیح المسلم :ص ۱۸۲)

تشریح

صفوں کو سیدھا کرنے اور مکمل کرنے کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے سنت نبوی یہ ہے کہ آپ جماعت سے پہلے صفوں کو ملاحظہ فرماتے اور اگر ضرورت پڑتی تو خود جا کر لوگوں کو سیدھا کرتے اور فرماتے کہ اپنی صفوں کو سیدھا کرو۔ اپنے کندھوں کو ایک دوسرے سے ملا کر رکھو جب تک تم اپنی صفوں کو سیدھا رکھو گے تمہارے دل سیدھے رہیں گے اور جب صفیں ٹیڑھی ہو جایں گی تو اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کو بھی ایک دوسرے کے لئے ٹیڑھا فرمادے گا۔

صف میں دائیں طرف کھڑے ہونے کی فضیلت

۱۶۸-عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلٰی مَیَامِنِ الصُّفُوْفِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ جماعت میں دائیں طرف والوں پر اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے ان کیلئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ (سنن ابن ماجہ صفحہ: ۷۰)

تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ کانوں تک بلند کرنا

۱۶۹- عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاحُمَیْدِ السَّاعِدِیَّ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَقَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ-

حضرت ابن عطاء نے ابوحمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ حضور سید عالم ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قبلہ رو کھڑے ہوتے اور اپنے دونوں

ہاتھوں کو کانوں تک بلند کرتے اور اللہ اکبر کہتے۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۸)

تکبیر تحریمہ کیلئے ہاتھ کہاں تک اٹھائے

۱۷۰-عَبْدِا لْجَبَّارِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ رَاَى النَّبِىَّ ﷺ اِذَاافْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكَادُ اِبْهَامَاهُ تُحَاذِىْ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ-

حضرت عبدالجبار بن وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد نے نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نے نماز شروع فرمائی تو اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند فرمایا یہاں تک کہ انگوٹھے کانوں کی لوؤں کے متوازی ہو گئے۔ (سنن سنن نسائی: ص ۱۴۱)

تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھے

۱۷۱- عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ صَلٰوتَهٗ يَقُوْلُ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ-

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرور دو عالم ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو (تکبیر تحریمہ کے بعد یہ پڑھتے) سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ (اے اللہ! تو پاک ہے، تیری ہی تعریف ہے، تیرا نام نہایت برکت والا ہے، تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں)۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۸، سنن نسائی: صفحہ ۱۴۳)

۱۷۲-عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ اِذَاافْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ: سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب نماز شروع فرما لیتے تو پڑھتے سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ (اے اللہ! تو پاک ہے، تیری ہی تعریف ہے، تیرا ہی نام نہایت برکت والا ہے، تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں)۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۸، سنن ابی داؤد: ۱۲۰)

۱۷۳-عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ. وَھٰکَذَا رُوِیَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ خَطَّابٍ وَعَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَ الْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِیْنَ وَغَیْرِھِمْ-

حضور سید عالم ﷺ سے منقول ہے کہ آپ (نماز کے شروع میں پڑھتے)

سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ-

انہی الفاظ کی احادیث حضرت عبداللہ بن عمر، اور عبداللہ بن مسعود اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ مثلاً تابعین وغیرہ کا عمل بھی اس پر ثابت ہے۔

(جامع ترمذی: صفحہ ۳۸)

قیام کے دوران ہاتھ کیسے باندھے

۱۷۴-عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَرَّ بِی النَّبِیُّ ﷺ وَاَنَا وَاضِعٌ یَدَیِ الْیُسْرٰی عَلَی الْیُمْنٰی فَاَخَذَ بِیَدَیِ الْیُمْنٰی فَوَضَعَھَا عَلَی الْیُسْرٰی

(ابن ماجہ صفحہ ۵۸، ابی داؤد صفحہ ۱۱۷، نسائی ۱۴۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ میرے پاس سے گذرے کہ میں نے نماز میں بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھا ہوا تھا۔ آپ نے میرے دائیں ہاتھ کو پکڑا اور بائیں ہاتھ پر رکھ دیا۔

۱۷۵-عَنْ قُبَیْصَۃَ بْنِ ھُلْبٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَؤُمُّنَا فَیَاْخُذُ شِمَالَہٗ بِیَمِیْنِہٖ-

حضرت قبیصہ بن ہلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور دائیں ہاتھ سے بائیں کو پکڑا۔

(جامع الترمذی: صفحہ ۳۴)

تشریح

نماز میں قیام کے دوران جب ناف کے نیچے ہاتھ باندھے جاتے ہیں تو اس وقت بائیں ہاتھ کو دائیں کے اوپر رکھنا غلط ہے جیسا کہ مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے ظاہر ہے صحیح طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کے جوڑ پر رکھی ہو اور انگوٹھے اور چھنگلیا سے کلائی کو پکڑا ہوا ہو اور بقیہ تین انگلیاں کلائی پر سیدھی رکھی ہوئی ہوں۔

نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا سنت ہے

۱۷۶-عَنْ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلِ بْنِ حَجَرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَضَعَ يَمِيْنَهٗ عَلٰى شِمَالِهٖ فِي الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ۔

حضرت علقمہ بن وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ دیکھا کہ نبی ﷺ نے نماز میں اپنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۳۹۰)

۱۷۷-عَنْ اَبِیْ جُحَيْفَةَ اَنَّ عَلِيًّا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ السُّنَّةُ وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِي الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''نماز میں دائیں ہتھیلی کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنا سنت ہے۔

(ابوداؤد صفحہ ۲۸۸)

۱۷۸-عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يَضَعُ يَمِيْنَهٗ عَلٰى شِمَالِهٖ فِي الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ کر ناف کے نیچے رکھتے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۳۹۰)

۱۷۹-عَنْ اَبِیْ جُحَيْفَةَ اَنَّ عَلِيًّا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تُوْضَعَ الْاَيْدِیْ عَلَى الْاَيْدِیْ تَحْتَ السُّرَرْ۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

کہ نماز میں سنت یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۳۹۰)

۱۸۰- عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اِنَّهٗ مِنَ السُّنَّةِ فِی الصَّلٰوةِ وَضْعُ الْاَكُفِّ عَلَی الْاَكُفِّ تَحْتَ السُّرَّةِ۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز میں سنت یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔

(مسند امام احمد بن حنبل جلد اول صفحہ ۱۱۰ رقم الحدیث ۳۶۷۵ بیروت لبنان)

تشریح

نماز میں قیام کے دوران ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے اور ناف سے اوپر مگر سینے سے اوپر ہاتھ باندھنے کے متعلق متعدد احادیث مقدسہ کتب حدیث میں وارد ہیں لیکن چونکہ اکثر جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین کا عمل ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کا ہی رہا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا چند احادیث سے ظاہر ہے، اس لئے علمائے احناف کا بھی اسی پر عمل ہے۔

حکمت

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے سے ضبط نفس اور ضبط شہوت کی قوت پیدا ہوتی ہے اور اس طرح ہاتھ باندھنا اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ میں نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی ہر طرح کی نافرمانی سے روکتا ہوں۔

تعوذ، تسمیہ، آمین آہستہ کہنا

۱۸۱- عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ ...... لَمْ یَكُنْ عُمَرُ وَ عَلِیٌّ یَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا بِاٰمِیْنَ.

حضرت ابووائل راوی ہیں کہ ..... حضرت عمر اور حضرت علی رضوان اللہ علیہما بسم اللہ اور آمین بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔

(شرح معانی الآثار صفحہ ۱۵۰ جلد ۱، عمدۃ القاری صفحہ ۵۲ جلد ۶)

۱۸۲-قَالَ اَمِیرُ الْمُؤمِنِینَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ......اَرْبَعٌ یُخْفِیهِنَّ الْاِمَامُ التَّعَوُّذُ وَبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ وَ آمِینَ وَاللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ -

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں کہ چار چیزیں امام کو آہستہ کہنی چاہئیں،
۱......اعوذ باللہ،۲......بسم اللہ،۳......آمین،۴......اللّٰھم ربنا ولک الحمد- (کنز العمال صفحہ ۲۴۹، جلد ۴)

۱۸۳-عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ...... کَانَ عَلِیٌّ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ لَا یَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَلَا بِالتَّاٰمِینِ-

حضرت ابووائل راوی ہیں کہ...... حضرت علی اور ابن مسعود رضوان اللہ علیہم بسم اللہ، اعوذ باللہ اور آمین بلند آواز سے نہیں کہتے تھے۔ (مجمع الزوائد صفحہ ۱۰۸، جلد ۲)

۱۸۴-عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِیهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَرَءَ "غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ" فَقَالَ: اٰمِیْنَ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهَا-

حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے راوی ہیں کہ محبوب کبریا ﷺ نے ''غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ'' پڑھا اور آہستہ آواز سے ''آمین'' کہی۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۳۴)

نماز میں قرأت کی ابتداء (الحمد للہ) سے

۱۸۵-عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَ عُمَرَ یَفْتَحُوْنَ الْقِرَاۃَ "بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَفِیْ بَابٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَائِشَةَ-

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ اور حضرت ابوبکر اور حضرت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم قرأت کی ابتداء الحمد للہ رب العلمین (سورۃ الفاتحہ) سے کرتے۔ اس طرح کے مضمون کی احادیث حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی مروی ہیں اور اس حدیث مبارکہ کو امام جامع ترمذی نے اپنی جامع میں اور امام بخاری نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ (سنن ابن ماجہ ص ۵۹، سنن نسائی ص ۱۴۳، جامع ترمذی ص ۳۴، صحیح بخاری ص ۱۰۳)

تشریح

احناف کے نزدیک نماز میں بغیر کسی سورۃ کے تعین کے قران کریم کا کچھ حصہ تلاوت کرنا فرض ہے۔ دلیل اس کی قرآن کریم کی آیت ہے ﴿فاقرءوا ماتیسّر من القرآن﴾ قران کریم میں سے جو کچھ تم باسہولت پڑھ سکو وہ پڑھو اور احادیث مبارکہ میں تاکید وارد ہونے کی وجہ سے سورۃ فاتحہ کے پڑھنے کو فقہائے احناف واجب کہتے ہیں۔

جب امام کے پیچھے نماز پڑھے تو خود قرأت نہ کرے

۱۸۶-عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کسی کو تمہاری نماز کے لئے امام بنایا جائے تو جب وہ تکبیر کہے تو تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموشی اختیار کرو۔ (ابن ماجہ صفحہ ۶۱، نسائی صفحہ ۱۴۶)

۱۸۷-عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ صَلَّی النَّبِیُّ بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةً تَظُنُّ اَنَّهَا الصُّبْحُ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ قَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ اِنِّیْ اَقُوْلُ مَالِیْ اُنَازِعُ الْقُرْاٰنَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی غالباً وہ صبح کی نماز تھی (نماز پڑھ کر) آپ نے فرمایا کیا کوئی شخص تم میں سے (میرے پیچھے) قرأت کر رہا تھا ایک شخص نے عرض کیا میں تھا فرمایا میں بھی کہوں کہ کون قرآن میں مجھ سے جھگڑ رہا ہے۔

(ابن ماجہ صفحہ ۶۱، نسائی صفحہ ۱۴۷)

۱۸۸-عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهٗ اِمَامًا فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ۔

حضرت ابوزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کا کوئی شخص امام ہو تو امام کی قرأت ہی

اس (مقتدی) کی قرأت ہے۔ (ابن ماجہ صفحہ ۶۱)

۱۸۹- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَصَيْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلَّی الظُّهْرَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اَیُّکُمْ قَرَأَ قَالُوْا رَجُلٌ قَالَ قَدْ عَرَفْتُ اَنَّ بَعْضَکُمْ خَالَجَنِیْهَا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی ایک شخص آیا اور (اقتداء کی نیت کر کے) سورۃ الاعلیٰ پڑھنے لگا جب آپ فارغ ہوئے تو دریافت فرمایا کون قرأت کر رہا تھا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ فلاں شخص۔ فرمایا کہ میں نے جانا کہ تم میں سے بعض مجھ سے قرآن پڑھنے میں جھگڑا کرتے ہیں۔ اس حدیث کو امام مسلم نے اپنے الفاظ میں صحیح مسلم میں نقل کیا ہے۔

(ابوداؤد صفحہ ۱۲۷، صحیح مسلم صفحہ ۱۷۲)

تشریح

جس وقت قران کریم کی تلاوت ہو رہی ہو تو خاموشی سے اسے سننا واجب ہے چنانچہ قران کریم میں ارشاد ہوا وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ (اور جب قران کریم کی تلاوت کی جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے لہٰذا قرآن اور متعدد احادیث بتاتی ہیں کہ امام کے پیچھے قرأت نہیں کرنی چاہئے، کیونکہ امام کی قرأت ہی مقتدی کی قرأت ہے۔

آمین کہنے کے فضائل

۱۹۰- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہے تو ''آمین'' کہو، پس جس

کی آمین فرشتوں کے موافق ہوگئی اس کے تمام سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(صحیح بخاری: صفحہ ۱۰۸)

۱۹۱- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ تَاْمِیْنُهٗ تَاْمِیْنَ الْمَلَا ئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کے موافق ہوگئی اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ (صحیح مسلم: صفحہ ۱۷۶)

تشریح

فرشتے پست آواز سے آمین کہتے ہیں، پس پست آواز سے آمین کہنے میں ہی فرشتوں کی مطابقت وموافقت ہے۔

رفع یدین صرف ایک مرتبہ یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت ہے

۱۹۲- عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّیْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ فَصَلّٰی فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْهِ اِلَّا مَرَّةً۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا میں تمھیں سرکارِ دوعالم ﷺ جیسی نماز نہ پڑھاؤں پھر انھوں نماز پڑھائی اور ہاتھ کانوں تک صرف ایک ہی مرتبہ اٹھائے۔

(سنن ابی داؤد صفحہ ۱۱۶، ۱۱۷، سنن نسائی ۱۶۱)

۱۹۳-عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ بَرَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ یَدَیْهِ اِلٰی قَرِیْبِ اُذُنَیْهِ ثُمَّ لَایَعُوْدُ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو کانوں کے قریب لے جاتے اور پھر دوبارہ ہاتھ نہ اٹھاتے۔ (ابوداؤد صفحہ ۱۱۶، ۱۱۷)

۱۹۴-عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَاذِبٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَفَعَ یَدَیْهِ حِیْنَ افْتَتَحَ

الصَّلٰوۃَ ثُمَّ لَمْ یَرْ فَعْھُمَا حَتّٰی اِنْصَرَفَ۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے نماز شروع کرتے وقت ہاتھ اٹھائے اور پھر سلام تک یہ عمل (یعنی ہاتھ اٹھانے والا عمل) نہیں دہرایا۔ (ابوداؤد صفحہ ۱۱۶، ۱۱۷)

رکوع کرنے کا درست طریقہ

۱۹۵- عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَرْکَعُ فَیَضَعُ یَدَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ وَیُجَافِیْ بِعَضُدَیْہِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سید المرسلین ﷺ رکوع فرمایا کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے اور بازوؤں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے۔ (ابن ماجہ صفحہ ۶۲)

۱۹۶- عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّلَمِیْ قَالَ قَالَ عُمَرُ اِنَّمَا السُّنَّۃُ الْاَخْذُ بِالرُّکَبِ۔

حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا (رکوع میں) گھٹنوں کو پکڑنا سنت ہے۔ (سنن نسائی صفحہ ۱۵۹)

۱۹۷-عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَھْلٍ قَالَ اِجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَیْدٍ وَ اَبُوْ اُسَیْدٍ وَ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَۃَ فَذَکَرُوْا صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ اَبُوْحُمَیْدٍ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ رَکَعَ فَوَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ کَاَنَّہٗ قَابِضٌ عَلَیْھَا وَتُرِیْدُ بِہٖ فَنَحَاھُمَا عَنْ جَنْبَیْہِ۔

"حضرت عباس بن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوحمید، ابواسید، سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اکٹھے ہو کر نبی کریم ﷺ کے طریقہ نماز کے بارے گفتگو کر رہے تھے۔ ابوحمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں آپ ﷺ کی نماز کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں اور بے شک آپ ﷺ رکوع فرماتے تو اپنے گھٹنوں پر رکھتے، گویا کہ مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہوں اور بازوؤں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے۔

(جامع ترمذی ص ۳۵)

رکوع میں کمر سیدھی رکھنا

۱۹۸- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَاسَهٗ وَلَمْ يُصَبِّهٗ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ وَفِي الْمُسْلِمِ طَوِيْلاً۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب رکوع فرماتے تو نہ ہی سر مبارک کو بلند رکھتے اور نہ ہی بہت زیادہ جھکاتے بلکہ دونوں حالتوں کے درمیان رکھتے۔ (سنن ابن ماجہ ص ۶۲، صحیح مسلم ص ۱۹۴)

۱۹۹- عَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلٰوةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ لَاصَلٰوةَ لِمَنْ لَايُقِيْمُ صُلْبَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔

حضرت علی بن شیبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور اقدس ﷺ نے نماز پڑھائی تو فرمایا اے جماعتِ مسلمین! رکوع اور سجود میں کمر کو سیدھا نہ رکھنے والے کی نماز کامل نہیں ہوتی۔ (سنن ابن ماجہ صفحہ ۶۲)

۲۰۰- رَأٰى حُذَيْفَةُ رَجُلاً لَا يَتِمُّ الرُّكُوْعَ وَ السُّجُوْدَ وَقَالَ مَا صَلَّيْتَ وَلَوْ مِتَّ مِتَّ عَلٰى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِيْ فَطَرَ اللّٰهُ مُحَمَّداً ﷺ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو غیر مکمل (ناتمام) رکوع و سجود کرتے دیکھ کر فرمایا "تو نے نماز نہیں پڑھی اور اگر تو اسی طریقے پر مر گیا تو تو نبی محترم ﷺ کے طریقے کے خلاف پر مرے گا۔ (صحیح بخاری صفحہ ۱۰۹)

رکوع و سجود کو صحیح طریقے سے ادا کرنا

۲۰۱- عَنْ اَنَسٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ اَتِمُّوْا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرٰيكُمْ مِنْ خَلْفِ ظَهْرِيْ فِيْ رُكُوْعِكُمْ وَسُجُوْدِكُمْ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا محبوب کبریا ﷺ نے فرمایا رکوع اور سجود کو مکمل طور پر ادا کرو خدا کی قسم میں تمہارے رکوع اور سجود کو اپنے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔ (سنن نسائی ص ۱۶۸)

رکوع وسجود میں امام سے پہل کرنا

۲۰۲-عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَايَخْشٰى الَّذِىْ يَرْفَعُ رَاسَهُ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُحَوِّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى رَاْسَهُ رَاسَ حِمَارٍ-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا: کیا وہ شخص جوامام سے پہلے ہی سر (رکوع وسجود) سے اٹھالیتا ہے اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سرکو گدھے کا سر بنا دے؟۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۶۸، صحیح بخاری: صفحہ ۹۶)

۲۰۳-عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَمَا يَخْشٰى اَحَدُكُمْ اَوْلَايَخْشٰى اَحَدُكُمْ اِذَا رَفَعَ رَاسَهُ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ رَاْسَهُ رَاْسَ حِمَارٍ اَوْيَجْعَلَ اللّٰهُ صُوْرَتَهُ صُوْرَةَ حِمَارٍ-

محمد بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کیا تم امام سے پہلے سر اٹھاتے وقت اس بات سے نہیں ڈرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری صورت گدھے کی صورت بنا دے۔

(صحیح مسلم: صفحہ ۱۸۱، ابوداؤد: صفحہ ۹۸)

تشریح

رکوع اور سجود اور دیگر ارکان میں امام کی اطاعت واجب ہے اور ارکانِ نماز میں امام پر سبقت کرنے والا قیامت کے روز اپنے رب کے حضور اس حالت میں پیش ہوگا کہ اس کا چہرہ گدھے کا اور دھڑ انسان کا ہوگا اور خبر دار! خبردار! کوئی بھی شخص کبھی کسی حدیث کو آزمانے کی کوشش نہ کرے، کیونکہ امام شرف الدین نووی کے ایک استاد جو اپنے دور کے عظیم محدث (حدیث دان) تھے، نے یہ تجربہ کرنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے ان کا سر دنیا میں ہی گدھے کی مثل کر دیا۔ اب حالت یہ تھی کہ وہ حدیث پاک پڑھاتے تھے، مگر ہمیشہ پردے میں رہ کر (نعوذ باللہ من ذٰلک) اللہ کریم ہم سب کو دنیا اور آخرت کے ہر طرح کے عذاب سے محفوظ رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین!

تسبیحات رکوع وسجود

۲۰۴-عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَارَکَعَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلْ فِیْ رُکُوْعِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ثَلاَ ثًا فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدْ تَمَّ رُکُوْعُہٗ وَاِذَاسَجَدَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلْ فِیْ سُجُوْدِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ثَلاَ ثًا فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدَہٗ وَذٰلِکَ اَدْنَاہُ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہے اور جب تم نے ایسا کرلیا تو رکوع کو مکمل کرلیا اور جب کوئی سجدہ کرے تو تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے اگر تم نے ایسا کرلیا تو سجدہ مکمل کرلیا اور (تسبیحات کی) یہ مقدار کم سے کم ہے اس حدیث کو امام ترمذی نے جامع ترمذی میں بھی نقل فرمایا ہے۔

۲۰۵-عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَرَکَعَ فَقَالَ فِیْ رُکُوْعِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَفِیْ سُجُوْدِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی رحمت ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، پس جب آپ نے رکوع فرمایا تو رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پڑھا اور سجدوں میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھا۔

(سنن ابن ماجہ صفحہ ۶۳، سنن نسائی صفحہ ۱۶۰، جامع ترمذی صفحہ ۳۵)

تشریح

رکوع وسجود میں تسبیحات کے پڑھنے میں (طاق) عدد کو پسند کیا گیا ہے اور اس کی کم سے کم تعداد تین مرتبہ اور اس سے زیادہ پانچ وسات ونو وگیارہ وغیرہ بلکہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ بعض اوقات اس قدر لمبا سجدہ فرماتے کہ ہمیں گمان ہونے لگتا کہ شاید آپ ﷺ کی روح مبارک قبض کرلی گئی ہے۔

رکوع سے اٹھ کر کہے

۲۰۶-عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ

حَـمِـدَهُ فَـقُـوْلُوْا رَبَّنَا وَلَـكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلاَ ئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ـ وعن انس بن مالک ایضاً فی ابن ماجه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جب امام سمع الله لمن حمده کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو، جس کا کہنا فرشتوں کے موافق ہو گیا تو اس کے تمام سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

اسی حدیث کو اپنے الفاظ کے ساتھ امام جامع ترمذی نے اپنی جامع اور امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں نقل کیا ہے۔

(ابن ماجہ صفحہ ۶۲، سنن نسائی صفحہ ۱۶۲، جامع ترمذی صفحہ ۳۶، صحیح البخاری صفحہ ۱۰۹، صحیح المسلم صفحہ ۱۷۶)

تشریح

ربنـا ولک الـحـمـد کہنے میں فرشتوں کی موافقت کا معنی یہ ہے کہ فرشتے آہستہ اور پست آواز میں کہتے ہیں جس نے پست آواز میں ربنا ولک الحمد کہا اس کی تحمید فرشتوں کے موافق ہو گئی۔

سات اعضاء پر سجدہ کرنا

۲۰۷-عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید عالم ﷺ سے روایت کیا کہ مجھے سات اعضاء (ہڈیوں) پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ (سنن ابن ماجہ صفحہ ۶۳)

۲۰۸-عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ اٰدَابٍ وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ۔

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ سے سنا کہ جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے سات اعضاء بھی سجدہ کرتے ہیں، اس کا چہرہ دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں قدم (یعنی پاؤں)۔ (ابوداؤد ص ۱۳۶، جامع الترمذی ص ۳۷)

۲۰۹-عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَمَرَنَا اَنْ نَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ

وَلَا نَكُفَّ شَعْراً وَّلَا ثَوْباً۔

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم سات ہڈیوں (اعضاء) پر سجدہ کریں اور بال اور کپڑے نہ سمیٹیں''۔

(الصحیح البخاری ص۱۱۲)

۲۱۰- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَ النَّبِیُّ ﷺ اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْضَاءٍ وَلَا يَكُفَّ شَعْراً وَّلَا ثَوْباً اَلْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب خدا ﷺ کو حکم دیا گیا کہ وہ سات اعضاء پر سجدہ کریں اور بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹیں (اعضاء سجدہ یہ ہیں) پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، اور دونوں پاؤں۔ (الصحیح البخاری ص۱۱۲)

۲۱۱- عَنْ وَائِلِ بْنِ حَجَرٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَامَ مِنَ السُّجُوْدِ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی رحمت ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نے سجدہ کیا تو آپ ﷺ نے زمین پر دونوں ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو رکھا اور جب سجدے سے کھڑے ہوئے تو ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے اٹھایا۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۶۳)

سجدے کی ادائیگی کی کیفیت

۲۱۲- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَعْتَدِلْ وَلَا يَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْهِ اِفْتِرَاشَ الْكَلْبِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم شفیع معظم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو بازوؤں کو کتے کی مثل نہ بچھائے (یعنی کلائیوں کو مکمل طور پر زمین پر نہ بچھائے بلکہ زمین سے اوپر اٹھا کر رکھے صرف ہاتھ زمین پر رکھے)۔ (ابن ماجہ: صفحہ ۶۳، ابوداؤد: صفحہ ۱۳۷)

۲۱۳-عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا سَجَدْتَّ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ

مِرْفَقَیکَ۔
حضرت براء بن عاذب کہتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا جب تم سجدہ کرو تو اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھو اور کہنیوں کو اٹھائے رکھو۔ (صحیح المسلم ص ۱۹۴)

سجدے میں پاؤں کھڑے رکھنا

۲۱۴- عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَمَرَ بِوَضْعِ الْیَدَیْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَیْنِ۔
عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے راوی ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے سجدے میں ہاتھوں کو زمین پر رکھنے اور پاؤں کھڑا رکھنے کا حکم فرمایا۔
(جامع ترمذی ص ۳۷)

دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی کیفیت

۲۱۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ لَمْ یَسْجُدْ حَتّٰی یَسْتَوِیْ قَائِمًا فَاِذَا سَجَدَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ لَمْ یَسْجُدْ حَتّٰی جَالِسًا وَکَانَ یَفْتَرِشُ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی۔
حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو سجدے میں نہ جاتے حتیٰ کہ صحیح طرح کھڑے ہو جاتے اور جب سجدہ فرماتے تو دوسرا سجدہ فرمانے سے پہلے کچھ دیر بیٹھتے (پھر دوسرا سجدہ فرماتے) اور بیٹھ کر بائیں پاؤں کو پھیلاتے (دائیں کو کھڑا رکھتے)۔ (سنن ابن ماجہ ص ۶۳)

دوسری رکعت میں ثناء اور تعوذ نہیں

۲۱۶- عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اِذَ نَهَضَ مِنَ الرَّکْعَةِ الثَّانِیَةِ اِسْتَفْتَحَ الْقِرْأَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَلَمْ یَسْکُتْ۔
ابو زرعہ نے حضرت ابوہریرہ کو کہتے ہوئے سنا کہ آقائے نامدار ﷺ جب دوسری رکعت کیلئے اٹھتے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے ابتدا فرما دیتے اور

(ثناء اور اعوذ باللہ کیلئے) خاموشی اختیار نہیں فرماتے تھے۔

(مسلم جلد اول، صفحہ ۲۱۹، مشکوٰۃ صفحہ ۷۸)

نماز میں کپڑے اڑسنا اور بالوں کو سنوارنا

۲۱۷- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ لَّا اَکُفَّ شَعْراً وَلَا ثَوْباً.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے نماز میں کپڑوں اور بالوں کے نہ سمیٹنے کا حکم دیا گیا۔ (سنن ابن ماجہ ص ۷۲)

نوٹ

نماز میں کپڑوں کو سمیٹنا اور اُڑسنا دونوں مکروہ ہیں اور اسی طرح بالوں کا جوڑہ بنا کر اوپر کر لینا بھی مکروہ ہے۔

فرائض کی پہلی دو رکعات میں فاتحہ کیساتھ سورت ملانا

۲۱۸- عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یُصَلِّیْ بِنَا فَیَقْرَأُ فِی الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَسُوْرَتَیْنِ...... الخ۔

حضرت ابوقتادہ کہتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ ہمیں نماز پڑھایا کرتے تو ظہر وعصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کیساتھ ساتھ کوئی سورت بھی ملا کر تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

(صحیح مسلم صفحہ ۱۸۵، مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۷۸)

جلسہ استراحت

۲۱۹- عَنْ نُعْمَانَ...... اَدْرَکْتُ غَیْرَ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فَکَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ السَّجْدَۃِ فِیْ اَوَّلِ رَکْعَۃٍ وَالثَّالِثَۃِ قَامَ کَمَا ھُوَ وَلَمْ یَجْلِسْ۔

حضرت نعمان راوی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے بے شمار صحابہ کرام کو دیکھا کہ وہ جب پہلی اور تیسری رکعت کے سجدے سے سر اٹھاتے تو بغیر بیٹھے سیدھے کھڑے

ہو جاتے (یعنی جلسۂ استراحت نہیں کرتے تھے)۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد اول صفحہ ۳۹۵)

قعدۂ اولیٰ میں صرف تشہد ہی پڑھے

۲۲۰- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ...... عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَوَّلِ الصَّلٰوةِ وَآخِرِهَا ثُمَّ اِنْ كَانَ فِیْ وَسْطِ الصَّلٰوةِ نَهَضَ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ تَشَهُّدِهٖ وَاِنْ كَانَ فِیْ آخِرِهَا دَعَا بَعْدَ تَشَهُّدِهٖ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدْعُوْ ثُمَّ يُسَلِّمُ۔

حضرت عبد اللہ بن راوی ہیں کہ فخر موجودات ﷺ نے تشہد کی مجھے تعلیم دی اول نماز (یعنی پہلے قعدے) میں اور اخر نماز (یعنی قعدۂ اخیرہ) میں...... پھر حضرت عبد اللہ اگر درمیان نماز میں ہوتے تو تشہد پڑھ کر فوراً کھڑے ہو جاتے اور اگر نماز کے آخر میں ہوتے تو تشہد (اور درود شریف کے بعد) جو اللہ کریم کو منظور ہوتی آپ دعا پڑھتے پھر سلام پھیر دیتے۔ (مسند امام احمد جلد اول صفحہ ۴۵۹)

جس کو نماز میں شک پیدا ہو جائے تو وہ یقین پر عمل کرے

۲۲۱- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِی الثِّنْتَيْنِ وَالْوَاحِدَةِ فَلْيَجْعَلْهَا وَاحِدَةً وَاِذَا شَكَّ فِی الثِّنْتَيْنِ وَالثَّلٰثِ فَلْيَجْعَلْهَا ثَلَاثًا ثُمَّ يَتِمُّ مَابَقِیَ مِنْ صَلٰوتِهٖ حَتّٰی يَكُوْنَ الْوَهْمُ فِی الزِّيَادَةِ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ وَ فِیْ حَدِيْثٍ اٰخَرَ وَكَانَتِ السَّجْدَتَانِ رَغْمَ اَنْفِ الشَّيْطَانِ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: "جب تم میں سے کسی کو شک پیدا ہو جائے کہ یہ پہلی رکعت ہے یا دوسری، تو اسے چاہئے کہ پہلی ہی سمجھے اور دوسری یا تیسری یا چوتھی ہونے میں شک ہو تو دوسری اور جب تیسری یا چوتھی کے ہونے میں شک ہو تو تیسری ہی سمجھے پھر بقیہ نماز کو مکمل کرے اور (آخری تشہد پڑھ کر) آخری سلام سے پہلے دو سجدے (یعنی سجدۂ سہو) کرے۔

جب کہ ایک اور روایت میں ہے کہ یہ دونوں سجدے (سجدۂ سہو) شیطان کی ناک خاک آلود کرنے کے لئے ہیں۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۸۴)

۲۲۲-عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ یُصَلِّیْ جَاءَهُ الشَّیْطَانُ فَلَبَّسَ عَلَیْهِ حَتّٰی لَا یَدْرِیْکُمْ کَمْ صَلّٰی فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُکُمْ ذٰلِکَ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان آتا ہے اور اس کو شک میں ڈالتا ہے، حتیٰ کہ وہ شخص نہیں جان پاتا کہ اس نے کتنی رکعت پڑھ لیں اگر ایسی حالت ہو تو (یقین پر عمل کرے اور نماز کے آخر میں التحیات (عبدهٔ ورسولهٗ تک) پڑھ کر بیٹھ جائے اور دو سجدے کرے (یعنی سجدہ سہو کرے)۔

(سنن ابوداؤد: صفحہ ۱۵۵)

تشریح

نماز کی حالت میں بھول جانا یا خیالات کا آنا گو کہ یکسوئی سے مانع ہے، مگر قابلِ مواخذہ نہیں، البتہ دنیاوی خیالات آنے پر ان کو اپنے قصد اور ارادے سے مزید آگے چلاتے جانا یہ یقیناً برا ہے۔ اسی طرح نماز سے باہر بھی برے خیالات کا آنا برا ہے، لیکن قصداً غلط قسم کے تخیلاتی منصوبے بنانا بہت ہی برا ہے۔

لیکن علماء کا دینی مسائل پر غور و فکر، کمانڈر کا نماز میں جنگ کی منصوبہ بندی اور دیگر شرعی امور کے بارے میں سوچنا یا تدبر کرنا منع نہیں ہے۔ اور اکابر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بلکہ خود سید عالم ﷺ سے ثابت ہے۔

نماز میں بھول جانے پر کیا کرے

۲۲۳-عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا شَکَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلْیَتَحَرَّ وَاسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ بَعْدَ مَا یَفْرُغُ۔

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

کہ: ''جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں بھول جائے (یعنی شک میں پڑ جائے) تو سوچے اور جس طرف یقین ہو اس پر عمل کرے پھر تشہد (التحیات) سے فراغت کے بعد دو سجدے کرے۔ (سنن ابوداؤد: صفحہ ۱۵۱، سنن نسائی: صفحہ ۱۸۴)

تشہد (التحیات) میں کیا پڑھے

۲۲۴- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ عَلَّمْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا قَعَدْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ اَنْ نَّقُوْلَ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ . وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ عُمَرَ وَجَابِرِبْنِ اَبِيْ مُوْسٰى وَ عَائِشَةَ وَفِي الْبُخَارِيْ بِلَفْظِهٖ-

حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ نے ہمیں اس بات کی تعلیم دی کہ جب ہم تشہد کیلئے بیٹھیں تو یہ پڑھیں: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ - یہی حدیث ابو عمر، حضرت جابر، حضرت ابوموسیٰ اشعری، اور ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی مروی ہے۔

(صحیح بخاری: صفحہ ۱۱۵، جامع ترمذی: صفحہ ۳۸)

۲۲۵- عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا اِذَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الصَّلٰوةِ قُلْنَا اَلسَّلَامُ عَلَى اللهِ مِنْ عِبَادِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَى اللهِ فَاِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا "اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰةُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِيْنَ، فَاِنَّكُمْ اِذَا قُلْتُمْ ذٰلِكَ اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَوْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ... الخ-

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں ہم نبی رحمت ﷺ کے ساتھ نماز میں تھے تو (تشہد میں) ہم نے کہا: ''اَلسَّلَامُ عَلَى اللهِ مِنْ عِبَادِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَفُلَانٍ (یعنی سلام ہو اللہ پر اس کے بندوں کی طرف سے اور سلام ہو فلاں فلاں پر) پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ نہ کہو کیوں کہ اللہ تعالیٰ خود سلامتی والا ہے بلکہ یوں کہو: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِيْنَ، (تمام قولی بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں سلامتی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں آپ پر اے نبی ﷺ سلامتی ہو ہم سب پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک اور صالح بندوں پر) جب تم نے یہ کہا تو ہر اس شخص کو جو آسمان اور زمین میں ہے سلام پہنچ گیا۔ (فرمایا اس کے بعد یہ کہو) اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں)۔

(ابوداؤد ص ۱۴۵، صحیح بخاری ص ۱۱۵، صحیح مسلم ص ۱۷۳)

تشہد (التحیات) آہستہ آواز سے پڑھے.

۲۲۶- عن ابی مسعود قال من السنة ان یخفی التشهد-

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ التحیات آہستہ آواز (یعنی دل میں) پڑھی جائے۔ (صحیح مسلم صفحہ ۱۷۳، ابوداؤد صفحہ ۱۴۶، جامع ترمذی صفحہ ۳۸)

تشہد (التحیات) میں انگلی سے اشارہ کرنا

۲۲۷-عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ ذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُشِيْرُ بِاَصْبَعِهٖ اِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا-

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر کیا کہ نبی کریم ﷺ (التحیات میں) انگلی سے اشارہ فرماتے جب اشارہ فرماتے تو انگلی کو متحرک نہ رکھتے۔

(سنن ابی داؤد: صفحہ: ۱۴۹)

۲۲۸-عَنْ سَعْدٍ قَالَ مَرَّ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَاَنَا اَدْعُوْ بِاَصَابِعِيْ فَقَالَ اَحِّدْ

اَحِدْ اَشَارَ بِالسَّبَابَةِ۔
حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میرے پاس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گزرے اس وقت میں اپنی انگلیوں سے (التحیات میں) اشارہ کررہا تھا تو آپ نے فرمایا صرف ایک اور شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔
(سنن نسائی: صفحہ ۱۸۷)

سجدۂ سہو کی ادائیگی کا طریقہ

۲۲۹-عَنْ عِمْرَانِ بْنِ حَصِيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى بِهِمْ فَسَهٰى فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ۔
''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نماز پڑھائی اور بھول گئے، پس آپ ﷺ نے سجدہ سہو کیا پھر دوبارہ تشہد پڑھا پھر سلام پھیرا۔ (ابوداؤ: صفحہ ۱۵۶)

حضور اکرم ﷺ پر درود

۲۳۰-عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةٍ قَالَ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللهِ مَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَا فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔
حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ پر سلام بھیجنے کو تو ہم نے جان لیا آپ پر صلوٰۃ (درود) کیسے پڑھا جائے فرمایا کہو: ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (سنن نسائی: صفحہ ۱۹۰)

تشہد ودرود کے بعد کون سی دعا پڑھے

۲۳۱-عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ...... وَلْيَتَخَيَّرْ اَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهٗ فَلْيَدْعُ اللّٰهَ-

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں...... (آگے التحیات والی حدیث پاک ہے) اور اسکے بعد فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے التحیات کے الفاظ ہمیں بتانے کے بعد فرمایا...... اور پھر چاہیے کہ تم وہ دعا جو پسندیدہ ہو اللہ تعالیٰ سے مانگو۔

قعدۂ اخیرہ میں درود شریف کے بعد کی ایک مسنون دعا

۲۳۲-عَنْ اَبِیْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رضی الله عنهم اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَدْعُوْبِهٖ فِیْ صَلَاتِیْ قَالَ قُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے ایسی دعا سکھا دیجئے جو میں نماز میں (التحیات اور درود شریف کے بعد) پڑھا کروں ۔آپ ﷺ نے فرمایا یہ دعا پڑھا کرو اللھم انی......غفور الرحیم ۔ترجمہ اے میرے پالنے والے بلاشبہ میں نے اپنی ذات پر (تیری نافرمانی کر کے) بہت ظلم کئے اور بجز تیرے کوئی گناہ معاف کرنے والا نہیں پس (اے رحیم وکریم) تو مجھے محض اپنے فضل وکرم سے بخش دے اور مجھ پر اپنی رحمت (خاص کا سایہ) فرما یقیناً تو وسیع بخشش اور حد درجہ مہربان ہے۔

(صحیح بخاری جلد اول، صفحہ ۱۱۵، صحیح مسلم جلد دوم صفحہ ۳۴۷، مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۸۷)

سلام کیسے کہے

۲۳۳-عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ حَتّٰی يُرٰی بَيَاضُ خَدِّهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ —

''حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ دائیں بائیں اس طرح سلام پھیرتے کہ رخسار اقدس کی چمک دکھائی دیتی اور سلام پھیرتے وقت فرماتے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ ،اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ۔

(ابن ماجہ صفحہ ۶۵)

۲۳۴-عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ اِنَّهٗ سُئِلَ عَبْدَاللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ كَانَ يَقُوْلُ اللهُ اَكْبَرُ كُلَّمَا وَضَعَ اللهُ اَكْبَرُ كُلَّمَا رَفَعَ ثُمَّ يَقُوْلُ ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ عَنْ يَمِيْنِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ عَنْ يَسَارِهٖ۔

''حضرت واسع بن حبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم ﷺ کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے بتایا کہ آپ نماز کے ہر اٹھنے اور بیٹھنے میں ''اللہ اکبر، اللہ اکبر فرماتے اور پھر (نماز کو ختم کرتے وقت) اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ کہتے تو دائیں طرف چہرہ اقدس کرتے اور پھر بائیں طرف چہرہ کرتے اور کہتے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ ۔

(سنن نسائی: صفحہ ۱۹۴)

تشریح

نماز سے باہر آنا بھی فرض ہے اور اس کا صحیح سنت طریقہ یہ ہے کہ اگر اکیلا نماز پڑھ رہا ہے تو سلام پھیرتے وقت کراماً کاتبین اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کرے اور اگر باجماعت نماز پڑھ رہا ہو تو دائیں طرف والے نمازیوں ، حاضر فرشتوں ، کراماً کاتبین، مسلمان جنوں کو سلام کرنے کی نیت کرے اور جس طرف امام ہو اس طرف سلام پھیرتے وقت امام کو بھی سلام کرنے کی نیت کرنی چاہئے۔ اگر امام کے بالکل پیچھے ہو تو دونوں طرف سلام پھیرتے وقت امام کی نیت کرے۔

سلام پھیرنے کے بعد کیا پڑھے

۲۳۵-عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ اِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ

وَالْاِکْرَامِ۔

''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ (فرض نماز کے بعد) ''اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام'' کہنے کی مقدار بیٹھتے۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ٦٦، جامع ترمذی: صفحہ ٣٩)

٢٣٦-عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا صَلَّی الصُّبْحَ حِیْنَ یُسَلِّمُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْماً نَّافِعاً وَرِزْقاً طَیِّباً وَعَمَلاً مُّقْبُوْلاً۔

''حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز فجر پڑھا چکتے تو (دعا میں یہ) پڑھتے۔اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْماً نَّافِعاً وَرِزْقاً طَیِّباً وَعَمَلاً مُّقْبُوْلاً (اے پروردگار عالم! میں تجھ سے نفع دینے والے علم اور پاکیزہ رزق اور قبول ہونے والے عمل کا سوال کرتا ہوں)۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ٦٦)

٢٣٧-عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَشَرِّ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ۔

''حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا پڑھتے:'' اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ عَذَابِ النَّار وَفِتْنَۃِ الْمَحْیَاوَ الْمَمَاتِ وَشَرِّ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ (اے اللہ تعالیٰ! میں قبر کے عذاب اور آگ کے عذاب، زندگی اور موت کے فتنوں اور دجال کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں)۔ (صحیح مسلم: صفحہ ٢١٨)

٢٣٨-کَتَبَ الْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ اِلٰی مُعَاوِیَۃَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ اِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوۃِ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ،اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَامَنَعْتَ وَیَنْفَعُ ذَالْجَدِ مِنْکَ الْجَدِّ۔

''حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کولکھا کہ نبی رحمت ﷺ جب نماز سے فارغ ہو جاتے تو پڑھتے: لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْـدَهٗ لَاشَـرِيْكَ لَـهٗ لَـهُ الْـمُـلْكُ وَلَـهُ الْـحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَـدِيْـرٌ، اَللّٰهُـمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَامَنَعْتَ وَيَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ تعالیٰ! جس کو تو عطا فرمائے اس سے کوئی روک نہیں سکتا اور جسے تو نہ دے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور ہر عالی مرتبہ تجھی سے عزت پاتا ہے)۔ (صحیح مسلم: صفحہ ۲۱۸)

۲۳۹- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اُمِرُوْا اَنْ يُّسَبِّحُوْا دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَ يَحْمَدُوْا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَ يُكَبِّرُوْا اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ اور ۳۳ مرتبہ" اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ جبکہ ۳۴ بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھا کریں۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۶۶)

نماز پڑھنے والا اپنے سامنے "سترہ" کھڑا کر لے

۲۴۰- عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخَرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مَنْ وَّرَاءِ ذٰلِكَ۔

ترجمہ...... حضرت طلحہ بن عبید اللہ روایت کرتے ہیں کہ سید کائنات ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنے سامنے کجاوے کے آخری حصے کی مثل کوئی چیز رکھ لے تو نماز شروع کرے اور پھر اس (سترے) کے آگے سے گزرنے والوں کی پرواہ نہ کرے۔ (صحیح مسلم صفحہ ۱۹۵)

۲۴۱- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَغْدُوْ اِلَى الْمُصَلّٰى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلّٰى فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا۔

ترجمہ...... حضرت عبد اللہ بن عمر فاروقؓ راوی ہیں حضور رسالت مآب ﷺ جب علی الصبح عیدگاہ تشریف لے جاتے تو ایک برچھی آپ کے سامنے کھڑی کر دی جاتی اور

آپ اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے۔ (صحیح بخاری جلد اول، صفحہ ۱۳۲)

نوٹ...... پہلی حدیث مبارکہ میں مذکور کجاوے کے آخری حصے کی لمبائی تقریباً ایک ہاتھ ہوتی ہے جب کہ دوسری حدیث پاک میں مذکور برچھی کی لمبائی ایک ہاتھ اور موٹائی ایک انگلی کے برابر یہی وجہ ہے کہ فقہائے کرام نے ''سترے'' کی پہلی کیفیت بطور شرط ذکر فرمائی ہے یعنی سترہ ایک ہاتھ (شرعی گز) لمبا ہو اور اس کی موٹائی ایک درمیانی انگلی کے برابر ہو۔ جب کہ اس سے یہ فائدہ یہ ہوگا کہ سترے کے آگے سے کوئی بھی گزرے تو اسے گناہ نہ ہوگا، نیز دوسری حدیث پاک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جماعت کے دوران ہر شخص کیلئے الگ الگ سترے کی ضرورت نہیں بلکہ امام کے سامنے سترہ کھڑا کرنا ہی کافی ہے وہی پوری جماعت کا سترہ ہے۔

سترہ بالکل سامنے نہ کھڑا کیا جائے

۲۴۲-عَنْ بِنْتِ مِقْدَارِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ یُصَلِّیْ اِلٰی عُوْدٍ وَّلَا عَمُوْدٍ وَّلَا شَجَرَةٍ اِلَّا جَعَلَهٗ اِلٰی حَاجِبِهِ الْاَیْمَنِ اَوِ الْاَیْسَرِ وَلَا یَصْمُدُ لَهٗ صَمْدًا۔

ترجمہ...... حضرت اسود راوی ہیں کہ میں نے محبوب کبریا ﷺ کو کسی لکڑی، ستون یا درخت رخ اقدس کر کے نماز پڑھتے تو اسے بالکل مقابل نہ رکھتے بلکہ اسے دائیں یا بائیں ابرو کے مقابل رکھتے اور بالکل اس کی طرف چہرہ نہ کرتے۔

(سنن ابی داؤد صفحہ ۱۰۷)

نماز کے بعد کی تسبیحات

۲۴۳-عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ وَکَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ غُفِرَتْ خَطَایَاهُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زُبَدِ الْبَحْرِ-

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ

آپ نے فرمایا کہ جو شخص ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہ ۳۳ بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ۳۳ بار اور اَللّٰہُ اَکْبَر ۳۳ بار پڑھے اور سو (۱۰۰) کا عدد پورا کرنے کے لیئے یہ کہے ''لَااِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (وہ اکیلا رب ہے) اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور تمام تعریفوں کا وہی مستحق ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے) اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگر چہ وہ (گناہ) سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ (صحیح المسلم صفحہ ۲۱۹)

نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا

۲۴۴-عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلصَّلٰوۃُ مَثْنٰی مَثْنٰی تَشَھَّدُ فِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ وَتَخَشَّعُ وَتَضَرَّعُ وَتَمَسْکَنَ وَتَقْنَعُ یَدَیْکَ یَقُوْلُ تَرْفَعُھُمَا اِلٰی رَبِّکَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِھِمَا وَجْھَکَ وَتَقُوْلُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ وَمَنْ لَمْ یَفْعَلْ ذَالِکَ فَھُوَ کَذَا وَکَذَا۔

فضل بن عباس کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ نماز (اصل میں) دو، دو رکعت ہے تشہد ہر دو رکعتوں کے بعد ہے اور نماز میں عاجزی انکساری اور مسکینی کا اظہار کرنا ہے۔ اور پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے رب کی طرف یوں اٹھاؤ کہ ہتھیلیاں تمہاری چہرے کی جانب ہوں اور (پھر دعا میں) کہو اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار (یعنی دعا مانگو) اور جس نے ایسا نہ کیا (یعنی نماز کے بعد دعا نہ مانگی) وہ ایسا ایسا ہے (یعنی اسے صحیح نہیں کیا)۔

(ترمذی جلد اول صفحہ ۵۰، ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۹۵)

۲۴۵-عَنْ اَسْوَدِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْفَجْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ اِنْحَرَفَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَدَعَا-

حضرت عامر بن اسود کہتے ہیں کہ میں نے محبوب رب دو جہان ﷺ کے پیچھے فجر کی نماز ادا کی جب آپ نے سلام پھیرا تو رخ انور (قبلہ سے) پھیرا اور دونوں ہاتھ

اٹھائے اور دعا فرمائی۔ (المعجم الکبیر للطبرانی جلد دوم صفحہ ۲۰۲)

۲۴۶-عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا اِمَامٌ لَّنَا اَبَا رِمْثَةَ قَالَ صَلَّيْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اَوْ مِثْلَ هٰذِهِ الصلوٰة مَعَ رَسُوْلِ الله صلى الله عليه وسلم قَالَ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ يَقُوْمَانِ فِي الصَّفِّ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيْرَةَ مِنَ الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَيَسَارِهٖ حَتّٰى رَأَيْنَا بَيَاضَ خَدَّيْهِ ثُمَّ انْفَتَلَ كَانْفِتَالِ اَبِيْ رِمْثَةَ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِيْ اَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ يَشْفَعُ فَوَثَبَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِمَنْكِبَيْهِ فَهَزَّهٗ ثُمَّ قَالَ اجْلِسْ فَاِنَّهٗ لَنْ يَهْلِكَ اَهْلُ الْكِتَابِ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلٰوتِهِمْ فَصْلٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهٗ فَقَالَ اَصَابَ اللهُ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ۔

ارزق بن قیس کہتے ہیں کہ ہمارے امام ابو رمثہ نے ہمیں نماز پڑھائی اور ہمیں بتایا کہ میں نے رحمت عالم ﷺ کے پیچھے اسی طرح نماز پڑھی (جس طرح میں نے تمہیں پڑھائی ہے) اور حضرت ابو بکر و عمر بھی رسول اللہ کے دائیں بائیں کھڑے تھے ایک اور آدمی جو تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز میں شریک ہوا تھا جب آپ نے نماز پڑھائی اور دائیں بائیں سلام پھیر لیا اور حتیٰ کہ ہم نے آپ کے رخسار تاباں کی سفیدی دیکھ لی تو وہ شخص دو رکعت کی نیت باندھ کر کھڑا ہو گیا حضرت عمر جلدی سے اس کی طرف بڑھے، اس کا کندھا پکڑ کر جھنجوڑا اور فرمایا بیٹھ جا۔ اس لئے اہل کتاب کے ہلاک ہونے کی وجہ بھی یہی تھی کہ انکی نمازوں کے درمیان فصل نہیں ہوتا تھا۔ راز دار اسرار الٰہی ﷺ نے نگاہ ناز اٹھائی اور فرمایا اے ابن خطاب! اللہ تعالیٰ نے تمہیں بالکل درست بات تک پہنچایا۔ (سنن ابی داؤد صفحہ ۱۵۱)

دعا کیلئے ہاتھ اٹھانا

۲۴۷-عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِنَّ رَبَّكُمْ حَيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صُفْرًا۔

حضرت سلمان فارسی راوی ہیں کہ شاہ خوباں ﷺ نے فرمایا: بے شک تمہارا رب حیا

دار، عطا کرنے والا ہے وہ حیا فرماتا ہے کہ کوئی بندہ اپنے ہاتھ بلند کرے اور وہ اسے خالی ہاتھ واپس لوٹا دے۔ (سنن ابی داؤد صفحہ ۲۱۶)

۲۴۸- عَنْ سَائِبِ بْنِ يَزِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهٗ بِيَدَيْهِ۔

سائب بن یزید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ جب دعا فرماتے تو دونوں ہاتھوں کو بلند فرماتے اور (اختتام پر) دونوں ہاتھ مبارک اپنے چہرۂ اقدس پر پھیر لیتے۔ (سنن ابی داؤد صفحہ ۲۱۶، مشکوٰۃ صفحہ ۱۹۶)

۲۴۹- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِيْ الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ۔

حضرت عمر فاروقؓ بیان کرتے ہیں کہ صاحب قاب قوسین ﷺ جب دعا کیلئے ہاتھ مبارک اٹھاتے تو نیچے کرنے سے پہلے چہرۂ اقدس پر پھیر لیتے۔

(جامع ترمذی جلد دوم صفحہ ۱۷۴)

دعا کیلئے ہاتھ کہاں تک اٹھائے

۲۵۰- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ الدُّعَاءِ حَتّٰى يَرٰى بَيَاضَ اِبْطَيْهِ۔

حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ محبوب کبریا ﷺ دعا میں ہاتھ مبارک اس قدر بلند فرماتے کہ آپ کی نورانی بغلوں کی سفیدی نظر آتی۔

(مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۱۹۶)

۲۵۱- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَلْمَسْئَلَةُ اَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ اَوْ نَحْوَهَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ دعا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھوں کو کندھوں کے برابر تک یا کندھوں کے قریب تک بلند کرو۔ (ابوداؤد جلد اول صفحہ ۲۱۶)

نماز کے متصل بعد امام کا قبلے سے پھرنا

۲۵۲-عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَا يَجْعَلَنَّ اَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَفْسِهٖ جَزْرًا يَرىٰ اَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ لَا يَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ يَمِيْنِهٖ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَكْثَرُ اِنْصِرَافِهٖ عَنْ يَسَارِهٖ۔

''حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ شیطان کسی کے دل میں یہ خیال نہ پیدا کردے کہ نماز کے بعد صرف دائیں طرف مڑ کر بیٹھنا ہی صحیح ہے، میں نے یقینی طور پر رسول اللہ ﷺ کو کئی بار بائیں طرف مڑ کر بیٹھتے بھی دیکھا ہے۔ (سنن نسائی: صفحہ ۲۰۰)

تشریح

نماز کے فوراً بعد قبلہ کی طرف پشت کر کے نمازیوں کی طرف منہ کر کے دائیں بائیں اطراف پھر کر بیٹھنا سنت ہے، لیکن ہمارے ہاں صرف دائیں طرف پھر کر بیٹھنے کا تقریباً رواج ہی پڑ چکا ہے، اس عمل کو لازم کر لینے کی بجائے دوسرے طریقوں پر بھی عمل کرنا چاہئے تاکہ سنت پر بھی عمل ہو اور لوگوں کو بھی صحیح اور سنت طریقوں سے آگاہی ہو۔

نماز کے بعد امام صرف اپنے لئے دعا نہ کرے

۲۵۳-عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَؤُمَّ عَبْدٌ فَيَخُصَّ نَفْسَهٗ بِدَعْوَةٍ دُوْنَهُمْ فَاِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا کوئی امام اپنی ذات کو دعا کے لئے خاص نہ کرے کہ دوسروں کے لئے دعا نہ کرے اگر اس نے ایسا کیا تو اس نے (مقتدیوں کے ساتھ) خیانت کی۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۶)

تشریح

جماعت کے ساتھ جب نماز پڑھی جائے تو جملہ مقتدیوں کا حق ہے کہ ان کے لئے دنیا اور آخرت کی بھلائیوں کی دعا کی جائے اور ویسے بھی اجتماعی طور پر کی جانیوالی دعا کی قبولیت کے امکانات نسبتاً زیادہ ہوتے ہیں، ایسی صورت میں وہ فرد جس کو تمام مقتدیوں نے نماز

اور دعا کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور اپنا نمائندہ مقرر کیا ہے اسے بھی چاہئے کہ وہ مقتدیوں کا یہ حق ان سے نہ چھینے۔

نماز میں کپڑا لٹکانا

۲۵۴-عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنِ السَّدْلِ فِی الصَّلٰوةِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سدل الثوب یعنی کپڑے کو کندھے پر دو اطراف میں نماز کی حالت میں لٹکانے سے منع فرمایا۔

(ابوداؤد صفحہ ۱۰۱، جامع ترمذی صفحہ ۵۰)

تشریح

اگر کوئی کپڑا نماز میں اس طرح کندھے پر رکھا ہو کہ اس کے دونوں سرے لٹکے ہوں تو یہ "سدل ثوب کہلاتا ہے۔ جبہ جس کے بٹن نہ ہوں اور واسکٹ کے بٹن نماز میں کھلے رکھنے میں اختلاف ہے جبکہ اختلاف سے نکلنا مستحب ہے۔ لہٰذا بہتر یہی ہے کہ ایک دو بٹن بند کر لے تاہم اگر بٹن کھلے بھی رہیں تب بھی نماز ہو جائے گی۔

نماز کے دوران ضرر رساں چیزوں کو مارنا

۲۵۵-عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَمَرَ بِقَتْلِ الْاَسْوَدَیْنِ فِی الصَّلٰوةِ الْعَقْرَبَ وَالْحَیَّـةَ-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دو کالی چیزوں یعنی سانپ اور بچھو کو نماز کے دوران بھی مار دینے کا حکم دیا۔ (ابن ماجہ صفحہ ۸۸)

۲۵۶-عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَتَلَ عَقْرَباً وَهُوَ فِی الصَّلٰوةِ-

حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دادا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بچھو کو عین حالت نماز میں مارا۔ (ابن ماجہ صفحہ ۸۸)

۲۵۷-عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ الْاَسْوَدَیْنِ فِی الصَّلٰوةِ-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے نماز کے دوران بھی

دو کالی چیزوں (سانپ اور بچھو) کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔ (سنن نسائی: صفحہ ۱۷۸)

تشریح

اسلام سراپا رحمت ہے وہ خدا تعالیٰ کے حقوق کی انجام دہی میں بھی بندے کے نفع ونقصان کو ملحوظ رکھتا ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ نماز کے دوران اگر سانپ یا بچھو کو دیکھو تو انہیں نماز کے دوران ہی قتل کر دو نماز نہیں ٹوٹے گی وہیں سے آگے شروع کر دو بشرطیکہ تین قدم سے زائد نہ چلے اور ایک ہی ضرف میں کام تمام کر دے بصورت دیگر نماز توڑ کر مارنا بھی جائز ہے۔ کسی نابینا شخص کو دیکھو کہ وہ کسی کڑھے میں گرنے والا ہے تو نماز توڑ کر اسے بچانا ضروری ہے۔

جب کوئی شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو

۲۵۸-عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً فَلْیُصَلِّھَا اِذَا ذَکَرَھَا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے (فوراً) ادا کر لے۔ (مکروہ اوقات کے علاوہ یعنی طلوع آفتاب، غروب آفتاب اور نصف النہار کے علاوہ اوقات میں ادا کر لے)۔ (جامع الترمذی: صفحہ ۲۵)

کئی نمازیں رہ جائیں تو پہلے کونسی پڑھے

۲۵۹-عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ ابْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ اِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ شَغَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَنْ اَرْبَعِ صَلَوَاتٍ یَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰی ذَھَبَ مِنَ اللَّیْلِ مَاشَاءَ اللّٰہُ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الظُّھْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الْعِشَاءَ۔

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ مشرکین نے غزوہ خندق کے موقع پر سرکار دو عالم ﷺ سے چار نمازوں کو فوت کرا دیا حتیٰ کہ رات کا کچھ حصہ جس قدر اللہ تعالیٰ نے چاہا گزر گیا پھر (فراغت کے بعد) آپ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان پڑھنے کا حکم فرمایا انھوں نے اذان کہی اور پھر اقامت کہی تو آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی پھر

اقامت کہی گئی اور آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی پھر اقامت کہی گئی اور آپ ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھائی پھر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اقامت کہی تو آپ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھائی۔ (جامع الترمذی: صفحہ ۲۵)

تشریح

۱) جب کئی نمازیں مسلسل قضاء ہو جائیں جیسے مذکورہ صورت میں قضا ہو گئیں تو ضروری ہے کہ ان تمام نمازوں کو ترتیب کے ساتھ ادا کیا جائے یا غیر مسلسل طریقے سے پانچ نمازیں قضا ہوئیں خواہ پانچ دن کی فجر، ظہر، وغیرہ یا پانچ دن تک کوئی ایک نماز قضا ہوتی رہی تب بھی ان پانچ قضا شدہ نمازوں کو ترتیب کے ساتھ ادا کرنا ضروری ہے۔

۲) ان پانچ یا اس سے کم نمازوں کو جو قضا شدہ ہیں ادا کر کے اگلی نماز ادا کرے کہ یہی واجب ہے لیکن اگر اگلی نماز کا وقت تنگ ہے کہ نہ پڑھی تو یہ بھی قضا ہو جائے گی یا جماعت کھڑی ہو جائے گی تب اس نماز کو پہلے پڑھ سکتا ہے۔

۳) جب قضا شدہ نمازیں چھ یا اس سے زیادہ ہو جائیں پھر ترتیب ضروری نہیں جو نماز چاہے پہلے پڑھ لے۔

نمازی کے آگے سے گزرنا

۲۶۰-عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَوْیَعْلَمُ اَحَدُكُمْ مَالَهُ فِیْ اَنْ یَمُرُّبَیْنَ یَدَیْ اَخِیْهِ مُعْتَرِضاً فِی الصَّلٰوةِ كَانَ لَاَنْ یُقِیْمَ مِأَةَعَامٍ خَیْرٌ لَهُ مِنْ خِطْوَةِ الَّتِیْ خَطَانِهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر تمھیں معلوم ہو جائے کہ نماز پڑھتے ہوئے اپنے بھائی کے آگے سے گزرنے کا کیا گناہ ہے تو سو سال تک کھڑے رہنے کو اس ایک قدم کے چلنے سے بہتر جانو گے۔

(ابن ماجہ صفحہ ۶۷، ابوداؤد صفحہ ۱۰۸)

۲۶۱- عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَاَنْ یَقُوْمَ اَرْبَعِیْنَ خَیْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ یَمُرُّ بَیْنَ یَدَیْهِ قَالَ سُفْیَانَ فَلاَ اَدْرِیْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً اَوْ شَهْراً اَوْصَبَاحاً

اَوْ سَاعَةً۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا" چالیس تک کھڑے رہنا نمازی کے آگے سے گزرنے سے بہتر ہے۔ حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ یہ" چالیس کیا ہیں، سال ہیں یا مہینے ہیں، یا دن ہیں یا ساعتیں (گھنٹے) ہیں۔ (جامع ترمذی صفحہ ۴۵)

تنبیہ

آج کل یہ عمل عام ہوگیا ہے کہ لوگ نمازی کے آگے سے گزرتے وقت بالکل جھجک محسوس نہیں کرتے حالانکہ نبی کریم ﷺ نے اس عمل سے بچنے کی خصوصی تاکید فرمائی ہے۔

مریض کی نماز

۲۶۲-عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحَصِيْنِ قَالَ كَانَ بِيَ النَّاصُوْرُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ قَائِماً فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِداً فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ناسور کا پھوڑا تھا تو میں نے سرکار دو عالم ﷺ سے اپنی نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کھڑے ہوکر نماز پڑھو اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر پڑھو۔ (ابن ماجہ صفحہ ۸۶، ابوداؤد صفحہ ۱۴۴، نسائی صفحہ ۱۴۴، ترمذی صفحہ ۴۹)

تشریح

نماز ایسا فریضہ ہے جو ہر عاقل و بالغ مسلمان پر فرض ہے کسی بھی صورت میں معاف نہیں حتیٰ کہ اگر کوئی شخص کھڑا نہیں ہوسکتا تو بیٹھ کر پڑھے اگر کسی طرح بھی نہ بیٹھ سکے تو لیٹ کر پڑھے، اس طرح کہ دونوں ٹانگوں کو کعبہ کی طرف پھیلا لے اور زیادہ تکلیف ہو تو ٹیک لگا کر پڑھے اور رکوع و سجود گردن کے اشارے سے کرے۔ اس طرح کہ سجدے کیلئے زیادہ جھکے اور رکوع کے لئے کم۔

تنبیہ

بعض بزرگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ مسجد تو خود چل کر آتے ہیں اور اگر راستے میں کوئی بات کرے تو کھڑے ہو کر کافی دیر تک بات بھی کر لیتے ہیں، لیکن نماز بیٹھ کر پڑھتے ہیں۔ یاد رکھئے کہ جو شخص کھڑا ہو سکتا ہو اس کی فرض نماز بیٹھ کر نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ فرض کے لئے قیام بھی فرض ہے اور جہاں تک ممکن ہو سکے کھڑے ہو کر ہی ادا کرنا چاہیئے۔

امام نماز میں تخفیف کرے

۲۶۳- عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللهِ لَاَتَاَخَّرُ فِی الصَّلٰوۃِ الْغَدَاءَ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ لِمَا یُطِیْلُ بِنَا فِیْهَا قَالَ فِیْمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَطُّ مَوْعِظَۃً اَشَدُّ غَضَبًا مِّنْهُ یَوْمَئِذٍ فَقَالَ یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِیْنَ فَاَیُّكُمْ مَاصَلّٰی بِالنَّاسِ فَلْیُجَوِّزْ فَاَنَّ فِیْهِمُ الضَّعِیْفَ وَالْكَبِیْرُ وَذُوالْحَاجَۃِ۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکایت کی کہ میں نے فلاں شخص کے لمبی نماز پڑھانے کی وجہ سے اپنی نماز الگ پڑھی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس دن سے زیادہ آپ ﷺ کو کبھی غصے میں نہیں دیکھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو! تم لوگ دوسروں کو نماز سے متنفر کر رہے ہو، آئندہ تم میں سے کوئی بھی نماز پڑھائے تو وہ نماز کو مختصر کرے کیوں کہ مقتدیوں میں کمزور، بزرگ اور کسی شدید ضرورت کی وجہ سے جلدی والے بھی ہوتے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۶۹، سنن ابوداؤد: صفحہ ۲۲، صحیح بخاری: صفحہ ۹۷)

۲۶۴- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ بِالنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْهِمُ السَّقِیْمَ، وَالضَّعِیْفَ، وَالْكَبِیْرُ وَاِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْیُطَوِّلْ مَاشَاءَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ تو نماز مختصر کرو کیونکہ ان لوگوں میں بیمار، کمزور اور بزرگ لوگ

بھی ہوتے ہیں اور جب تم اکیلے نماز پڑھو تو جتنا چاہو نماز کو لمبا کرو۔

(سنن نسائی: صفحہ۱۳۲، صحیح بخاری: صفحہ۹۷، جامع ترمذی: صفحہ۳۲)

۲۶۵-عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُ بِا لتَّخْفِيْفِ وَ يَامُّنَا بِالصَّافَّاتِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ ہمیں نماز میں تخفیف (اختصار کرنے کا) حکم دیا کرتے تھے اور جب آپ ﷺ خود نماز پڑھاتے تو سورۃ الصّٰفّٰت مکمل پڑھتے۔ (سنن نسائی صفحہ۱۳۲)

تشریح

امام کو اپنے زمانے، علاقے اور مقتدیوں کی مذہب کے ساتھ لگن کو سامنے رکھ کر نمازوں میں مقدار قرأت کا تعین کرنا چاہیئے۔ بعض علاقوں میں لوگ زیادہ دیر تک کھڑے ہوسکتے ہیں، بعض علاقوں کے نہیں، بعض لوگ مذہب سے بہت زیادہ لگاؤ کے باعث قرآن کریم ذوق و شوق سے سنتے ہیں بعض نہیں، کہیں لوگ سارا سارا دن بدنی مشقت (مزدوری وغیرہ) کرتے ہیں وہ فجر میں تو کھڑے ہوسکتے ہیں، عشاء میں ہرگز نہیں اور پھر امام کی ذاتی خوبیاں بھی نمازیوں کے ذوق وشوق کو دوچند کردیتی ہیں، مثلاً امام کی آواز بہت خوبصورت ہے اور لوگ چاہتے ہیں کہ لمبی قرأت ہو۔

الغرض نمازیوں کے حال کی رعایت کرنا انتہائی ضروری ہے ورنہ یہی نماز امام کے لئے وبال بھی ہوسکتی ہے۔ لیکن امام کیسا ہی کیوں نہ ہو مقتدی کتنے ہی دین سے محبت کرنے والے کیوں نہ ہوں ہر جماعت میں کوئی مصیبت زدہ، کوئی کمزور وضعیف، کوئی بزرگ اور کوئی مریض بہرحال موجود ہوتا ہے۔

یہاں پر کوئی کہہ سکتا ہے کہ سرکار دوعالم ﷺ کا ذاتی عمل تو یہ ہے کہ آپ فجر اور عشاء میں نہایت طویل سورتیں مثلاً سورۃ البقرہ، سورۃ آل عمران، سورۃ الکہف وغیرہ پوری کی پوری تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ پیچھے آپ حدیث مبارک پڑھ آئے ہیں کہ نبی ﷺ کے سامنے ایک

امام کی شکایت کی گئی تو آپ ﷺ ان سے نہایت ناراض ہوئے اور آئندہ کے لئے انھیں مختصر قرأت کرنے کا حکم دیا۔ وہ حدیث ہے قول اور خود آپ کا طویل قرأت کرنا آپ ﷺ کا عمل ہے اور اصول یہ ہے کہ جب قول اور عمل دونوں میں بظاہر تعارض ہو تو ''قول کو ترجیح دی جاتی ہے لہٰذا آپ کے اس عمل کو حجت نہیں بنایا جا سکتا۔ اور دوسرا یہ کہ سرکار ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے کی کیا بات ہے، اس کی کیفیت یہ ہوتی تھی کہ کوئی بیمار ہوتا تو تندرست ہو جاتا، پریشان ہوتا تو دل کو سکون حاصل ہو جاتا۔ گناہ گار ہوتا تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے۔ الغرض لوگ تمنا کرتے کہ آپ ﷺ ساری رات قرآن کریم کی تلاوت فرماتے رہیں اور ہم سنتے رہیں۔

امام مقتدیوں کی نماز کا ضامن ہے

۲۶۶-عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ فَاِنْ اَحْسَنَ فَلَهٗ وَلَهُمْ وَاِنْ اَسَاءَ يَعْنِیْ فَعَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِمْ۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہنے حضور سید المرسلین ﷺ سے سنا کہ فرمایا امام (تمام نمازیوں کی نماز کا) کفیل ہے، اگر اچھا عمل کرے تو امام و مقتدی دونوں کے لئے بہتر ہے اور اگر برا عمل کرے تو وہ امام کے لئے باعث حرج ہے مقتدیوں پر کوئی بار نہیں۔ (سنن ابن ماجہ صفحہ ۶۹، جامع ترمذی صفحہ ۲۹)

تشریح

اگر کسی امام نے نماز میں کوئی ایسی غلطی کی جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے یا اس سے سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے، مگر امام نے نماز جاری رکھی یا سجدہ سہو جان کر نہ کیا یا کسی اور قسم کی غلطی جان بوجھ کر لی، تب مقتدیوں کی نماز خراب کرنے کا گناہ بھی امام ہی کو ہوگا اور اپنا گناہ تو ہوگا ہی، لہٰذا ائمہ کو چاہئے کہ مقتدیوں کے خوف سے اپنی آخرت خراب نہ کریں اور مقتدیوں سے بھی گزارش ہے کہ ایسی صورت میں اگر امام بتا دے اور نماز دوبارہ پڑھنے کا کہے تو بجائے اس کی حوصلہ شکنی کرنے کے اس کی حوصلہ افزائی کی جائے، کیونکہ وہ آپ کی نمازوں کی دیانت داری کے ساتھ حفاظت کر رہا ہے۔

نماز کے لئے معین جگہ

۲۶۷-اِنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ ثُلٰثٍ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَاَنْ يُّوْطِنَ الرَّجُلُ الْمَقَامَ لِلصَّلٰوةِ كَمَا يُوْطِنُ الْبَعِيْرَ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین چیزوں سے منع فرمایا (نماز میں) کوے کی طرح ٹھونگیں مارنے سے۔ درندے کی طرح بچھ کر بیٹھنے سے، اونٹ کی طرح مسجد میں ایک ہی جگہ نماز کے لئے معین کرنے سے۔ (سنن نسائی: صفحہ ۱۶۷، قدیمی کتب خانہ کراچی)

تشریح

مسجد پر تمام نمازیوں کا برابر کا حق ہے اور اس میں مرضی کی جگہ حاصل کرنے کے لئے" پہلے آؤ پہلے پاؤ کا اصول ہے لیکن کسی شخص کا اپنے لئے ایک ہی جگہ مقرر کر لینا درست نہیں اور پھر اس جگہ کے لئے دوسروں سے لڑنا اور بھی غلط ہے جب کہ گھر میں نماز کے لئے جگہ معین کرنا نہ صرف درست ہے بلکہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

نوافل باعث نجات ہیں

۲۶۸-عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَايُحَاسَبُ النَّاسُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ اَعْمَالِهِمُ الصَّلٰوةُ قَالَ يَقُوْلُ رَبُّنَاعَزَّوَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ اُنْظُرُوْا فِىْ صَلٰوةِ عَبْدِىْ اَتَمَّهَا اَمْ نَقَصَهَا فَاِنْ كَانَتْ تَامَّةً كُتِبَتْ لَهٗ تَامَّةً وَاِنْ كَانَ انْتَقَصَ مِنْهَا شَيْأً قَالَ اُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِىْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَاِنْ كَانَ لَهٗ تَطَوُّعٌ قَالَ اَتِمُّوْالِعَبْدِىْ فَرِيْضَتَهٗ مِنْ تَطَوُّعِهٖ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْاَعْمَالُ عَلٰى ذَاكَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے روز سب سے پہلے جس چیز کا حساب ہوگا وہ نماز ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اپنے فرشتوں سے حالانکہ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ جانتا ہے،

کہ میرے بندے کی نماز دیکھو پوری ہے یا کم ہے، اگر پوری ہوگی تو لکھ دیا جائے گا کہ پوری ہے اور اگر کچھ کم ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا، میرے بندے کے اعمال میں دیکھو کہ کوئی نفل ہیں؟ اگر نفل ہوئے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے بندے کے فرائض اس کے نفلوں سے پورے کردو، پھر اسی طرح دیگر اعمال کا حساب لیا جائے گا۔ (سنن ابی داؤد: صفحہ ۱۳۳)

تشریح

جس طرح نماز میں کچھ فرائض ہیں اور کچھ نوافل، اس طرح دیگر عبادات و معاملات میں بھی فرائض و نوافل ہوتے ہیں، جیسے کہ زکوٰۃ ادا کرنا صاحبِ نصاب پر فرض ہے، اگر صدقہ و خیرات بھی کرے تو نفل ہے۔ رمضان المبارک کے روزے فرض ہیں، دیگر اس کے علاوہ کبھی کبھار یا سال بھر روزے رکھنا نفل ہے۔ راستہ پوچھنے والے کو راستہ بتانا فرض ہے (اگر معلوم ہو تو) اور اسے منزل تک پہنچا دینا نفل ہے۔ قرض لے کر وقت مقررہ پر ادا کرنا فرض ہے، اصل رقم کے ساتھ کچھ بطور تحفہ یا انعام دینا نفل ہے۔ کسی بھی معاملے میں خواہ وہ خدا کے ساتھ ہو یا بندے کے ساتھ ہو، فرض کے علاوہ نوافل بھی ہیں جنھیں ادا کرکے ہم دنیا میں قربِ الٰہی کے مستحق اور آخرت میں سرمدی انعامات کے حقدار قرار پاتے ہیں۔

جب جماعت کھڑی ہو جائے تو اس وقت سنتیں اور نوافل ادا کرنا جائز نہیں

۲۶۹-عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی مکرم، شفیع معظم ﷺ نے فرمایا کہ جب جماعت کھڑی ہو جائے تو اس وقت فرض نماز کے علاوہ کوئی دوسری نماز (سنت و نفل وغیرہ) جائز نہیں۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۸۰)

۲۷۰-عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب

جماعت کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی دوسری نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اس حدیث مبارک کو حضرت اسمٰعیل بن مسلم اور محمد بن حجادہ نے عمرو بن دینار اور انھوں نے عطاء بن یسار وغیرہ سے روایت فرمایا ہے۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۵۶)

تشریح

یہ حکم سوائے فجر کی نماز کے بقیہ تمام نمازوں کیلئے ہے کہ جب جماعت کھڑی ہو جائے اور آپ سنتیں ادا کر رہے ہوں تو چار رکعت کی نماز کو مختصر کر کے دو رکعت پڑھ لیں اور اگر وقت کم ہو تو سنتیں شروع ہی نہ کریں بلکہ نماز فرض کے بعد پڑھیں، سنت فجر کی چونکہ احادیث مبارکہ میں بہت زیادہ تاکید آئی ہے، اس لئے جماعت کے دوران بھی ان سنتوں کو پڑھا جا سکتا ہے، ہاں اس قدر احتیاط ضروری ہے کہ یہ سنتیں مسجد میں اس جگہ ادا فرمائیں جہاں امام کی قرأت کی آواز نہ پہنچے تاکہ آپ قرآن نہ سننے کے گناہ میں مبتلا نہ ہوں لیکن اگر سنتیں آپ گھر سے ادا کر کے مسجد میں جائیں تو یہ سب سے بہتر ہے اور سنت طریقہ بھی یہی ہے۔

گھر میں نفل پڑھنا

۲۷۱- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِجْعَلُوْا فِیْ بُیُوْتِکُمْ مِنْ صَلٰوتِکُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے گھروں میں (نفل) نماز پڑھا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ (کہ جہاں نماز نہیں پڑھی جاتی)۔ (ابوداؤد: صفحہ ۱۵۶)

تشریح

قبرستان وہ جگہ ہے، یہاں کسی قسم کی کوئی نماز نہیں پڑھی جاتی اور نہ ہی پڑھنا درست ہے، البتہ اگر کسی قبرستان میں مسجد بنی ہوئی ہو تو اس مسجد میں نماز پڑھنا بلاشبہ جائز اور صحیح ہے۔ قبروں کے سامنے نماز نہیں پڑھی جا سکتی۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے گھروں کو قبرستان کی مثل نہ بناؤ بلکہ مسجد میں فرائض ادا کرو اور سنن و نوافل گھر میں ادا کرو، کیونکہ یہی افضل اور سنت نبوی ﷺ ہے۔

نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا

۲۷۲-عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ قَالَتْ وَالَّذِیْ ذَهَبَ بِنَفْسِهٖ ﷺ مَامَاتَ حَتّٰی کَانَ اَکْثَرُ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ وَکَانَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَیْهِ الْعَمَلُ الصَّالِحُ الَّذِیْ یَدُوْمُ عَلَیْهِ الْعَبْدُ وَاِنْ کَانَ یَسِیْرًا۔

حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اس ذات کی قسم جو آپ ﷺ کو اپنے پاس لے گیا، آپ ﷺ وفات سے پہلے اکثر بیٹھ کر نماز ادا فرماتے تھے اور آپ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ تھا جو ہمیشہ پابندی کے ساتھ کیا جائے (خواہ وہ نہایت تھوڑا) اور آسان ہو۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۸۶)

تشریح

اس حدیث مبارک سے ایک تو معلوم ہوتا ہے کہ نوافل پڑھنا بھی سیرت نبوی ﷺ کا حصہ ہے۔ دوسرا یہ کہ تھوڑا عمل کرنا اور مستقل مزاجی سے کرنا اس عمل سے کہیں بہتر ہے جو کسی دن تو بہت زیادہ کیا جائے اور کبھی بالکل نہیں۔ یہ کلیہ تمام شعبہ ہائے زندگی کے لئے مؤثر ہے کچھ پڑھنا ہو، کچھ لکھنا ہو، کسی کی اصلاح کرنی ہو، کوئی تعمیر کرنی ہو، ریسرچ کرنی ہو، الغرض کوئی بھی دنیاوی یا اخروی کام ہو، حتّٰی بظاہر نہایت معمولی نظر آنے والا عمل بھی اس کلیے کے مطابق ہو کر حیرت انگیز نتائج کا حامل بن سکتا ہے۔

کھڑے کی نماز کا اجر بیٹھے کی نماز سے دوگنا ہے

۲۷۳-عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ یُصَلِّیْ جَالِسًا فَقَالَ صَلٰوةُ الْجَالِسِ عَلَی النِّصْفِ مِنْ صَلٰوةِ الْقَائِمِ وَعَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ نَحْوَهٗ۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گذرے۔ اس وقت یہ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے، تب آپ ﷺ نے فرمایا کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ثواب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے آدھا ہے اور اسی طرح کی ایک حدیث حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے۔

(ابن ماجہ صفحہ ۸۶)

۲۷۴-عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَصِيْنٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّلٰوةِ الرَّجُلِ وَهُوَقَاعِدٌ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى قَائِماً فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰهَا قَاعِداً فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرُ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلاَّهَا قَائِماً فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرُ الْقَاعِدِ-

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سرکار دو عالم ﷺ سے کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کھڑے ہوکر نماز پڑھی وہ سب سے افضل ہے اور جس نے بیٹھ کر پڑھی اس کے لئے کھڑے سے آدھا ثواب ہے اور لیٹ کر پڑھنے والے کو بیٹھ کر پڑھنے والے سے آدھا ثواب ہے۔ (جامع ترمذی صفحہ۴۹)

نماز جمعہ کیلئے دو اذانیں ہیں

۲۷۵-عَنْ سَائِبِ بْنِ يَزِيْدٍ قَالَ كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوَّلَهٗ اِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثِ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْاَمْرُ عَلٰى ذَالِكَ-

حضرت سائب بن یزید بتاتے ہیں کہ حضور ﷺ کے عہد پاک اور حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم کے ادوار میں جمعہ کی پہلی اذان امام کے خطبہ کیلئے ممبر پر بیٹھ جانے پر ہوتی تھی۔ جب سیدنا عثمان غنیؓ کا زمانہ خلافت آیا تو لوگوں کی کثرت ہوجانے پر آپ نے ایک اور اذان (اقامت سمیت) تیسری اذان شروع فرمائی اور پھر یہ سلسلہ یونہی باقی رہا۔

(بخاری جلد اول صفحہ۱۲۴،۱۲۵، ابوداؤد جلد اول صفحہ۱۶۱)

فضائل جمعہ

۲۷۶-عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمُ الْجُمُعَةُ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ فَقَالَ اَجَلْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ

تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْ اَرِمْتَ یَعْنِیْ بَلَیْتَ فَقَالَ اِنَّ اللهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے تمام دنوں سے بہترین دن جمعہ ہے، کیونکہ اس دن حضرت آدم علیہ السّلام پیدا کئے گئے۔اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔اور اس دن صور پھونکا جائے گا۔پس اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کہ تمہارے درود میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے درود آپ کے سامنے کیسے پیش کئے جائیں گے جب کہ آپ وصال فرما چکے ہوں گے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔

(ابن ماجہ صفحہ ۷۶، ابوداؤد صفحہ ۱۵۷، نسائی صفحہ ۲۰۳)

۲۷۷-عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ الْجُمُعَةُ اِلَی الْجُمُعَةِ کَفَّارَةٌ مَا بَیْنَهُمَا مَالَمْ تَغْشَ الْکَبَائِرَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کائنات کی جان سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ، جمعے تک کفارہ ہے (یعنی جس نے ایک جمعہ پڑھا اور پھر دوسرا جمعہ پڑھا تو اس کے لئے دو جمعوں کے درمیان کے گناہ معاف ہو جائیں گے) اگر ان گناہوں میں کوئی کبیرہ گناہ نہ ہو۔ (ابن ماجہ صفحہ ۷۶)

۲۷۸-عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ فِیْهِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَفِیْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِیْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا۔

حضرت عبدالرحمٰن اعرج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا دنوں میں سب سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے، اس دن حضرت آدم علیہ السّلام پیدا کئے گئے، اسی دن جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن ان کو (زمین پر جلوہ افروز کرنے کے لئے) جنت سے باہر لایا گیا۔

(سنن نسائی صفحہ ۲۰۲)

تنبیہ

یہود کا مذہبی محترم دن ہفتہ اور عیسائیوں کا اتوار اور مسلمانوں کا محترم دن جسے نبی کریم ﷺ نے یوم عید فرمایا ہے وہ جمعہ کا دن ہے۔ اب یہودی اپنے مذہبی دن کے احترام میں تجارت کی چھٹی کرتے ہیں اور ہفتے کے دن کو عقیدت واحترام سے مناتے ہیں عیسائی اتوار کی چھٹی کرتے ہیں اور مسلمان بجائے جمعے کی عالمی چھٹی کرنے کے یہود ونصاریٰ ہی کے دن مناتے ہیں۔ گویا کہ اسلام یا مسلمانوں کا اپنا کوئی تشخص نہیں ہے۔

جمعہ کی نماز کیلئے تیاری کرنا

۲۷۹-عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ هٰذَا يَوْمُ عِيْدٍ جَعَلَهُ اللهُ لِلْمُسْلِمِيْنَ فَمَنْ جَاءَ اِلَى الْجُمُعَةِ فَالْيَغْتَسِلْ وَاِنْ كَانَ طِيْبٌ فَالْيَمُسَّ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ''اس دن کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے عید کا دن بنایا ہے، پس جو شخص جمعہ پڑھنے آئے وہ غسل کر کے آئے اور اگر خوشبو میسر ہو تو وہ بھی لگائے اور مسواک کو لازم پکڑو''۔ (ابن ماجہ صفحہ ۷۷)

۲۸۰-عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاَحْسَنَ غُسْلَهُ وَتَطَهَّرَ فَاَحْسَنَ طُهُوْرَهُ وَلَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِيَابٍ وَمَسَّ مَا كَتَبَ اللهُ لَهُ مِنْ طِيْبِ اَهْلِهِ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ وَلَمْ يَلْغُ وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی مکرم شفیع معظم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے روز غسل کیا اچھے طریقے سے اور خوب پاک وصاف ہو کر اچھے کپڑے پہنے اور جو کچھ خوشبو اللہ تعالیٰ نے اسے میسر کی ہے، وہ لگائے اور پھر جمعہ کیلئے حاضر ہو جائے اور کوئی لغو کام نہ کرے نہ ہی دو بندوں کے درمیان (ان کو تکلیف دینے کے لئے) گھس کر بیٹھے تو اس کے اس جمعے اور سابقہ جمعہ کے درمیان کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (ابن ماجہ صفحہ ۷۷)

۱۸۱- عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَاَنْ يَّسْتَنَّ وَاَنْ يَّمُسَّ طِيْبًا اِنْ وَجَدَ -

''حضرت عمر بن سلیم انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو سعید کے بارے میں، مَیں گواہی دیتا ہوں کہ انھوں نے گواہی دی کہ رسول مکرّم ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص کے لئے ضروری ہے اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا بھی اگر ہو تو۔ (صحیح البخاری صفحہ ۱۲۱)

جمعہ کے دن غسل

۲۸۲-عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ يَجْزِىْ عَنْهُ الْفَرِيْضَةُ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جمعہ کے دن جس نے (صرف) وضو کیا، اس نے بھی صحیح کیا اور اس کے فرض کی ادائیگی کے لئے یہ کافی ہے، اور جس شخص نے غسل کیا اس نے بہت بہتر کیا۔

۲۸۳-عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ -

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ'' جمعے کے دن غسل کرنا ہر بالغ کے لئے ضروری ہے۔

۲۸۴-عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول مقبول ﷺ نے فرمایا جب تم جمعہ کے لئے آؤ تو تمہیں چاہئے کہ پہلے غسل کرلو۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۷۶، سنن نسائی: صفحہ ۲۰۴، صحیح البخاری صفحہ ۱۲۰)

تشریح

جمعہ کے روز غسل کرنا مستحب ہے گو کہ بعض علماء کے نزدیک جمعہ کے دن غسل مستحب ہے اور بعض کے نزدیک جمعے کی نماز کے لئے غسل کرنا مستحب ہے لیکن اگر جمعہ سے پہلے غسل کرلیا تو دونوں اقوال پر عمل ہو جائے گا۔

جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگنا

۲۸۵-عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ اَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَتَخَطَّى النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِجْلِسْ فَقَدْ اٰذَيْتَ وَاٰنَيْتَ -

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں آیا اس وقت حضور نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے وہ شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگنے لگا (آگے جانے کے لئے) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ تم نے لوگوں کو تکلیف دی۔ (ابن ماجہ صفحہ ۷۸)

۲۸۶-عَنْ مَعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ تَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِتَّخَذَ جِسْرًا اِلٰى جَهَنَّمَ -

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگے گویا اس نے جہنم کی طرف پل بنایا۔ (ابن ماجہ صفحہ ۷۸)

تنبیہ

احادیثِ مذکورہ سے معلوم ہوا کہ جہاں جگہ ملے بیٹھ جانا چاہئے۔ یہ حکم صرف جمعہ کے خطبے سے متعلق ہی نہیں بلکہ تمام محافل کے متعلق ہے۔ کیونکہ مجلس کے آداب میں سے ہے کہ:-

۱۔ لوگوں کو ادھر ادھر ہٹا کر جگہ نہ بنائے۔

۲۔ دو آدمیوں کے درمیان نہ بیٹھو کہ انھیں تمہارا بیٹھنا ناگوار گذرے گا۔

۳۔ جو شخص مجلس سے چلا جائے تو اس کی جگہ پر کوئی دوسرا نہ بیٹھے، جبکہ معلوم ہو کہ وہ واپس آئے گا اگر وہ واپس آ گیا تو اپنی سابقہ جگہ پر بیٹھنے کا وہ زیادہ حقدار ہے۔

جمعے کی سنتیں

۲۸۷۔عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا وَ بَعْدَهَا اَرْبَعًا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ جمعہ سے پہلے چار رکعت (سنت) ادا فرماتے اور چار رکعت (سنت) جمعہ کے بعد ادا فرماتے۔

(جامع ترمذی جلد اول صفحہ ٦٩)

۲۸۸۔عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رحمت کائنات ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ پڑھ لے تو چار رکعت نماز (سنت) پڑھے۔ (صحیح مسلم صفحہ ۲۸۸)

۲۸۹۔رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ اَمَرَ اَنْ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَرْبَعًا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ آپ نے جمعہ کے بعد دو رکعت سنت اور پھر چار رکعت سنت ادا کرنے کا حکم دیا۔ (ترمذی صفحہ ٦٩)

۲۹۰۔وَابْنُ عُمَرَ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلّٰى بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ اَرْبَعًا۔

حضرت عبداللہ بن عمر فاروقؓ جمعے کے بعد رکعتیں ادا فرماتے اور پھر چار رکعت ادا فرماتے۔ (جامع ترمذی صفحہ ٦٩)

۲۹۱۔ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ ذَالِكَ اَرْبَعًا۔

حضرت عطاء کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر (جو سنتوں پر عمل میں بہت مشہور

تھے) کو جمعے کی نماز کے بعد دو رکعت سنت اور چار رکعت سنت ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ (جامع ترمذی صفحہ ۶۹)

جمعہ سے پہلے کی سنتیں

۲۹۲-عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَرْكَعُ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعاً لَايَفْصِلُ فِيْ شَيْئٍ مِنْهُنَّ-

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں حضور سید المرسلین ﷺ نماز جمعہ (فرض) سے پہلے چار رکعت (سنت) ادا فرماتے اسطرح کہ درمیان میں کوئی سلام نہ ہوتا۔ (سنن ابن ماجہ صفحہ ۷۹)

خطبہ جمعہ

۲۹۳-عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ وَيَجْلِسُ بَيْنَهُمَا جَلْسَةً-

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ دو خطبے دیا کرتے تھے اور دونوں کے درمیان (کچھ دیر کے لئے) ایک مرتبہ بیٹھتے۔

(ابن ماجہ صفحہ ۷۷)

۲۹۴-عَنْ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ اِذَا خَطَبَ فِي الْحَرْبِ خَطَبَ عَلٰى قَوْسٍ وَاِذَاخَطَبَ عَلَى الْجُمُعَةِ خَطَبَ عَلٰى عَصَا -

حضرت عمار بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب میدان جنگ میں خطاب فرماتے تو کمان ہاتھ میں پکڑتے اور جب جمعے کے دن خطبہ ارشاد فرماتے تو عصا (لاٹھی) ہاتھ میں پکڑ لیتے۔ (ابن ماجہ صفحہ ۷۷)

۲۹۵-عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِماً ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لَايَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ خُطْبَةً اُخْرٰى فَمَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ قَاعِداً فَقَدْ كَذَبَ-

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سرکار دو عالم ﷺ کو

دیکھا کہ آپ جمعہ کے دن کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرماتے پھر بیٹھ جاتے، بات چیت نہ فرماتے پھر (دوبارہ کھڑے ہوکر) دوسرا خطبہ ارشاد فرماتے، پس جو کوئی تم سے کہے کہ آپ ﷺ بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے تو اس نے جھوٹ کہا۔ (سنن نسائی صفحہ ۲۰۹)

۲۹۶-عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ قَائِماً ثُمَّ يَقْعُدُ ثُمَّ يَقُوْمُ كَمَا يَفْعَلُوْنَ الْآنَ-

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرماتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے جیسا کہ آج کل کرتے ہیں۔ (صحیح البخاری صفحہ ۱۲۵)

تشریح

دونوں خطبوں کے درمیان کچھ دیر تک بیٹھنا سنت ہے، اس دوران بیٹھ کر سورۃ الاخلاص پڑھنی چاہئے۔

خطبہ سننے کے آداب

۲۹۷-عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِکَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ-

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے ساتھ والے کو امام کے خطبہ کے دوران کہا کہ "خاموش ہوجاؤ" تو یہ بھی تو نے لغو (فضول اور بے کار) کام کیا۔ (ابن ماجہ صفحہ ۷۸، نسائی صفحہ ۲۰۷، بخاری صفحہ ۱۲۸)

۲۹۸-عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَرَاَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ "تَبَارَکَ" وَهُوَ قَائِمٌ فَذَکَّرَنَا بِاَیَّامِ اللهِ وَاَبُوْ دَرْدَاءَ اَوْ اَبُوْ ذَرٍ یَغْمِزُنِیْ فَقَالَ مَتٰی اُنْزِلَتْ هٰذِهِ السُّوْرَةُ اِنِّیْ لَمْ اَسْمَعْهَا اَلْاٰنَ فَاَشَارَهُ اِلَیْهِ اَنْ اسْکُتْ فَلَمَّا انْصَرَفُوْا قَالَ سَئَلْتُکَ اَنْزَلَتْ هٰذِهِ السُّوْرَةَ فَلَمْ یُخْبِرْنِیْ فَقَالَ اُبَیٌّ لَیْسَ لَکَ مِنْ صَلٰوتِکَ الْیَوْمَ اِلَّا مَالَغَوْتَ فَذَهَبَ اِلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَذَکَرَ لَهُ وَاَخْبَرَهُ بِالَّذِیْ قَالَ اُبَیٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَدَقَ اُبَیٌّ-

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جمعہ کے دن سورۃ الملک تلاوت فرمائی۔ اس وقت آپ ﷺ کھڑے تھے، پس آپ ﷺ نے ہمیں اللہ تعالیٰ کے دن ذکر فرمائے اور حضرت ابو درداء یا حضرت ابوذر نے مجھے اشارہ کیا اور کہا کہ یہ سورۃ کب نازل ہوئی، کیونکہ میں ابھی اس کو سن رہا ہوں؟ پس میں نے ان کو چپ رہنے کا اشارہ کیا۔ جب ہم فارغ ہو گئے (نماز وغیرہ سے) تو انھوں نے مجھے کہا کہ میں نے سورۃ (تبارک الذی) کے نزول کے متعلق آپ سے سوال کیا تھا مگر آپ نے بتایا نہیں، تو حضرت اُبی بن کعب نے کہا آپ کو آج کی نماز کا ثواب نہیں ملا کہ آپ نے لغو کام کیا تو حضرت ابوذر نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام معاملہ کہہ ڈالا اور حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کچھ کہا تھا، اس کا بھی ذکر کیا۔ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ محبوب دو جہاں ﷺ نے فرمایا کہ: ''اُبی بن کعب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے سچ کہا۔ (ابن ماجہ: ص ۷۸)

تنبیہ

خطبہ سنتے وقت خاموش رہنا چاہیئے چاہے امام کی آواز سنائی دے یا نہیں۔ بات کرتے ہوئے کسی شخص کو دیکھ کر خاموش رہنے کا کہنا بھی غلط ہے۔ جیسا کہ پہلی اور دوسری حدیث میں مذکور ہوا۔

مقبولیت کی گھڑی

۲۹۹۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا یُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ قَائِمٌ یُصَلِّیْ یَسْاَلُ اللهَ فِیْهَا خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اللهُ وَقَلَّلَهَا بِیَدِهٖ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہوتی ہے کہ کوئی مسلمان اس ساعت میں اللہ تعالیٰ سے جو سوال کرے وہ عطا کیا جاتا ہے اور انسان خود ہی اسے گنوا دیتا ہے۔

(ابن ماجہ صفحہ ۷۹، نسائی صفحہ ۲۱۱)

۳۰۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ ثِنْتَا عَشَرَةَ یُرِیْدُ سَاعَةً لَا یُوْجَدُ مُسْلِمٌ یَسْأَلُ اللّٰہَ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ فَالْتَمِسُوْھَا اٰخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ -

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضور سید المرسلین ﷺ نے فرمایا بارہ ساعتیں جمعے کے دن ایسی ہیں کہ کوئی بھی مسلمان ان ساعتوں میں جب کوئی دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے ضرور پورا کرتا ہے، اس مخصوص وقت کو عصر کے بعد تلاش کرو۔ (سنن ابی داؤد صفحہ ۱۵۷...... سنن نسائی صفحہ ۲۰۶)

بغیر عذر جمعہ چھوڑنا

۳۰۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ تَرَکَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثًا مِنْ غَیْرِ ضَرُوْرَةٍ طَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قَلْبِہٖ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے تین جمعے بغیر کسی عذر کے چھوڑے، اللہ تعالیٰ اس کے دل کو مہر کر دیتا ہے۔

(ابن ماجہ صفحہ ۷۹)

۳۰۲- عَنْ اَبِی الْجَعْدِ الضَّمْرِیْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ تَرَکَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَھَاوُنًا بِھَا طُبِعَ عَلٰی قَلْبِہٖ-

حضرت ابوالجعد ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ محبوب کبریا ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے تین جمعے محض سستی سے چھوڑ دیئے، اس کے دل پر مہر لگا دی جاتی ہے۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۷۸، سنن ابی داؤد صفحہ ۱۵۸)

تشریح

بغیر کسی شرعی عذر کے جمعہ کی نماز چھوڑنا بہت بڑی محرومی ہے ڈر ہے کہ کہیں دل میں ہدایت کو قبول کرنے کی وہ صلاحیت جو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے عطا فرمائی ہے جاتی رہے۔ ہاں عورت، مسافر، معذور، بیمار، نابینا اور قیدی پر نماز جمعہ فرض نہیں ہے۔ ان کے علاوہ بغیر عذر نماز جمعہ چھوڑنا یقیناً محرومی کا باعث ہے۔

جمعہ کن لوگوں پر فرض نہیں

۳۰۳-عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَعَلَیْہِ الْجُمُعَۃُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِلَّا مَرِیْضٌ اَوْ مُسَافِرًا وْ اِمْرَاَۃٌ اَوْصَبِیٌّ اَوْ مَمْلُوْکٌ فَمَنِ اسْتَغْنٰی بِلَھْوٍ اَوْ تِجَارَۃٍ فَاسْتَغْنَی اللّٰہُ عَنْہُ وَاللّٰہُ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ۔

حضرت جابر کہتے ہیں کہ باعث تکوین عالم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے روز نماز جمعہ پڑھنا فرض ہے۔ ماسوائے مریض، مسافر، عورت، بچے اور غلام (یا قیدی) کے لہٰذا جس کو جمع کی نماز سے کھیل یا تجارت نے روکے رکھا اس سے اللہ تعالیٰ بھی اپنی رحمت بھری توجہ ہٹالے گا۔ اور اللہ تعالیٰ (ہر کسی سے) بے نیاز (اور) قابل تعریف ہے۔ (مشکوۃ صفحہ ۱۲۲)

نماز وتر واجب ہے

۳۰۴-عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یَقُوْلُ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا......الخ۔

حضرت بریدہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا نماز وتر حق ہے اور جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ (ابوداؤد جلد اول صفحہ ۲۰۸، مشکوۃ صفحہ ۱۱۳)

۳۰۵-عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ۔

حضرت ابوایوب انصاری راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ نماز وتر حق اور (لازم) ہے ہر مسلم پر۔ (سنن ابی داؤد صفحہ ۲۰۸، مشکوۃ صفحہ ۱۱۲)

۳۰۶-عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ... قَالَ رسولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ و سلم... اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا۔

حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ جناب رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ صبح ہونے سے پہلے پہلے نماز وتر ادا کرلو۔ (صحیح مسلم صفحہ ۲۵۸، مشکوۃ صفحہ ۱۱۲)

۳۰۷-عَنْ عَلِيّ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَوْتِرُوْا يَآ اَهْلَ الْقُرْآنِ۔

(جامع ترمذی جلد اول صفحہ ۶۰، مشکوٰۃ صفحہ ۱۱۲، سنن ابی داؤد صفحہ ۳۰۷، سنن نسائی صفحہ ۲۴۶)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ جناب محبوب کبریا ﷺ نے فرمایا اے اہل قرآن (یعنی وہ قوم جن کی طرف قرآن بھیجا گیا مراد ساری امت ہے) نماز وتر (ضرور) ادا کرو۔

وتر کب پڑھیں

۳۰۸-عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ وَكَانَ الشُّعْبِیْ يُوْتِرُ اَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَنَامُ۔

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے مجھے (رات کو) سونے سے پہلے وتر پڑھنے کا حکم فرمایا اور شعبی اوّل رات میں ہی وتر پڑھ لیتے اور پھر سوتے''۔ (جامع ترمذی: ص ۶۰)

۳۰۹-رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ مَنْ مِنْكُمْ اَنْ لَايَسْتَيْقِظَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ اَوَّلِهِ وَمَنْ طَمَعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَاِنْ قِرَاَتَ الْقُرْاٰنَ فِیْ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُوْرَةٌ وَهِیَ اَفْضَلُ۔

حضور سید المرسلین ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص رات کے آخری حصے میں نہ اٹھ سکتا ہو تو وہ پہلے حصے میں وتر پڑھ لے اور جو رات کے آخری حصے میں بیدار ہونے کا ذوق رکھتا ہو وہ وتر آخری حصے میں ادا کرے، کیونکہ اخیر رات میں قرآن کریم کی تلاوت پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ (وتر اس وقت پڑھنا) ہی افضل ہے۔ اس مفہوم کی حدیث کو ابو سفیان سے بھی روایت کیا گیا ہے۔

(سنن ابن ماجہ: ص ۸۳، جامع ترمذی: ص ۶۰)

۳۱۰-عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَوْتِرُوْا قَبْلَ الْفَجْرِ۔

''حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (طلوع) فجر سے پہلے پہلے وتر ادا کرلو۔ (سنن نسائی: ص ۲۴۷)

تنبیہ

جیسا کہ مذکورہ بالا احادیث میں منقول ہوا کہ نمازِ وتر عشاء کی نماز کے ساتھ پڑھنا یا تہجد کے ساتھ پڑھنا دونوں درست ہیں، لیکن اگر تہجد کے لئے بیدار ہونا یقینی نہ ہوتو وتر کو ہرگز مؤخر نہ کریں اور اگر بیدار ہونا یقینی ہوتو وتر کا تہجد کے ساتھ پڑھنا ہی افضل اور زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے۔

نماز وتر تین رکعت ہے

۳۱۱- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُوْتِرُ ثَلَاثَ يَقْرَأُ فِيْهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ يَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلَاثِ سُوَرٍ اٰخِرُهُنَّ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ۔

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا کہ تاجدارِ دوعالم ﷺ وتر تین رکعت پڑھتے اوران تین رکعت میں نو سورتیں (قصارِ) مفصل سے تلاوت کرتے ہر رکعت میں تین سورتیں آخری رکعت کی آخری سورت قل ھو اللہ احد ہوتی۔

(جامع ترمذی: صفحہ ۶۱)

۳۱۲-عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ یَقْرَأُ فِیْ رَکْعَتٍ اُوْلٰی مِنَ الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَفِیْ رَکْعَتٍ ثَانِیَةٍ قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمُتَعَدِّدِ طُرُقٍ وَاُمِّ سَلْمَةَ وَعَائِشَةَ ۔

سید القراء حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سید المرسلین ﷺ وتروں کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ دوسری رکعت میں سورۃ الکفرون اور تیسری میں قل ھو اللہ احد پڑھا کرتے تھے۔اسی مفہوم کی احادیث کئی اسناد سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں۔اس کے علاوہ اس حدیث کو حضرت امّ سلمہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی روایت فرمایا ہے۔ (سنن نسائی ص ۲۴۸)

نماز وتر تین رکعت ہیں ایک سلام کے ساتھ

۳۱۳-عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ...... يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ چار رکعت (تہجد) پڑھتے اور تم انکی خوش اسلوبی کے بارے میں نہ پوچھو اس کے پھر اسی طرح چار رکعت پڑھتے اور پھر تین رکعت (نماز وتر) پڑھتے۔

(صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۱۵۴، صحیح مسلم جلد اول صفحہ ۲۵۴)

۳۱۴-عَنْ عَائِشَةَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ محبوب دو جہاں ﷺ دو رکعت وتر پڑھ کر سلام نہیں پھیرتے تھے (بلکہ تیسری رکعت ادا کر کے سلام پھیرتے)۔

(سنن نسائی جلد اول صفحہ ۲۴۸)

۳۱۵-عَنْ عَائِشَةَ ...... كَانَ رسول الله صلى الله عليه وسلم ...... ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ...... آپ ﷺ تین وتروں کی ادائیگی کے دوران درمیان میں کوئی فصل نہیں کرتے تھے (یعنی یہ نہیں کہ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرا اور پھر الگ سے ایک رکعت پڑھ کر تین وتر پورے کر لئے، ایسا نہیں تھا)۔

(مسند امام احمد جلد ششم صفحہ ۱۵۶)

دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھے یا بعد میں

۳۱۶-عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُوْتِرُ فَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ–

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ وتر ادا فرماتے تو (تیسری رکعت میں) رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے۔

(سنن ابن ماجہ ص ۸۳، سنن ابی داؤد ص ۲۰۹)

دعاء قنوت

حضرت ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود نے ہمیں دعائے قنوت پڑھنے کیلئے یہ الفاظ سکھائے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ.

(مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۳۰۱، مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی)

(مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۱۱۴، مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی)

(مصنف ابن عبدالرزاق صفحہ ۱۱۲، بیروت لبنان)

وتروں کی قضاء ہے

۳۱۷- **عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهٖ فَلْيُصَلِّ اِذَا اَصْبَحَ-**

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے راوی ہیں کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا جو سویا رہا اور وتر رہ گئے تو صبح کو وتر پڑھے۔

(جامع ترمذی: ص ۶۱، سنن ابن ماجہ: ص ۸۳)

تشریح

۱۔ جو شخص عشاء کی نماز پڑھ کر یہ ارادہ کر کے سو گیا کہ وہ تہجد کے ساتھ وتر ادا کرے گا لیکن اتفاقاً وہ جاگ نہ سکا تو ایسی صورت میں وہ نماز وتر قضاء شدہ صبح کو یا کسی اور وقت ادا کرے، لیکن خواہ مخواہ کی تاخیر درست نہیں۔

۲۔ اس حدیث مبارک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ فرائض کی طرح وتروں کی بھی قضاء ہے۔ پہلے ایک حدیث پاک گزری ہے کہ یہ وتر فرض نماز کی طرح فرض نہیں جب کہ یہ ہم سب کو معلوم ہے کہ سنتوں کی قضاء نہیں ہوتی، لہٰذا نتیجہ یہ نکلا کہ وتر واجب ہیں اور فوت ہو

جانے پر ان کی قضا ہوتی ہے۔

نماز تراویح

۳۱۸-عَنْ اُبَیّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فَرَضَ قِیَامَ رَمَضَانَ عَلَیْکُمْ وَسَنَنْتُ لَکُمْ قِیَامَہٗ۔

حضرت ابی بیان فرتے ہیں کہ سرور دو جہاں شفیع عاصیاں ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تم پر رمضان شریف کے روزے فرض کیے ہیں اور میں رمضان شریف کے قیام (تراویح کو) تمہارے لئے سنت قرار دیتا ہوں۔ (سنن نسائی صفحہ ۳۰۸)

۳۱۹-عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَاِحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا جس نے ایمان کے ساتھ اور طلب ثواب کیلئے رمضان المبارک میں قیام کیا (یعنی تراویح ادا کی) تو اس کے سابقہ تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(مسلم جلد اول صفحہ ۲۵۹، بخاری جلد اول صفحہ ۲۶۹، مشکوٰۃ صفحہ ۱۷۳)

۳۲۰-عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کَانَ یُرَغِّبُ النَّاسَ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ۔

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول مقبول ﷺ لوگوں کو رمضان المبارک میں تراویح پڑھنے کی ترغیب دیا کرتے تھے۔ (سنن نسائی جلد اول صفحہ ۳۰۷، ابوداؤد صفحہ ۲۰۱)

نماز تراویح عہد نبوی ﷺ میں

۳۲۱-عَنْ جَبِیْرِ بْنِ نَفِیْرٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رَمَضَانَ فَلَمْ یَقُمْ بِنَا شَیْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰی بَقِیَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتّٰی ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّیْلِ فَلَمَّا کَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ یَقُمْ بِنَا فَلَمَّا کَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتّٰی ذَهَبَ شَطْرُ اللَّیْلِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ نقلتنا قِیَامُ هٰذِهِ اللَّیْلِ قَالَ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا صَلّٰی مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰی یَنْصَرِفَ

حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ قَالَ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ اَهْلَ وَنِسَاءَهُ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى خَشِيْنَا اَنْ يَفُوْتَنَا الْفَلَاحُ قَالَ قُلْتُ مَا الْفَلَاحُ قَالَ اَلسُّحُوْرُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ۔

جبیر بن نفیر حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم نے رمضان المبارک کا روزہ رکھا، پورے مہینہ آپ نے ہمیں رات میں نماز نہیں پڑھائی یہاں تک کہ سات دن باقی رہ گئے تو (تیئیسویں رات میں) آپ نے نماز پڑھائی یہاں تک کہ تہائی رات گزر گئی جب چھ دن رہ گئے تو نماز نہیں پڑھائی (یعنی چوبیسویں رات) پھر جب پانچ دن رہ گئے تو نماز پڑھائی (یعنی پچیسویں رات) یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ! کاش ان راتوں کا قیام آپ ہمارے لئے (فرائض و واجبات کے علاوہ) مزید متعین فرما دیتے۔ آپ نے فرمایا جب کوئی شخص امام کے ساتھ نماز عشاء پڑھے پھر اپنے گھر واپس جائے تو پوری نماز پڑھنے والا شمار کیا جائے گا۔ ابوذرؓ کہتے ہیں کہ جب چار دن رہ گئے تو آپ نے ہمیں نماز نہیں پڑھائی (یعنی چھبیسویں رات میں) جب تین دن باقی رہ گئے تو آپ نے اپنے گھر والوں، عورتوں اور لوگوں کو جمع کیا ورنماز پڑھائی (یعنی ستائیسویں رات میں) اور ایسی طویل نماز تھی کہ ہمیں خوف ہوا کہ ہم سے فلاح فوت ہو جائیگی۔ جبیر بن نفیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ فلاح کا کیا مطلب ہے، فرمایا ''سحری'' پھر بقیہ ایام میں حضور ﷺ نے نماز نہیں پڑھائی۔

(سنن ابی داؤد صفحہ ۲۰۲، جامع ترمذی صفحہ ۱۹۹، سنن ابن ماجہ صفحہ ۹۵، سنن نسائی صفحہ ۲۳۸)

مزید تفصیل

۳۲۲-عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ......ثُمَّ فَقَدُوْا صَوْتَهُ لَيْلَةً وَّظَنُّوْا اَنَّهُ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِىْ رَاَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهٖ۔

پھر ایک رات صحابۂ کرام نے محبوب کریم ﷺ کی آواز محسوس نہ کی سمجھے کہ شاید آپ

آرام فرما ہوگئے ہیں کچھ نے کھنکارنا شروع کیا تا کہ آپ (نماز تراویح کی امامت کیلئے) باہر تشریف لے آئیں۔ جب آپ (نماز فجر کے وقت) باہر تشریف لائے تو فرمایا مجھے تمہارے (مسجد) آنے کا حال معلوم تھا (مگر میں اس لئے نہیں آیا کہ) مبادا کہیں تم پر یہ نماز (تراویح) فرض نہ ہو جائے اور اگر فرض ہوگئی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اسے ادا نہ کرسکو۔ (نسائی صفحہ ۲۳۷، بخاری جلد دوم صفحہ ۱۰۸۲، مشکوٰۃ صفحہ ۱۱۴)

۳۲۳-عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰه صلى الله عليه وسلم فِيْ رَمَضَانَ بِاللَّيْلِ اَوْزَاعًا يَكُوْنُ مَعَ الرَّجُلِ الشَّيْئُ مِنَ الْقُرْآنِ فَيَكُوْنَ مَعَهُ النَّفَرُ الْخَمْسَةُ اَوِ السِّتَّةُ وَاَقَلُّ مِنْ ذَالِكَ وَاَكْثَرُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهٖ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تاجدار ہل اتی ﷺ کی مسجد میں لوگ رمضان المبارک میں متفرق طور پر نماز ادا کرتے تھے (یوں کہ) ایک آدمی کو قرآن کریم کا کچھ حصہ یاد ہوتا تو پانچ چھ آدمی یا کم وبیش اس کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔

(سنن ابوداؤد صفحہ ۲۰۲)

۳۲۴-عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ سرور ہر دوسرا ﷺ رمضان المبارک میں بیس (۲۰) رکعت تراویح ادا فرماتے تھے۔ (ابن ابی شیبہ جلد دوم صفحہ ۳۹۴)

۳۲۵-عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا نَاسٌ فِيْ رَمَضَانَ يُصَلُّوْنَ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا هٰؤُلَاءِ فَقِيْلَ هٰؤُلَاءِ نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْآنٌ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّيْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اَصَابُوْ وَنِعْمَ مَاصَنَعُوْا۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ (رمضان المبارک میں) سرکار دو عالم ﷺ مسجد میں آئے تو دیکھا کہ لوگ مسجد کے ایک گوشے میں نماز پڑھ رہے ہیں آپ نے پوچھا یہ لوگ کیا کر رہے ہیں بتایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو خود حافظ نہیں ہیں اور ابی بن کعب

کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں آپ نے فرمایا ان لوگوں نے اچھا کیا اور درست کیا۔

(سنن ابی داؤد صفحہ ۲۰۱)

نماز تراویح بیس رکعت ہے

۳۲۶-عَنْ سَائِبِ بْنِ يَزِيْدَ......قَالَ كَانُوْا يَقُوْمُوْنَ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً۔

سائب بن یزید بتاتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں صحابہ کرام رمضان المبارک میں بیس (۲۰) رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے۔

(سنن کبریٰ للبیہقی جلد دوم صفحہ ۴۹۴)

۳۲۷-عَنْ يَزِيْدِ بْنِ رُوْمَانَ...... كَانَ النَّاسُ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ رَمَضَانَ بِثَلٰثٍ وَّعِشْرِيْنَ رَكْعَةً -

یزید بن رومان راوی ہیں کہ لوگ سیدنا عمر فاروق کے دور میں بیس (۲۰) رکعت تراویح اور تین رکعت نماز وتر ادا کیا کرتے تھے۔

(بیہقی جلد دوم صفحہ ۴۹۶، موطا امام مالک صفحہ ۹۸)

۳۲۸-عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَمَرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً۔

یحیٰ بن سعید کہتے ہیں کہ سیدنا عمر فاروقؓ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس (۲۰) رکعت تراویح پڑھائے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ جلد دوم صفحہ ۳۹۳)

۳۲۹-عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ......اِنَّ عُمَرَ اَمَرَهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ بِاللَّيْلِ فِيْ رَمَضَانَ فَصَلّٰى بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً۔

حضرت ابی بن کعبؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے انہیں رمضان شریف کی راتوں میں لوگوں کو بیس (۲۰) رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا۔

(کنز العمال جلد آٹھ صفحہ ۴۰۹)

۳۳۰-عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رَفِيْعٍ...... كَانَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ فِيْ

رَمَضَانَ بِالْمَدِيْنَةِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ بِثَلاَثٍ۔

عبدالعزیز بن رفیع کا کہنا ہے کہ ابی بن کعب رمضان المبارک میں لوگوں کو مدینہ منورہ میں بیس (۲۰) رکعت نماز تراویح اور تین رکعت وتر پڑھایا کرتے تھے۔

(ابن ابی شیبہ جلد دوم صفحہ ۳۹۳)

۳۳۱- عَنْ عَطَاءِ بْنِ رُبَاحٍ قَالَ اَدْرَكْتُ النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ ثَلاَثاً وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ۔

حضرت عطاء بن رباح کہتے ہیں کہ ''میں نے صحابہ کرام اور تابعین کو وتر سمیت تیئیس (۲۳) رکعت پڑھتا پایا۔ (ابن ابی شیبہ جلد دوم صفحہ ۳۹۳)

۳۳۲- عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ سُلَمِيٍ عَنْ عَلِيٍ ...... دَعَا الْقُرَّاءَ فَاَمَرَ مِنْهُمْ رَجُلاً يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً۔

عبدالرحمٰن سلمی کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے قراء کرام کو بلا کر ان میں سے کسی ایک کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعت نماز تراویح پڑھائے۔

(بیہقی جلد دوم صفحہ ۴۹۶، ابن ابی شیبہ جلد دوم صفحہ ۳۹۳)

۳۳۳- عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ ...... كَانَ اِبْنُ مُلَيْكَةَ يُصَلِّيْ بِنَا فِيْ رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً۔

نافع بن عمر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن ملکیہ رمضان المبارک میں ہمیں بیس (۲۰) رکعت تراویح پڑھاتے تھے۔ (ابن ابی شیبہ جلد دوم صفحہ ۳۹۳)

۳۳۴- عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ ...... اِنَّ عَلِيَّ بْنِ رَبِيْعَةَ كَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ فِيْ رَمَضَانَ خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ وَيُوْتِرُ بِثَلاَثٍ۔

سعید بن عبید کہتے ہیں کہ علی بن ربیعہ ہمیں رمضان المبارک میں پانچ تروتحے (ایک ترویحہ چار رکعت کو کہتے ہیں یوں پانچ تروتحے کی بیس رکعت ہوئی) پڑھاتے اور تین رکعت وتر۔ (ابن ابی شیبہ جلد دوم صفحہ ۳۹۳)

۳۳۵- عن شتیر بن شکل ...... اَنَّهٗ كَانَ يَؤُمُّهُمْ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ

رَكْعَةً وَيُوْتِرُ بِثَلاثٍ۔

حضرت شتیر بن شکل لوگوں کو رمضان المبارک میں بیس (۲۰) رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھاتے تھے۔ (ابن ابی شیبہ جلد دوم صفحہ ۳۹۳)

۳۳۶-عَنِ الْحَارِثِ اِنَّهُ كَانَ يَؤُمُّ النَّاسَ فِيْ رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً -

جناب حارث لوگوں کو رمضان المبارک میں بیس (۲۰) رکعت تراویح پڑھایا کرتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ جلد دوم صفحہ ۳۹۳)

ماٰخذ و مراجع

نمبر	کتاب	مصنف	ناشر
۱	قرآن کریم		ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور
۲	صحیح بخاری	امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ (متوفی-۲۵۶ھ)	قدیمی کتب خانہ، کراچی
۳	صحیح مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج القشیریؒ (متوفی ۲۶۱ھ)	قدیمی کتب خانہ، کراچی
۴	جامع ترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ (متوفی-۲۷۹ھ)	فاروقی کتب خانہ، ملتان
۵	سنن ابوداؤد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث (متوفی-۲۷۵ھ)	مکتبہ امدادیہ، ملتان
۶	سنن نسائی	امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی (متوفی-۳۰۳ھ)	قدیمی کتب خانہ، کراچی
۷	سنن ابن ماجہ	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہؒ (متوفی-۲۷۳ھ)	قدیمی کتب خانہ، کراچی
۸	اسرار الاحکام	حکیم الامت مفتی احمد یار خان صاحب نعیمیؒ	مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار، لاہور
۹	حجۃ اللہ البالغہ	شیخ احمد بن عبد الرحیم المعروف بہ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (متوفی-۱۱۷۶ھ)	قدیمی کتب خانہ، کراچی
۱۰	شرح صحیح مسلم	فخر المحدثین علامہ غلام رسول صاحب سعیدی اطال اللہ عمرہٗ	فرید بک سٹال، اردو بازار، لاہور
۱۱	مصنف ابن ابی شیبہ	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہؒ (متوفی-۲۳۵ھ)	ادارۃ القرآن، کراچی
۱۲	مصنف عبدالرزاق	امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانیؒ (متوفی-۲۱۱ھ)	مکتب اسلامی، بیروت
۱۳	مسند امام احمد بن حنبلؒ	امام احمد بن حنبلؒ (متوفی-۲۴۱ھ)	مؤسسۃ الرسالہ، بیروت
۱۴	المنجد	لوئیس معلوف الیسوعی	الکاثولیکہ، بیروت
۱۵	مسند الفردوس	حافظ شیرویہ بن شہردار الدیلمیؒ (متوفی-۵۰۹ھ)	دار الکتاب العربی، بیروت
۱۶	معجم الکبیر	حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد ایوب الطبرانی (متوفی-۳۶۰)	مطبوعۃ العراق
۱۷	مشکوٰۃ المصابیح	شیخ ولی الدین تبریزی (متوفی-۷۴۲)	مکتبہ امدادیہ، ملتان

ایک نظر ادھر بھی

☆۔۔۔دینی اداروں کا معاشرتی کردار:۔

اسلامی معاشرے میں دینی اداروں کے مؤثر کردار سے انکار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہی ادارے اسلام کے قلعے، اسلام کی بقا کے ضامن، اسلام اور بانیٔ اسلام کے سچے پیامی اور عزت و ناموس الوہیت و رسالت کے محافظ، عشق و محبت الٰہی و رسول کے گہوارے، اخلاقی اور روحانی اقدار کے ضامن اور باطل قوتوں کے مذموم عزائم کے راستے میں سد سکندری ہیں، ان سے ہر طرح کا تعاون کیجئے دوستوں کو تعاون کی ترغیب دیجئے، ان سے محبت کیجئے، ان میں اپنے نونہالوں کو بھیجئے لیکن کچھ دینے سے پہلے انہیں خود آ کر دیکھئے انکے کام کا جائزہ لیجئے مطمئن ہونے کے بعد دیجئے تاکہ آپکے عطیات ضائع نہ ہوں۔

بلا مبالغہ طور پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ملک خداداد پاکستان میں جو تھوڑا بہت بلکہ الحمد اللہ دوسرے ممالک سے بہت زیادہ جو اسلام کی محبت اور اس پر انفرادی و اجتماعی عمل پایا جاتا ہے وجہ بھی یہی مدارسِ اسلامیہ ہیں جن کو حکومتوں کی سر توڑ مخالفتوں کے باوجود محض چند صاحب خیر حضرات کے تعاون سے چلایا جا رہا ہے۔ اگر اللہ نہ کرے ملک پاکستان سے ان مدارس کا خاتمہ کر دیا جائے جیسا کہ ترکی وغیرہ سے کر دیا گیا ہے تو مغربی تہذیب تمدن کے سامنے کوئی رکاوٹ نہیں رہے گی اگر ہمیں یہاں اسلام کو بچانا ہے تو اپنے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم دین پر مر مٹنے کا جذبہ پیدا کرانا ہوگا اور اسکے لئے اپنے عزیز ترین مال کی مسلسل قربانی دینی ہوگی ان مدارس اسلامیہ کی سرپرستی کرنی ہوگی اور انکے قدم مضبوط کرنا ہونگے انکو جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالنا ہوگا تاکہ یہ سفر جلد از جلد اپنی منزل مراد کو پہنچے اور خدا تعالیٰ اور مسلمانانِ اسلام کے سامنے سرخرو ہو سکے۔

☆ جامعہ تجوید القرآن ٹرسٹ:۔

جامعہ تجوید القرآن خالصتاً ایک دینی، علمی اور فلاحی ادارہ ہے جسکا مقصد بنیادی طور پر مدارس اہل سنت و جماعت کو ایسے قابل اور دیانتدار افراد فراہم کرنا ہے جو معاشرے کی صحیح اسلامی خطوط پر تشکیل کے لئے اپنے فرائض بجا لا سکیں اور الحمد اللہ جامعہ اپنے اس عظیم مقصد میں بہت حد تک کامیاب جا رہا ہے، اسکا ثبوت ایک سو پچاس (150) سے زائد وہ معلمین اور معلمات ہیں جو مختلف چھوٹے بڑے مدارس، مساجد کے اندر شعبہ ناظرہ، شعبہ حفظ القرآن، شعبہ تجوید و قراۃ اور شعبہ درسِ نظامی کی تدریس کر کے اپنے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ جو جامعہ سے فراغت

پا چکے ہیں ان طلباء و طالبات کی مختلف شعبوں میں تعداد اندازاً یہ ہے (۱) ناظرہ 1500، (۲) شعبہ حفظ۔200 شعبہ تجوید وقرأت (دوسالہ کورس) 275 اور شعبہ درسِ نظامی تقریباً 20۔

☆ جامعہ کی عمارت:۔

سن ۱۹۸۸ء میں پہلی عمارت سے متصل ایک نئی عمارت کی بنیاد رکھی گئی اور ساتھ ہی یہ منصوبہ بنایا گیا کہ جامعہ کے شعبہ جات میں بھی اضافہ کیا جائے چنانچہ ناظرہ قرآن کریم، شعبہ طلباء اور ناظرہ قرآن کریم برائے طالبات کے ساتھ ساتھ شعبہ حفظ برائے طلباء، شروع کیا گیا اور ساتھ ہی ساتھ نئی عمارت اپنی تکمیل کے مراحل طے کرنے لگی اور پھر مختلف صاحبانِ خیر کے توسط سے یہ ۱۶ وسیع کمروں پر مشتمل عمارت تقریباً ۱۰ برس کی صبر آزما جدوجہد کے بعد مکمل ہوگئی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

☆ شعبہ جات:۔

پندرہ بچوں پر مشتمل ناظرہ قرآن کریم کی کلاس سے، صحنِ مسجد میں شروع ہونے والا یہ ادارہ سن ۱۹۹۶ء تک شہر کراچی کا ایک ایسا ممتاز اور منفرد ادارہ بن گیا، جو شعبۂ حفظ و ناظرہ اور تجوید و قرأۃ میں اساتذہ پیدا کرنے والا، ملک کا سب سے بڑا ادارہ بن چکا تھا۔ بہرکیف جامعہ میں ناظرہ قرآن کے شعبے میں شعبہ طلباء، شعبہ طالبات، حفظ القرآن کے شعبے میں شعبۂ طلباء، شعبہ طالبات، تجوید وقرأت کے شعبے میں شعبہ طلباء و طالبات اور شعبہ درس نظامی برائے طالبات کے شعبے نہ صرف یہ کہ قائم ہوئے بلکہ ان شعبہ جات میں قابل تقلید مثالی کام بھی ہوا۔

☆ دینی اور درسی کتب پر کام:۔

جامعہ نے تجوید وقرأت اور درسِ نظامی کی کتب کے تراجم اور ان پر شروحات لکھوا کر منظر عام لانے کا کام بھی اپنے منصوبے میں شامل کر رکھا ہے چند ایک کتب پر کام ہو بھی رہا ہے مثلاً۔ (۱) ضیاء القراۃ (۲) حاشیہ مقدمۃ الجزریۃ (۳) نماز پنجگانہ احادیث صحیحہ کی روشنی میں (۴) حاشیہ کریما سعدی (۵) قدوری شریف کی شرح۔ وغیرہ

مگر وسائل کی شدید قلت کے سبب اس شعبے کی رفتار نہایت سست ہے، کسی قدر وسائل کے مہیا ہوتے ہی پوری رفتار سے اس کام کو روبہ ترقی لایا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اگر کوئی صاحب ذوق اپنے بزرگوں کے ایصال ثواب کیلئے یا محض رضائے الٰہی کی خاطر کوئی کتاب شائع کروانا چاہیں تو ہم سے کتاب کا مسودہ لیں اور چھپوا کر خود ہی تقسیم فرمادیں اور اگر یہ امانت ہمارے سپرد کریں تو بھی ہم اسے اپنے لئے باعثِ سعادت سمجھیں گے۔ (بتعاون القائم اکیڈمی)